نوائے افغان جہاد

صفر ۱۴۳۹ھ — اکتوبر ۲۰۱۷ء

غزوہ بدر سے پہلے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جاں نثارانہ تقریر

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور اس امر کی گواہی دی کہ آپ جو کچھ لائے ہیں وہی حق ہے۔ اور اطاعت اور جان نثاری کے بارے میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پختہ عہد و میثاق دے چکے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مدینہ سے کسی اور ارادے سے نکلے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے دوسری صورت پیدا فرما دی جو منشا مبارک ہو اُس پر چلیے اور جس سے چاہیں تعلقات قائم فرمائیں اور جس سے چاہیں تعلّق قطع کریں اور جس سے چاہیں صلح کریں اور جس سے چاہیں دشمنی کریں۔ ہم ہر حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ ہمارے مال میں سے جس قدر چاہیں لیں اور جس قدر چاہیں ہم کو عطا فرمائیں۔ اور مال کا جو حصّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیں گے وہ اُس حصّہ سے زیادہ محبُوب اور پسندیدہ ہوگا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس چھوڑ دیں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو برق الغماد جانے کا حکم دیں گے تو بضرور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جائیں گے۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے، اگر آپ ہم کو سمندر میں کود پڑنے کا حکم دیں گے تو ہم اُسی وقت سمندر میں کود پڑیں گے اور ہم میں کا ایک شخص بھی پیچھے نہ رہے گا۔ ہم دشمنوں سے مقابلہ کرنے کو مکروہ نہیں سمجھتے البتہ تحقیق ہم لڑائی کے وقت بڑے صابر اور مقابلے کے سچّے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ چیز دکھائے گا جس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پس اللہ کے نام پر ہم کو لے کر چلیے۔

(سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

صفر ۱۴۳۹ھ　　اکتوبر 2017ء

سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا: ''اٹھو اور دشمنوں سے لڑو''۔ یہ سن کر ایک شخص نے دشمن پر تیر چلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے لیے جنت واجب ہو گئی''۔

(مسند احمد)

اس شمارے میں

اس کے علاوہ دیگر مستقل سلسلے

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

nawai.afghan@tutanota.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawai-afghan.blogspot.com

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

تماشہ بن گئی یوں کفر کی وہ "عالمی طاقت"

رواں صدی عیسوی کا پہلا ماہِ اکتوبر، خیموں کی تقسیم کے تمام مراحل کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھا...اگرچہ یہ تقسیم گزشتہ کئی دہائیوں سے جاری تھی اور ایمان وکفر کے خیموں کے لیے الٰہی ترتیب کے مطابق چھانٹی ہو رہی تھی لیکن ۷/اکتوبر ۲۰۰۱ء کو یہ تقسیم پوری طرح یوں واضح ہو کر سامنے آئی کہ ایمان والوں کے مٹھی بھر گروہ "فئۃ قلیلۃ" پر پوری دنیا کے احزاب ولشکر اپنے تمام تر بھیانک اور ہولناک سامانِ حرب وضرب سمیت مجتمع ہو کر ٹوٹ پڑے...

بظاہر عالمی طاقت سے جو ٹکرانے نکلے تھے

وہ مٹھی بھر مسلماں تھے __ خرد کو تھی یہ حیرانی

اہلِ ایمان کے لیے سخت اور کڑا وقت تھا، ایسا کڑا وقت کہ جس کی ترجمانی وہی الفاظ کر سکتے ہیں کہ جو غزوۂ احزاب کے موقع پر پیش آنے والی صورت حال کو بیان کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے فرمائے:

إِذْ جَاؤُوكُم مِّن فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنكُمْ وَإِذْ زَاغَتْ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا۝هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُونَ وَ زُلْزِلُوا زِلْزَالًا شَدِيدًا

"جب کہ (دشمن) تمہارے پاس اوپر اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح گمان کرنے لگے۔ یہیں مومن آزمائے گئے اور بُری طرح جھنجھوڑ دیئے گئے"۔

تبھی اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت ونصرت کے سبب اپنے بندوں کے دلوں کی ڈھارس بندھانے کا انتظام فرمایا، مومنین صادقین 'ان مہیب لشکروں کو دیکھ کر ہراساں وپریشان ہونے کی بجائے، اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کی دل وجان سے تصدیق کرنے لگے۔ اسی منظر کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۡ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا

"اور مومنین نے جب (کفار کے) لشکروں کو دیکھا (بے ساختہ) کہہ اٹھے! کہ اِنہی کا وعدہ ہم سے اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے کیا تھا اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا اور اس (چیز) نے ان کے ایمان میں اور شیوۂ فرماں برداری میں اور اضافہ کر دیا"۔

آزمائش در آزمائش اور ہلا مارنے والی بعینہٖ صورت حال اکتوبر ۲۰۰۱ء کو پیش آئی...جب امارت اسلامیہ افغانستان پر امریکہ اپنی رعونت، نخوت اور کبر و غرور میں اندھا ہو کر "یہ صلیبی جنگ ہے" کا بگل بجاتا اور ۵۲ صلیبی وصیہونی ممالک کے فوجی اتحاد کی سرکردگی کرتا ہوا چڑھ دوڑا...تب اصحابِ ایمان کا گروہ تھا کہ جس کی قیادت 'ایک اللہ والے اور درویش منش بوریا نشین کے ہاتھ میں تھی اور اُس ولی کامل' جسے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کے نام سے تاریخ ہمیشہ عقیدت ومحبت سے ذکر کرے گی' نے ایمان کے خیمے کو گاڑا اور توکل وایقان اور جہاد وصبر کے ستونوں سے اُسے مضبوط کر کے اعلان کیا کہ

"میں دو وعدوں کے بیچ میں ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے مدد کا وعدہ کیا ہے جب کہ بش نے شکست اور ہلاکت کا اور میں اللہ تعالیٰ کے وعدے پر مضبوطی سے قائم ہوں...اب ہم دیکھیں گے کہ کون سا وعدہ سچا ثابت ہوتا ہے"۔

اس سے قبل کئی سالوں تک امریکہ اور اُس کے حلیف مسلسل کوشش کرتے رہے کہ امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کسی طرح عالمی تحریکِ جہاد اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی پشتی بانی چھوڑ دیں اور اُنہیں افغانستان سے بے دخل کر کے امریکہ کے حوالے کر دیں...لیکن آپ رحمہ اللہ نے اس زمانہ میں نصرتِ دین کی ایسی لازوال مثال پیش کی کہ جس نے انصارِ مدینہ کے عہد "لا نقیل و لا نستقیل" کی یادیں آج کے دور میں تازہ کر دیں! امارت اسلامیہ افغانستان کے دور میں ایک مرتبہ بہت منتوں کے بعد آپ رحمہ اللہ' سعودی وزیر خارجہ ترکی الفیصل کو ملاقات کے لیے کچھ وقت دینے پر آمادہ

ہوئے، دورانِ ملاقات ترکی الفیصل نے شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی حوالگی کا مطالبہ کیا تو امیر المومنین رحمہ اللہ نے اُس سے انتہائی دُرشت اور سخت لہجے میں دوٹوک الفاظ کہے:

''جب تک ہمارے اندر خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے ہم شیخ اسامہ کی حفاظت کریں گے، خواہ افغانستان کے سب گھر تباہ ہو جائیں، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور لوہا پگھل جائے ہم پھر بھی اسامہ کو حوالے نہیں کریں گے''۔

پھر آپ رحمہ اللہ نے اس عہد اور قول کو پوری طرح نبھایا اور صلیبی حملے کے وقت دینی غیرت پر کوئی سمجھوتہ کیا نہ ہی مہاجرین و مجاہدین کی حفاظت کے عہد سے ذرہ بھر روگردانی کی... آپ رحمہ اللہ نے اس موقع پر واضح الفاظ میں فرمایا:

'' تمام حکومتیں ہمارے مقابلے پر آئیں تو بھی دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسامہ کو حوالے کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ شیخ اسامہ ہمارے مہمان ہیں انہیں ہم کسی دباؤ یا لالچ پر کسی کے بھی حوالے نہیں کر سکتے، کوئی بھی غیرت مند مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے حوالے نہیں کر سکتا۔ ہم اسامہ کی حفاظت آخر دم تک کریں گے اور ضرورت پڑی تو ان کی حفاظت اپنے خون سے کریں گے''۔

''پورا افغانستان بھی اُلٹ جائے اور ہم تباہ و برباد بھی ہو جائیں تو بھی شیخ اسامہ کو کسی کے حوالے نہیں کریں گے۔ میری غیرت برداشت نہیں کرتی کہ کسی مسلمان کو کافر کے حوالے کروں۔ ہماری قوم اسلامی غیرت سے سرشار ہے اور ہم ہر قسم کے خطرات کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ امریکہ جو کرنا چاہتا ہے کرلے، ہم بھی جو کر سکتے ہیں کریں گے''۔

اور عملاً بھی آپ نے اپنے ہر قول کو عمل کے پیکر میں ڈھالا اور فریضۂ نصرتِ دین کی ادائیگی کی خاطر پوری امارت اسلامیہ کا سقوط قبول کیا لیکن اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے سرِ مو انحراف اور سر تابی کا سوچا تک نہیں! یہی نہیں بلکہ پچھلے سولہ سال میں مسلسل ہجرتیں، فرقتیں، دربدریاں، جیلیں اور شہادتیں... الحمدللہ یہ اعزاز امارت اسلامی افغانستان اور عالمی تحریکِ جہاد کی قیادت کو حاصل ہے کہ اس نے اس دینِ مبین کے لیے، اس امت کی عظمت و رفعت کے لیے، اپنا سب کچھ قربان کیا ہے اور ابھی تک کر رہی ہے۔ امارتِ اسلامیہ کی قیادت اور مہاجرین و مجاہدین سب کچھ ہار کر اپنا دین بچا لے گئے اور یقیناً یہ گھاٹے کا نہیں بڑے ہی نفع کا سودا کیا گیا! یہ اہلِ عزیمت کا اسوہ اور عمل ہے کہ جنہوں نے تاریخ اسلامی کی سب سے بڑی صلیبی جنگ میں اللہ کے دین کا ہر ہر محاذ پر دفاع کیا اور خوب کیا! جنہوں نے اپنے ایمان، توکل، صبر پیہم اور قربانی واستشہاد کے بل بوتے پر صلیبی حملہ آوروں کے سیلابِ بلاخیز کے آگے بند باندھا اور صلیبی لشکروں کو ہزیمت سے دوچار کرتے ہوئے' اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس فرمان کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا جب کہ

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

''بسا اوقات چھوٹی اور تھوڑی سی جماعتیں بڑی اور بہت سی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غلبہ پا لیتی ہیں، اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے''۔

مجاہدین، مہاجرین اور انصار کا یہ قلیل گروہ صرف اور صرف اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے ہی طواغیتِ عالم کے آگے سینہ سپر ہوا اور اپنے بہترین سپاہیوں سے لے کر قائدین تک کو دین کے دفاع اور شریعت کی بالادستی کی اس جنگ میں قربان کیا... بے شک ایمان و توکل، جہاد و قتال، صبر و مصابرت اور قربانی و جانفشانی کے بغیر کوئی معرکہ سر نہیں ہو سکتا... امت کی اکثریت یہ سبق بھولے ہوئے تھی، لیکن دین کے اِن فرزانوں نے اس امت کے جوانوں کو یہ سبق ازبر کروایا کہ دنیا کی راحتیں اگر آخرت کی سعادتوں کی راہ روکے کھڑی ہوں تو اِن فانی راحتوں کو اُن ابدی و دائمی سعادتوں پر قربان کرنا ہی ہوگا! اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں! امتِ کی کشتی کو گردابوں سے نکالنے کے لیے ایمان والوں کے خیمے تلاشنے اور اُن خیموں کا مستقل باسی بننا ہوگا! آج کے دور میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے قہر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حوضِ کوثر پر ناراضی کے بچنے کا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں کہ ''ایمانی خیموں'' کو مضبوط کر کے بس اپنا تن من دھن' دین کے دفاع اور شریعت کے علو و برتری کے لیے کھپا دیا جائے!!!

☆☆☆☆☆

ذکر اللہ اور اطمینانِ قلب

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ

دو مبارک انسان:

دوستو! اس دنیا میں جس نے اللہ کو نہیں پایا اس نے کچھ نہیں پایا۔ جب جنازہ اٹھے گا تو ساتھ کیا جائے گا؟ کتنی دولت، کتنا سونا چاندی، کتنی موٹر کار، کتنے موبائل فون لے جاؤ گے؟ کیا ساتھ جائے گا قبر میں؟ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے پوری دنیا کے انسانوں میں دو آدمیوں کو مبارک باد پیش کی ہے، فرماتے ہیں

اے خوشا چشمے کہ آں گریان اوست

مبارک ہیں وہ آنکھیں جو اللہ کو یاد کر کے رو رہی ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اللہ کو یاد کر کے روتے ہیں۔ آہ! دیکھو اللہ والوں کو کہ کیسے لوگوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

اے ہمایوں دل کہ آں بریان اوست

بہت مبارک دل ہے جو اللہ کی یاد میں رو رہا ہے اور جل رہا ہے۔

دار العلوم کیا ہے؟

مولانا شاہ محمد احمد صاحب اعظم گڑھ تشریف لے گئے، حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی 'مصنف عبد الرزاق کے مرتب و محشی' بڑے درجہ کے محدث ہیں، جن کا عربوں میں غلغلہ ہے، ان کے دار العلوم میں جب مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمہ اللہ تشریف لے گئے تو فرمایا

دار العلوم دل کے پگھلنے کا نام ہے
دار العلوم روح کے جلنے کا نام ہے

جس دار العلوم میں اللہ کی محبت میں تڑپایا نہ جاتا ہو اور اللہ کی محبت نہ سکھائی جاتی ہو وہ کیا دار العلوم ہے، وہ بس الفاظ ہیں۔ عشق و محبت ہونا ضروری ہے۔

صحبت شیخ کی ضرورت:

اللہ والوں کی صحبت سے دل میں محبت اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ صحبت اگر ضروری نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیوں فرماتے واصبر نفسك مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی کہ آپ صبر کر کے صحابہ میں بیٹھیے اور اپنی صحبت کے شرف سے ان کا تزکیہ فرمائیے۔

مقاصدِ نبوت:

تزکیہ مقاصدِ نبوت میں سے ایک مقصد ہے۔ مدارس و مکاتب کا قیام یتلوا علیھم اٰیتہ سے ثابت ہے۔ ویعلمھم الکتاب والحکمۃ سے دار العلوم کا قیام ثابت ہے۔ یزکیھم نفس کا تزکیہ 'یہ خانقاہوں کا قیام ہے۔ مگر خانقاہ اصلی ہو، جعلی پیر نہ ہو ورنہ وہ خانقاہ نہیں خواہ مخواہ ہے اور وہ شاہ صاحب نہیں سیاہ صاحب ہے! اللہ والے کے لیے بھی کسی کا تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے۔ اب میں آیت کی تفسیر پیش کرتا ہوں۔

کچھ کام نہ آئے گا:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد کام آئے گی۔ عربی میں ایک قاعدہ ہے ان النکرۃ اذا وقعت تحت النفی تفید العموم یعنی جب نفی کے بعد نکرہ آئے تو عموم کا فائدہ ہو گا۔ مال ولا بنون دو نکرہ استعمال فرماتے ہیں یعنی مال اور اولاد قیامت کے دن کچھ بھی مفید نہ ہو گا۔ جس پر مولانا محمد احمد صاحب رحمہ اللہ کے دو شعر سناتا ہوں

مال اولاد تیری قبر میں جانے کو نہیں
تجھ کو دوزخ کی مصیبت سے چھڑانے کو نہیں
جز عمل قبر میں کوئی بھی ترا یار نہیں
کیا قیامت ہے کہ تو اس سے خبر دار نہیں

ہر شخص کا جنازہ یہ کہتا ہے

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

دوسرا جنازہ یہ کہتا ہے

دبا کے قبر میں سب چل دیئے دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہو گیا زمانے کو
آ کر قضا با ہوش کو بے ہوش کر گئی
ہنگامۂ حیات کو خاموش کر گئی

جب تک زندگی ہے بیٹے کی شادی ہے بیٹی کی شادی ہے۔ فلاں مکان فلاں دکان۔ میں اس کو منع نہیں کر رہا ہوں لیکن بتلا رہا ہوں کہ آنکھ بند ہوئی اور سب کھیل ختم ہو جائے گا۔

کشتی پانی پر:

دنیا کی ساری ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے ہم اللہ کی محبت کو سب پر غالب رکھیں، دنیا و آخرت کا امتزاج ہو۔ مولانا رومی رحمہ اللہ نے سمجھایا کہ دنیا کو ہم کس طرح ساتھ لے کر چلیں۔ جیسے کشتی پانی کے اوپر رہتی ہے تو کشتی چلتی ہے لیکن اگر پانی کشتی کے اندر گھس

جائے تو کشتی ڈوب جاتی ہے۔ اگر دنیا نیچے رہے اور اللہ کی محبت و آخرت غالب رہے تو بہترین آخرت رہے گی کیونکہ وہ دنیا آخرت کے کام آئے گی لیکن اگر دنیا کا پانی آخرت کی کشتی میں گھس گیا تو وہی پانی جو کشتی کے چلنے کا ذریعہ تھا، کشتی ڈبو دے گا

؎ آب در کشتی ہلاک کشتی است

آب اندر زیر کشتی پشتی است

پانی کشتی کے اندر آجائے تو کشتی ہلاک ہو جائے گی اور پانی کشتی کے نیچے ہے تو کشتی چلتی رہتی ہے۔

دنیا مطلق بری نہیں:

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا کو مطلق بری نہ کہو۔ کہتے ہیں کہ دنیا پر لات مارو دنیا پر لات مارو لیکن اگر تین وقت کھانا نہ ملے تو مارنے کے لیے لات بھی نہ اٹھے گی۔ علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دنیا وہ بری ہے جو ہمیں نافرمانی میں مبتلا کر دے۔ وان جعلت الدنیا ذریعۃ الآخرۃ ووسیلۃ لھا فھی نعم المتاع اور اگر دنیا کو آخرت کا ذریعہ بنا دو تو دنیا بہترین متاع ہے۔ الا من اتی اللہ بقلب سلیم مگر جو قلب سلیم اللہ تعالیٰ کے یہاں پیش کرے گا جنت' قیامت کے دن بغیر حساب کے اسی کو ملے گی۔ بغیر حساب بخشا جائے گا۔ اب قلب سلیم کیسے ہو گا؟ اس کے پانچ راستے علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ نے بیان فرمائے، اس کو سن کر ہم فیصلہ کر لیں کہ ہمارا قلب سلیم ہے یا نہیں۔

قلب سلیم کے پانچ راستے

۱۔ انفاق فی سبیل اللہ:

الذی ینفق مالہ فی سبیل البر۔ جو اللہ کے راستے میں مال خرچ کرتا ہے۔ چونکہ اسے یقین ہے کہ وہاں ملے گا، خرچ نہیں ہو رہا بلکہ اللہ کے یہاں جمع ہو رہا ہے۔

۲۔ اولاد کی تربیت:

الذی یرشد بنیہ الی الحق جو اپنی اولاد کو بھی نیک بنائے۔ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام نے دعا مانگی ربنا واجعلنا مسلمین لك اے اللہ ہمیں مسلمان بنائے۔ کیا وہ مسلمان نہیں تھے؟ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ تفسیر فرماتے ہیں کہ مسلمان تھے اب اسلام میں مزید ترقی ہو، ایمان بڑھ جائے۔ بڑھیا مسلمان بن جائیں۔ اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل ہو کیونکہ ایمان کی دو قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لیزدادوا ایمانا مع ایمانھم ایمان پر ایمان کا اضافہ کیسے ہو؟ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو ایمان موروثی عقلی استدلالی ہے وہ ایمان ذوقی حالی وجدانی میں تبدیل ہو جائے۔ یہ زیادتِ ایمان۔ آگے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لك معلوم ہوا کہ اولاد کو نیک بنانے کی دعا اور فکر کرنا پیغمبرانہ ذوق ہے۔ تو قلب سلیم یہ ہے کہ اپنی اولاد کی تربیت کی بھی فکر کرے۔ یہ نہیں کہ ابا تو مسجد میں ہے اللہ اللہ کر رہا ہے اور بیٹے ٹی وی اور سینما دیکھ رہے ہیں، کوئی فکر نہیں۔ انہیں روکو، دو رکعت پڑھ کر بیٹے کو ہاتھ جوڑ کر لے جاؤ، گلاب جامن کھلاؤ، پیسہ دو کہ بیٹا آج تبلیغی جماعت میں چلے چلو، ایک چلہ لگا لو۔ یا کوئی اللہ والے بزرگ آئے ہیں یا بزرگوں کے غلام آئے ہیں ان کے پاس لے جاؤ۔ یہ بتاؤ کہ اگر ان کو کوئی بیماری لگ جائے تو بزرگوں کے پاس جھاڑ پھونک کے لیے لے جاتے ہو یا نہیں؟ مگر روحانی بیماری کے لیے اللہ والوں کے پاس لے جانے کی کوئی فکر نہیں ہے کہ خدا کا کچھ خوف پیدا ہو جائے تو بیماری بھی ختم ہو جائے۔

۳۔ غلط عقیدوں سے پاکی:

الذی یکون قلبہ خالیا عن العقائد الباطلۃ جس کا دل باطل عقیدوں سے پاک ہو۔ ایسا عقیدہ نہ ہو کہ پیروں سے بیٹا وغیرہ مانگنے لگے

؎ خدا فرما چکا ہے قرآں کے اندر

مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے

جسے تو مانگتا ہے اولیا سے

اور سنت کے خلاف جو پیر چلے اگر وہ ہوا پر اُڑتا ہو تو اس کو شیطان سمجھو

؎ ترکِ سنت جو کرے شیطان گن

اگر کوئی پیر فقیر کرامت دکھاوے ہوا پر اُڑنے لگے مگر داڑھی نہیں رکھتا، نماز نہیں پڑھتا، سنت کے خلاف زندگی ہے، اس کو ولی اللہ سمجھنا جائز نہیں۔ خلافِ شرع امور کو قربِ الٰہی کا ذریعہ سمجھنا کفر ہے۔

۴۔ خواہشات کا غلبہ نہ ہو:

الذی یکون قلبہ خالیا عن غلبۃ الشھوات۔ جس کا دل شہوتوں کے غلبہ سے پاک ہو۔ شہوت تو رہے کہ بیوی کا حق ادا کر سکے' ہاں! کافور کی گولی بھی نہ کھالے کہ بیوی کے قابل بھی نہ رہے اور اتنا اوور فل شہوت بھی نہ ہو کہ کسی کی تمیز ہی نہ رہے۔ ہر ایک کو تانک جھانک کرنے لگے۔ دل غلبۂ خواہش سے پاک ہو یعنی دل خواہش پر غالب ہو، جہاں حلال ہو وہاں ٹھیک ہے۔ جہاں حرام دیکھا بس اللہ کی پناہ مانگے اور وہاں سے بھاگے۔ خواہشات سے مغلوب نہ ہو۔

(بقیہ صفحہ ۱۶ پر)

شہید عالمِ ربّانی استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

توحید باری تعالیٰ... سلسلہ دروس احادیث

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وعلی آلہ

وصحبہ وذریتہ اجمعین، اما بعد:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے حدیث کا ایک ٹکڑا ہے ایک حصہ ہے جس میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کثرت سے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیا کرو یا اشھد ان لا الہ الا اللہ کثرت سے کہا کرو اور اپنی موت کے قریب جو لوگ ہوں... قریب المرگ جو لوگ ہوں... ان کو بھی اس کی تلقین کیا کرو... جو بستر مرگ پر ہیں ان کو بھی کثرت سے لا الہ الا اللہ کی گواہی دینے کی تلقین کیا کرو... جیسا کہ دیگر احادیث میں آتا ہے کہ

انما الاعمال بالخواتیم

''بے شک اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے''...

تو جیسا انسان کا خاتمہ ہو اس کے مطابق ہی قیامت کے دن اس کو اٹھایا جانا ہے... ایک انسان بہت نیکیاں کرتا ہے لیکن عین زندگی کے آخری ایام میں جا کے دین سے پھر جائے، تو پچھلی سب چیزوں پر پانی پھر جائے گا اور خاتمہ کے مطابق ہی اس کے ساتھ معاملہ کیا جائے گا...

اس طرح ایک انسان زندگی بھر کفر میں مبتلا رہا، شرک میں مبتلا رہا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں مبتلا رہا... لیکن عین آخری ایام میں آخری لمحات میں اس نے ایمان کو قبول کر لیا... جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ کے موقع پر حاضر ہوتا ہے اور پوچھتا ہے کہ

اقاتل او اسلم

کہ پہلے ایمان لاؤں یا قتال کروں؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اسلم ثم قاتل

اسلام لاؤ پھر قتال کرو

اسلام لاتے ہے پھر قتال کرتے ہے اور پھر لڑتے لڑتے شہید ہو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:

عملا قلیلا اجر کثیرا

بہت تھوڑا عمل کیا لیکن بہت زیادہ اجر لے گیا...

اس لیے کہ آخری لمحات تھے کسی گناہ کا موقع ہی نہیں ملا اور سیدھا قتال میں داخل ہوئے اور شہید ہو کر اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے...

اسی لیے مرنے والوں کو کثرت سے اس کی تلقین کی جائے کہ وہ اپنی وفات کے قریب جو ایام ہیں، جب بیماری شدت پکڑ جائے تو کثرت سے لا الہ الا اللہ کا ذکر کریں تا کہ اللہ تعالیٰ عین موت کے رقت بھی روح کے قبض کیے جانے کے وقت بھی اس ذکر کو زبان پر جاری فرمادے... تو جس طرح اس کا خاتمہ ہو گیا تو نعم الخاتمۃ اس سے بہتر خاتمہ کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحدانیت کی گواہی دیتے ہوئے اس کی روح قبض کرے... اگر انسان زبان اور قلب کو اس کا عادی نہ بنائے تو آخری لمحات میں زبان پر کچھ بھی جاری ہو سکتا ہے، لوگوں کو موت آتی ہے اس حال میں کہ زبان میں گانے جاری ہوتے ہیں... اس حال میں کہ زبان پر گالیاں جاری ہوتی ہیں... اس حال میں کہ زبان پر سودوں کا اور اپنے مالی مسائل کا ذکر جاری ہوتا ہے...

ظاہری بات ہے کہ یہ بہت برا خاتمہ ہے... اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے... آمین

تو حدیث کا جو پہلا حصہ آپ کے سامنے پڑھا کہ زندگی میں بھی کثرت سے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیا کرو کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا کرو... دیگر احادیث میں آتا ہے کہ

افضل الذکر لا الہ الا اللہ

سب سے بہترین ذکر سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے...

یہ افضل ذکر اس لیے ہے کہ یہ ہمارے دین کا خلاصہ بیان کرتا ہے... اسلام میں داخلے کے لیے یہی کلمہ زبان سے ادا کرنا ہوتا ہے اور اسی کے اوپر نجات کا دارومدار ہے... جب تک انسان اس کلمے کے تقاضے پورے کر رہا ہو اور کسی ایسے کام کا مرتکب نہ ہو جس سے اس کلمے کو انسان باطل ٹھہرا دے... کسی کفریہ قول کا، کسی کفریہ عقیدے کا حامل نہ ہو، کسی کفریہ عمل کا مرتکب نہ ہو... تو اس وقت تک انسان جو ہے وہ ان شاء اللہ نجات ہی پائے گا اور اگر جہنم کی طرف اس کو لے جایا بھی گیا تو خاتمہ بالآخر جنت میں ہی ہو گا... اور دائمی جہنم سے وہ بچ جائے گا... تو اس لیے لا الہ الا اللہ جو ہے یہ پورے کا پورا دین کا محوری نقطہ ہے وہ لا الہ الا اللہ ہے... تو کیا مطلب ہوا؟ لا الہ الا اللہ کا؟

نہیں ہے کوئی معبود یا... نہیں الہ سوائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے! اس کے دو اجزا ہیں... پہلے انسان نفی کرتا ہے دنیا کے اندر ہر غیر اللہ کی نفی کرتا ہے... کسی کو بھی اُلوہیت میں شریک نہیں کرتا اور ربوبیت میں شریک کرنے سے انکار کرتا ہے... اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں شریک کرنے سے انکار کرتا ہے... اور اس کے بعد ان ساری چیزوں کو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے خالص کرتا ہے... اپنی اطاعت کو، اپنی عبادت کو، اپنی نذرونیاز کو، اپنی اطاعت کو اور اپنی خشیت ہر ایک سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتا ہے... اپنی محبت ہر ایک سے بڑھ کر اللہ کے لیے خالص کرتا ہے...

تو یہ دو اجزاہیں اس کلمے کے، جس کے گرد میری اور آپ کی زندگی کو گزرنا چاہیے اور یہ محور ہے... انسان جتنے بھی عمل کرے، جب تک اس کلمے کا حق ادا نہیں کرتا اس وقت تک انسان کے اعمال عند اللہ مقبول نہیں ہیں... ایک شخص کلمہ نہیں پڑھتا، اسلام میں داخل نہیں ہوتا ہے... اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان نہیں رکھتا تو وہ چاہے کتنے ہی غریبوں کی مدد کرتا ہو، کتنے ہی لوگوں کے کام آتا ہو، دنیا کے لیے کتنی ہی مفید چیزیں ایجاد کر کے چلا جائے... جب تک اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار نہیں کیا، جب تک توحید کو قبول نہیں کیا اس وقت تک اس ک سارے اعمال باطل ہیں... کوئی فائدہ نہیں ہو گا اُس کا... آخرت کے دن اس کو بچانے کا ذریعہ نہیں بن سکیں گے... اور ایک شخص جس طرح آپ نے مثال دی کہ عمل بہت تھوڑا، لیکن کلمے کے تقاضے کو، جتنی زندگی ملی پورا کیا، ہدایت کے بعد جو وقت ملا اس کو پورا کیا... تو وہ اس کے لیے دخولِ جنت کا ذریعہ بن جائے گا...

پیارے بھائیو! یہ صرف ایک زبان سے ادائیگی کی چیز نہیں بلکہ یہ زندگی میں وہ انقلابی تبدیلی لانے والا کلمہ ہے جس نے اُن عمر بن خطابؓ کو، جن کے بارے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کو جب نکالا جارہا تھا حبشہ کی طرف تو راستے میں ان کو ابن دغنہ نامی آدمی سے سامنا ہوا، جو اپنے علاقے کے بااثر لوگوں میں سے تھا (مکہ کے) اس نے پوچھا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ حبشہ کی طرف جارہا ہوں... ان کے ظلم سے تنگ آکر حبشہ کی طرف جارہا ہوں... گفتگو کے دوران ذکر آیا حضرت عمر بن خطابؓ کے اسلام لے کر آنے کا... تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ وہ اس وقت تک اسلام لے کر نہیں آئے گا جب تک خطاب کا گدھا اسلام نہ لے آئے... یعنی کہ جو اسلام کی دشمنی میں اتنا آگے بڑھے ہوئے تھے حضرت عمرؓ قبل از اسلام... کہ ایک ناممکن سی بات لگتی تھی کہ وہ بھی اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں... لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی تبدیلی کلمے کے ذریعے سے ان کے سینے کے اندر پیدا فرمائی کہ پھر وہ اسلام کے وہ ستون بنے جس نے اسلام کو تین براعظموں تک وسعت دینے کی بنیاد ڈالی... اور جس کی ہیبت سے پھر عالم کفر کانپا کرتا تھا... جس کے بعد مکہ میں بھی پہلی مرتبہ مسلمانوں نے آزادی کے ساتھ اپنے عقیدے اور اپنے ایمان کا اظہار کیا اور حرم کے اندر آنے کی اجازت ملی...

تو یہ کوئی معمولی کلمہ نہیں ہے اس نے صحابہؓ کی زندگیوں میں وہ تبدیلی پیدا کی کہ جس نے ان کو آپس میں لڑنے والے اور پانی اور گھوڑوں کے جھگڑوں کے اوپر چالیس چالیس سال تک جنگیں کرنے والے قبیلوں سے تبدیل کر کے دنیا کا حاکم بنا دیا... اور تا قیامت کے لیے ان کو خیر القرون قرار دیا... ان کو بہترین دور قرار دیا... کہ اب قیامت تک جو بھی آئے گا اُس کے لیے ہدایت اور رہ نمائی کا کوئی ماڈل ہے اور کوئی بستی ایسی ہے کہ جس کو کاپی کرنے کا اور جس کو اپنے ہاں زندہ کرنے کی انسان کے دل میں تمنا ہونی چاہیے، تو وہ صحابہؓ کی بستی ہے...

اس لیے تھوڑی دیر رک کر اس کلمے کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ کیسا کلمہ تھا جس نے ان کی زندگیوں کو اتنا بدل دیا اور ایسا وقت کہ وہ عرب کہ جو شراب کو لمحہ بھر چھوڑتے نہیں تھے اور ان کی شاعری، اُن کی گفتگوؤں اور اُن کی زندگیوں کا ناگزیر جز تھا شراب... اور پھر وہ وقت بھی آتا ہے کہ محض ایک آیت سنائے جانے پر یعنی ایک مجلس کے اندر صحیح مسلم میں اس طرح آتا ہے کہ نو صحابہؓ کے ہاتھ میں جام تھے... اور غالباً حضرت انسؓ ان میں تقسیم کر رہے تھے... لیکن جیسے ہی منادی آواز دیتا ہے شراب کی حرمت کا حکم پہنچتا ہے تو جس کے منہ سے جام لگا ہوتا ہے وہ وہیں پر توڑ دیتا ہے... صراحی کے بڑے برتن کے اندر بہت ساری شراب موجود تھی اس کو اُسی وقت توڑ دیا جاتا ہے... اس طرح جس نے اس وقت گھونٹ لیا وہ اس کی اُلٹی کر دیتا ہے وہ اس کو باہر نکال دیتا ہے... یہاں تک کہ مدینہ کی گلیوں میں شراب بہنے لگی...

کیسی تبدیلی ہے، کیسی سمع واطاعت ہے، نہ کوئی پولیس ہے کہ جو اس کو نافذ کر رہی ہے... کچھ بھی نہیں ہے، سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف سے دلوں کو اتنا تبدیل کر دیا... اور پوری معاشرت نے ان کو بدل کر رکھ دیا... ان کی زندگیوں کو بدل کو رکھ دیا... ان کے اخلاق کو بدل کر رکھ دیا... تو یہ کلمہ، اگر اس کے تقاضوں کے ساتھ پرھا جائے اور کثرت سے پڑھا جائے... اور اس کا مفہوم انسان کے ذھن میں راسخ ہو واضح ہو کہ یہ کلمہ مجھ سے کیسا تقاضا کر رہا ہے... کیا تبدیلیاں میری زندگی میں لانے کا مطالبہ کر رہا ہے... تو یہ واقعتاً آج بھی ایسے کرشمے دکھا سکتا ہے اور دکھاتا ہے... اور جس نے اس کلمے کا حق جتنا جتنا ادا کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے اندر اتنی ہی تبدیلیاں لائےں گے... مثال کے طور پر ہم اپنے معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں کلمہ تو ایک رسمی سا جملہ بن کے رہ گیا ہے جیسے نعوذ باللہ کوئی منتر ہو جس کو پڑھنے سے انسان ایک دم تبدیل ہو جائے... بغیر سمجھے بھی پڑھیں گے تو اس سے زندگی میں انقلاب برپا ہو جائے گا، ایسا نہیں ہوتا ہے!

اگر واقعتاً ہمارے معاشرے، اللہ تعالیٰ کی صفات اور خصائص کا ادراک رکھتے اور یہ جانتے کہ اللہ تعالیٰ رزاق اور رازق ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے ہاتھ میں رزق کے خزانے نہیں ہیں تو پھر یہ حال نہ ہوتا یہ جو ہمیں نظر آتا ہے کہ اتنی کثرت سے لوگ حرام کھانے کی طرف اور حرام ذرائع س دوڑتے ہیں... کیوں دوڑتے ہیں؟ اس لیے کہ یقین یہ ہے ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں رزق کے خزانے ہیں... بلکہ یقین یہی ہے کہ خود اپنی قوت بازو سے جو کچھ حاصل کرنا ہے سو کرنا ہے... کیوں کہ ہمارے حکمران جو ہیں وہ نیچے سے لے کر اوپر تک، امریکہ کی طرف نگاہیں رکھتے ہیں، وہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی طرف نگاہیں رکھتے ہیں کہ وہ رزق دیں گے...

اور بڑی بڑی حکومتیں اور چھ چھ لاکھ کی فوج کے حامل حکمران جو ہیں... ان کے ایک حکم کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں... اس لیے کہ وہ لا الہ کے معنی نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے

سوا کوئی رازق نہیں ہے کوئی روزی فراہم کرنے والا نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ پر کوئی توکل کرنے والا ہو...اور دل سے واقعتاً نفی کرتا ہے کہ رب کے سوا کوئی نہیں ہے جو رزق دے سکتا ہو... کوئی نہیں ہے جو رزق روک سکتا ہو تو ظاہر سی بات ہے کہ اس کے اندر جو قوت پیدا ہو گی اس قوت سے اس فرد کے اندر، اس کے فیصلوں میں، اس کی زندگی کے اندر جو شان نظر آئے گی دنیا سے استغنیٰ کی... وہ تو ہمارے معاشرے میں مفقود ہو چکی ہے

تو اس طرح کسی شخص کو واقعی یہ ایمان ہو کہ نافع اور رازق اللہ تعالیٰ ہے اور ہمارے معاشرے اسی عقیدے کے اوپر کھڑے ہوں کہ نفع پہنچانے والا اور ضرر پہنچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے اور قرآن کی ان آیات پر ایمان رکھتے ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ ضرر پہنچانا چاہے تو

فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ

اللہ تعالیٰ کے پہنچائے ہوئے ضرر کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں دور کر سکتا اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو روک لے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو دوبارہ کوئی نہیں کھول سکتا...

فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِن بَعْدِهِ

پھر اللہ کے بعد کوئی نہیں ہے جو اُس رحمت کو کھول سکتا ہے... جس معاشرے کا یہ یقین ہو پھر آپ کو ہزاروں لاکھوں لوگ قبروں پر سجدے کرتے، قبر والوں سے سوال کرتے، ان کے سامنے ہاتھ پھیلاتے کبھی نظر نہ آرہے ہوں... زندہ پیروں کے پاس اپنی حاجتیں لے کے جاتے، ان کو اپنا اولاد دینے والا اور شفا دینے والا، کبھی نظر نہ آرہے ہوں... یہ سب اسی کے مظاہر ہیں کہ ہم نے ''لا الہ الا اللہ'' حقیقت کو سمجھا ہی نہیں... اس کو صرف زبان سے ادا کیا ہے... یہ نہیں جانا ہے کہ نافع اور ضار 'اللہ اور صرف اللہ ہے اور کوئی نہیں ہے...

اس طرح اگر ہم یہ یقین رکھتے کہ خافض اور رافع، پست کرنے والا اور بلند کرنے والا، معز اور مذل، عزت دینے والا اور ذلت دینے والا، یہ اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے تو ہمارے معاشروں کی یہ حالت نہ ہوتی کہ کفار کے قدموں میں بیٹھ کر عزت تلاش کی جائے اور یہ سمجھا جائے کہ یہ کفار ہمیں دنیا میں معزز بنائیں گے...

اور سارا وقت اس قسم کے جملے، آپ کے صحافی، تجزیہ نگار، مصنفین سے لے کر حکمران اور سیاسی طبقات تک، سب کی زبان پر جاری ہوں گے کہ فلاں کام نہ کیا تو ہماری ناک کٹ جائے گی... دنیا میں ہم کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے... عالمی برادری میں تنہا رہ جائیں گے... یہ جملے وہ کہتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی قوت اور قدرت کا ادراک نہ ہو اور جو کو اللہ کی عظمت کا ادراک نہ ہو... جس کے نزدیک دنیا ہی پیمانہ ہو... پیمانہ جو مغرب سے آیا ہو... ظاہری بات ہے اس کے عمل کے اندر یہ تضادات نظر آتے ہیں...

تو قدم قدم پر جب ہم اپنے معاشرتی رویوں پر غور کرتے ہیں... اپنی سیاست سے لے کر اپنے گھروں کے اندر، جو ہمارے معاملات چل رہے ہیں، غور کرتے ہیں... ہمارے معاشرے کے اندر کتنے لوگ ہیں، جب بچہ یہ کہے کہ میں نے دینی تعلیم کے لیے، اپنے آپ کو وقف کرنا ہے... مجھے ذاتی طور پر اس کا تجربہ ہے کہ جس کسی نے بھی یہ راستہ اختیار کیا اس کو یہ تجربہ ہو گا... اس سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ پھر کہاں سے کھاؤ گے؟

یعنی گویا کہ اول یہ کہ تعلیم ہے گویا کھانے کے لیے اور دوسری بات کہ گویا جس شخص نے قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کی، بھوکا مر جائے گا... اس کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں ہو گا... گویا رازق اللہ تعالیٰ نہ ہوا... رزق کسی ڈگری سے ملتا ہے اور کسی نوکری ہی کے ذریعے ہمیشہ ملتا ہے اور کسی ملٹی نیشنل کافر کمپنی کے اندر شامل ہو کر کسی گورے باس(Boss) کے نیچے بیٹھ کر پھر رزق مل سکتا ہے... اور کوئی ذریعہ نہیں ہے رزق کو حاصل کرنے کا...

تو کہاں سے رزق ملے گا؟... اللہ تعالیٰ رزق دے گا جس نے تم کو رزق دیا اور باقی دنیا کو بھی دیا وہ ہمیں بھی رزق دے گا... اللہ تعالیٰ ایک چٹان کے اندر ایک چھوٹے سے کیڑے کو رزق پہنچاتا ہے... جو سمندر کی گہرائیوں میں رزق پہنچاتا ہے وہ ہمیں بھی رزق دے گا...

جب جہاد میں نکلنے کی بات ہوتی ہے تب بھی سب سے پہلے مجاہد سے یہی سوال کیا جاتا ہے اور بالخصوص مجاہد ہوتے ہوئے شادی کی ہو تو اس کو بھی یہ سارے مرحلے دیکھنے پڑتے ہیں... پہلا سوال یہی ہوتا ہے، بیشتر مجاہدین کے رشتے جہاں انکار ہوتے ہیں وہ یہی کہہ کر ہوتے ہیں کہ کھائے گا کہاں سے؟ آگے اس کا کیا بنے گا؟ بچوں کو کہاں سے کھلائے گا؟

پیارے بھائیو! یہ ہمارے لا الہ الا اللہ کے ایمان میں اور اُس کے فہم میں کمزوری ہے جس کے مظاہر ہم اپنے معاشرے کے اندر قدم قدم پر دیکھتے ہیں... تو اسی طرح جس معاشرے کے اندر یہ یقین راسخ ہو کہ قہار اور جبار 'اللہ تعالیٰ ہے جس کے اندر یہ یقین راسخ ہو کہ اللہ تعالیٰ 'منتقم ہے... اللہ تعالیٰ 'مہیمن ہے... اللہ 'غالب ہے... اللہ تعالیٰ 'متین ہے... اللہ تعالیٰ 'قوی ہے... اللہ 'عزیز ہے...

جس کو یہ سارا کچھ معلوم ہو وہ امریکہ کی دھمکی سے زیادہ ڈرے گا کہ تمہیں پتھر کے دور میں پہنچا دیں گے یا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے یا اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے، آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی زیادہ ڈرے گا...

تو جس رب نے اپنی نشانیاں قدم قدم پر دکھا دی ہیں جس کے ایک امر کے اوپر وہ سونامی جاپان کا کباڑا کر دیتا ہے... حالانکہ جاپان کا یہ دعویٰ تھا اور ابھی تک وہ اس زعم میں مبتلا ہے کہ دنیا کے اندر سب سے زیادہ، اگر کسی نے اپنے آپ کو قدرتی آفات سے محفوظ رکھنے کا انتظام کیا تو وہ جاپان ہے... اُنہوں نے پچھلی دفعہ سونامیوں اور طوفانوں کو دیکھتے ہوئے بیس بیس فٹ اونچی دیواریں اپنے ساحل پر کھڑی کی تھیں کہ سونامی اس کو پار نہیں کر سکے گا... جس نے وہ ویڈیو دیکھی ہو جس میں بڑے بڑے جہازوں کو، جو ٹینکوں کی طرح چھوٹے چھوٹے کھلونوں کی طرح اٹھا اٹھا کر اس دیوار کے پار پانی پھینک رہا تھا، کوئی چیز اس کے راستے میں رکاوٹ نہیں بن سکی... ایٹمی پاور پلانٹ اُنہوں نے ساحل پر بنائے ہی اس یقین

کے ساتھ تھے کہ اُن کی کھڑی کی گئی دیواریں پانی کو روک لیں گی... لیکن اللہ کے امر کے سامنے وہ نہیں ٹک سکا...

امریکہ بھی دنیا کے اُن ممالک میں سے ہے جن کو سب سے زیادہ تجربہ ہے اُن کے الفاظ میں قدرتی آفات سے نعوذباللہ نمٹنے کا... لیکن پچھلے تین چار سالوں میں ہم نے دیکھا کہ پے درپے اُن کے مرکزی قلب کے جو علاقے سمجھے جاتے ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ نے جو عذاب بھیجے ہیں اور وہاں جو طوفان آئے ہیں، اُنہوں نے ایک ایک دن میں اُن کے کروڑوں ڈالروں کا نقصان کیا اور وہ کچھ بھی نہیں کر سکے اُس کو روکنے کے لیے!

خود پاکستان میں کشمیر کے اندر زلزلے نے ایک لمحے کے اندر پتھر کے دور میں پہنچا دیا... اور چند دنوں کے اندر سیلاب نے پورے پاکستان کو جو نقصان دیا... جتنی فصلیں تباہ کیں، جتنے مویشی ہلاک ہوئے، جتنے گھر اُس میں برباد ہوئے، جتنا انفراسٹرکچر ٹوٹا... وہ کون سا امریکہ تھا جو چند دنوں کے اندر اتنا نقصان پہنچا سکتا تھا؟! تو جس کا یقین یہ ہو کہ یہ خزانے اللہ کے پاس ہیں اور خیر اور شر اللہ کی طرف سے ہے... والقدر خیرہ والشرمن اللہ تعالیٰ... بچپن سے ہم سکول کے اندر جو پڑھتے ہیں، اسلامیات میں بنیادی عبارت یہ پڑھائی جاتی ہے... اگر اس کا مفہوم کسی کو پتہ ہو کہ اللہ کے ہاتھ میں اگر خیر وشر کے خزانے ہیں تو اُس کا رویہ یہ نہیں ہوگا، جو رویے ہمارے معاشرے میں پھیل چکے ہیں...

تو پیارو! ہمارا حال وہی ہے کہ وما قدروا اللہ حق قدرہ... ہم نے اللہ کی قدر کی ہی نہیں جیسا کہ اُس کی قدر کرنے کا حق تھا... اللہ کا مقام، اللہ کا مرتبہ، اللہ کی عظمت، اللہ کی قدرت اور قوت نہیں پہچانی... صرف کچھ لمحوں کے لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پہ اور قرآن کی اُن آیات پر غور کرے کہ جہاں اللہ نے اپنی قوت کا نقشہ کھینچا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اللہ کی عظمت و قوت کا... صرف ایک واقعہ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی مرتبہ جبرئیل علیہ السلام کو دیکھتے ہیں... اللہ کی ان گنت مخلوقات میں سے ایک مخلوق! اللہ کے ملائکہ میں سے ایک ملک! اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو آپ کے پروں میں سے صرف ایک طرف کا پروہ مشرق کے اُفق کے پار گیا ہوا ہے... دوسری طرف مغرب کی دوسری افق کے پار گیا ہوا ہے... اُس منظر کو دیکھ کر ایسی ہیبت طاری ہوتی ہے کہ واپس گھر آتے ہیں کانپتے ہوئے اور فرماتے ہیں زملونی زملونی... حالانکہ یہ قلب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب تھا! کہ جس نے بعد میں وحی کا بھاری بوجھ برداشت کیا... لیکن وہ بھی اُس منظر کو دیکھ کر اور اللہ کی مخلوق میں سے صرف ایک مخلوق پر سے اللہ نے پردہ اٹھایا تو اُس کو دیکھ کر کانپ اُٹھے...

حدیث میں آتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

آسمان چرچِرا رہا ہے اور اُس کا حق بنتا ہے کہ وہ چرچرائے... اس لیے کہ آسمان کا کوئی چپہ بھر ٹکڑا ایسا نہیں ہے کہ جہاں پر اللہ کے فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ سجدہ نہ کر رہا ہو...

اتنے زیادہ فرشتے ہیں کہ دوسری حدیث میں آتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے ایک وقت میں آسمان پر خانہ کعبہ کے اوپر جو وہاں کا کعبہ ہے، اُس کے گرد طواف کرتے ہیں اور جس نے تخلیقِ کائنات کے وقت سے آج تک ایک دفعہ طواف کیا دوبارہ اُس کی باری نہیں آئی... یعنی ملائکہ اس قدر کثیر تعداد میں ہیں کہ جس نے ایک مرتبہ طواف کر لیا تو ان گنت سالوں سے آج تک اُس کی باری نہیں آسکی...

یہاں سے آپ اندازہ کریں کہ ہمیں تو ابھی کچھ بھی نہیں پتہ کائنات کے بارے میں... یہ تو کائنات جب کھلے گی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ آخرت کے دن وہ آنکھیں بھی دیں گے کہ جن آنکھوں سے دیگر پورا عالم دیکھا جا سکتا ہے... وبرزوا للہ جمیعا تو جب اللہ کے سامنے ہم کھلیں گے اور خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ اللہ نور السموات والارض... اللہ زمین وآسمان کا نور ہے...

حدیث میں آتا ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ایک دعا ہے... انسان تھوڑی دیر کے لیے اُس پر ہی غور کرلے... یا من لا تراہ العیون اے وہ ذات! جس کو آنکھیں نہیں دیکھتیں... ولا تخالطہ الظنون... جس تک انسان کا گمان پہنچ نہیں سکتا... ولا تغیرہ الحوادث حادثات اور واقعات اُس ذات کے اوپر کوئی اثر نہیں ڈالتے... ولا یخشی الدوائر... وہ مصیبتوں سے یا آفتوں سے نہیں گھبراتا کہ یہ سب تو اُس کی مخلوقات ہیں، یہ سب تو اُسی کی تیار کی ہوئی چیزیں ہیں... یعلم مثاقیل الجبال ومکاییل البحار... کہ جو پہاڑوں اور اُن کے وزن سے، اُن کے ذرے ذرے سے واقف ہے، جو سمندروں اور اُن کی وسعتوں سے اور اُن کے عُمق سے واقف ہے... وعدد قطر الأمطار... جو بارش کے قطرے قطرے سے واقف ہے... وعدد ورق الأشجار... اور درختوں کے پتے پتے کا علم رکھتا ہے... وعدد ما أظلم علیہ اللیل وأشرق علیہ النہار... اور جس جس چیز پر رات کا اندھیرا پڑتا ہے اور جس جس چیز پر سورج کی کرن پڑتی ہے، اُس اُس چیز کا علم رکھتا ہے... لا تواری منہ سماء سماء... نہ آسمان اُس سے دوسرے آسمان کو چھپا پاتا ہے... ولا أرض أرضا... اور نہ ایک زمین دوسری زمین کو اُس سے چُھپا پاتی ہے... ولا جبل ما فی وعرہ... اور نہ پہاڑ اپنے پیٹ میں جو کچھ رکھتا ہے وہ اُس سے چُھپا پاتا ہے... ولا بحر ما فی قعرہ... اور نہ سمندر اپنے پیٹ اور اپنے سینے کے اندر جو کچھ مخلوقات رکھتا ہے وہ اُس سے چُھپا پاتا ہے... تو جس کا علم اِن سب چیزوں پر محیط ہے، جس کی قدرت ان سب چیزوں پر محیط ہے... اُس ذات کو چھوڑ کر کوئی اِس ذلیل اور حقیر امریکہ کی ایجنسیوں سے ڈرتا ہو... کہ جن کا حال یہ ہے کہ اُن کے اپنے ایئر پورٹوں سے چار جہاز اُنیس شہیدی نوجوان' پیپر کٹر' سے، یعنی کاغذ کاٹنے والی چُھریوں کے ذریعے سے اغوا کرتے ہیں اور اُن کو علم تک نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جا کر ٹکرا بھی جاتا ہے پہلا جہاز... اُس کے بعد اُن کی ایجنسیاں حرکت میں آتی ہیں... پینتالیس منٹ اُس کے بعد اُنہیں لگتے ہیں صرف اپنے جہازوں کو فضا میں لے کر آنے کے لیے اُس

چوتھے جہاز کو روکنے کے لیے... جس کے عجز کی یہ حالت ہے جس کے علم کے ناقص ہونے کا یہ حال ہے... شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے بارے میں اُن کی جتنی رپورٹیں تھیں، امارت کے دور میں اُنہوں نے تین چار مرتبہ کوشش کی شیخ کو شہید کرنے کی... بعد میں شیخ ایمن حفظہ اللہ اپنی کتاب میں ہنستے ہوئے اُن ساری چیزوں کا ذکر کرتے ہیں اور کہ جتنی انٹیلی جنس رپورٹیں اُنہوں نے دیں کہ شیخ فلاں جگہ پر ہیں اور فلاں جگہ پر ہیں... سب کی سب غلط! کسی ایک جگہ بھی شیخ حقیقت میں موجود نہیں تھے، وہاں مارتے بھی تو کچھ حاصل نہ ہوتا... عملاً بھی یہی ہوا کہ جس ایک جگہ اُنہوں نے کروز میزائل مارے وہاں شیخ موجود نہیں تھے... دس سال وہ ڈھونڈتے رہے شیخ کو اور شیخ پاکستان کے اندر بیٹھے ہیں، شہری علاقوں میں بیٹھے ہیں، وہاں اُن کو نہیں تلاش کر سکے... اللہ امیر المومنین کی حفاظت فرمائیں اور اللہ شیخ ایمن کی حفاظت فرمائیں، گیارہواں بارہواں سال چل رہا ہے، آج بھی اُن کی ساری ٹیکنالوجی، جو اندھیری رات میں کالی چیونٹی تک کو پہاڑ پر چلتے دیکھ لیتے ہیں 'اُن کے خیال میں... وہ اِن چلتے پھرتے انسانوں کو جو دنیا کی اس وقت دو بڑی جہادی تحریکوں کی، یا یوں کہیں کہ بالاصل وہ ایک ہی تحریک ہے، اُس کی قیادت کر رہے ہیں تو اُن کو تو وہ دیکھ نہیں سکتے، اُن کو وہ ڈھونڈ نہیں سکتے ہیں...

اس سے آپ اندازہ کریں کہ ہم لوگوں کی عقلیں کیسی ماؤف ہو گئی ہیں... جب لا الہ الا اللہ کی حقیقت انسان کی نگاہوں سے اوجھل ہوتی ہے تو انسان اِن حقیر ذلیل چیزوں سے ڈرنے لگتا ہے... اور اللہ کا خوف دل کے اندر ویسے راسخ نہیں ہوتا... اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اتخشونھم

کیا تم اِن سے ڈرتے ہو؟ یہ اس لائق ہیں کہ تم اِن سے ڈرو؟

واللہ احق ان تخشوٰ

اللہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اللہ کی خشیت تمہارے دل کے اندر موجود ہو...

تو آپ ایک ایک پہلو سے اللہ کے علم، اللہ کی قوت، اللہ کی قدرت، اللہ کا حسن وجمال، جس جس پہلو سے جائزہ لیں گے، آپ کا کسی اور طرف دیکھنے کا پھر دل ہی نہیں چاہے گا... اور آپ کو یہی محسوس ہو گا کہ واقعتاً لا الہ الا اللہ سے قوی اور لا الہ الا اللہ سے سے مضبوط کلمہ دنیا کے اندر کوئی نہیں! اسی لیے اِس کی اتنی فضیلت بتائی گئی ہے...

اللہ سبحانہ وتعالیٰ صرف اپنی قوت ہے، اپنے جلال کا، اپنے جمال کا فہم ہمیں نصیب فرما دے، اپنی محبت ہمارے سینوں میں راسخ فرما دے... وہ رب اتنی قوتوں والا ہے کہ قرآن میں آتا ہے کہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا قرار دیتا ہے تو اللہ فرماتے ہیں:

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ

قریب ہے کہ آسمان اس بات سے پھٹ پڑے، یعنی اللہ کے بارے میں شرک کرنا اتنی بھاری بات ہے کائنات میں کہ قریب ہے کہ آسمان اس بات سے پھٹ پڑیں... وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ... اور زمین شک ہو جائے اور وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا... اور پہاڑ جو ہے وہ لرزا کر گر پڑیں، ریزہ ریزہ ہو جائیں... صرف اس بات سے کہ أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا... کہ اِنہوں نے رحمٰن کی طرف بیٹا منسوب کیا ہے...

جس ذات کی قوت یہ ہے، جس ذات کی عظمت یہ ہے اور جس طرح ہم نے پچھلی نشستوں میں پڑھا کہ جو سارے پانی کو ایک انگلی، سارے درختوں کو ایک انگلی پہ، زمینوں کو ایک انگلی پہ، آسمانوں کو ایک انگلی پہ، ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر اٹھائے... اُس کے مقابلے میں کس سے انسان ڈرے؟ کس کی طرف دعا کے لیے لوٹے؟ کیوں کسی اور کو پوجے؟ کیوں کسی اور کے سامنے اپنا سر رکھے؟ کیوں اُس کی نذریں نیازیں کسی اور کے لیے ہوں؟ کیوں اُس کا خوف اور خشیت کسی اور سے ہو؟ کیوں وہ زندگی گزارنے کا ڈھنگ کسی خبیث رزیل بدکار کافر سے لے؟ اور وہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء اور اللہ کی کتابوں سے نہ لے! کیوں اُس کی زبان پر کافروں کے اقوال قرآن کی آیات سے زیادہ جاری ہوتے ہوں؟ اُن کی فلسفیوں کے اقوال اُس کے نزدیک صحابہ اور ہمارے فقہا اور علما کے اقوال سے زیادہ اہمیت رکھتے ہوں! اس کا مطلب یہی ہے کہ وماقدرا اللہ حق قدرہ... اللہ کی قدر نہیں پہچانی تم نے!

تو پیارے بھائیو! ہم کثرت سے لا الہ الا اللہ کا ورد کریں... یعنی یہ صرف ایک عقیدہ ہی نہیں ہے، یہ ایک عمل بھی ہے، یہ زندگی گزارنے کا ڈھنگ بھی ہے... اسی لیے اس کی کثرت سے تکرار... جب بھی انسان کو شیطان دور لے کر جا رہا ہو اللہ سے اور اللہ سے دل کو غافل کر کے دنیا میں پھنسا رہا ہو تو کثرت سے لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا اور اشھد ان لا الہ الا اللہ کہنا... ان شاء اللہ جب اِس فہم کے ساتھ کہا جائے گا تو وہ اِس کو قوت بخشے گا، اس کے عمل کو درست کرے گا، اُس کو بڑی سے بڑی طاقت سے ٹکرانے کی ہمت دے گا کہ جو اللہ کے مقابل کھڑی ہوتی ہے اور جو اللہ کے دین کے مقابل کھڑی ہوتی ہے... اللہ سبحانہ وتعالیٰ لا الہ الا اللہ پر ہمیں زندگی دیں، اللہ تعالیٰ ہمیں لا الہ الا اللہ کی خاطر قتال کرنے والا بنائیں اور اللہ تعالیٰ لا الہ الا اللہ پر ہی ہمیں موت نصیب فرمائیں، آمین...

سبحانك اللھم وبحمدك ونشھد ان لا الہ الا انت نستغفرك ونتوب الیك

وصلی اللہ تعالیٰ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

☆☆☆☆☆

ہم تم سے بالضرور قتال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے! باذن اللہ

ڈاکٹر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ، امیر جماعۃ قاعدۃ الجہاد

بسمِ اللہِ والحمدُ للہِ والصلاۃُ والسلامُ علیٰ رسولِ اللہِ وآلِہ وصحبِہ ومن والاہ

دنیا بھر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

واشنگٹن، نیویارک اور پنسلوینیا میں ہونے والے مبارک حملوں کو سولہ سال بیت گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل، احسان اور قوت کے بل بوتے پر اس تمام عرصہ میں جہاد کی امڈتی ہوئی لہروں کے خلاف کی جانے والے صلیبی مغرب خصوصاً امریکہ اور اس کے اتحادیوں، روس، چین، جدید صفویوں اور عرب وعجم کے طواغیت کے سازشوں اور کوششوں کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے جہاد کی اس ابھرتی ہوئی لہر کو روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر ڈالی اور اپنا پورا زور لگا دیا ہے۔ انہوں نے افغانستان وعراق پر حملہ کیا، اپنے سپاہیوں کو صومالیہ، مغربی افریقہ، یمن اور شام میں بھیجا تاکہ ان سرزمینوں پر بم باریاں اور اس طرح کی دیگر حربی کاروائیاں کر سکیں۔ لیکن اس سب کے باوجود جہاد کی یہ لہر پھیلتی ہی چلی جا رہی ہے اور امت مسلمہ میں جہادی بیداری پیدا ہو رہی ہے، ایک ایسی عظیم بیداری کہ جس وسعت پذیری کے سامنے نائن الیون کا مبارک عملیہ بھی کم لگتا ہے!

مجددِ جہاد شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے امت کی رہ نمائی ایسی سمت کی جانب کی، جسے وہ سب سے مناسبِ حال تصور کرتے تھے تاکہ امت کی جُہد کے ثمرات ضائع نہ ہوں اور امت کی شکست، رسوائی اور مظلومیت کے دور کے دورانیے کو مختصر سے مختصر کیا جا سکے۔ شیخ رحمہ اللہ کی بصیرت اور دوراندیشی نے امت مسلمہ کو تاریخ کے اہم ترین سمجھے جانے والے مسائل کی جانب جمع ہونے کی دعوت دی۔ شیخ رحمہ اللہ جیسے عبقری اور صاحبِ بصیرت رہ نمانے امت مسلمہ کو تاریخ کے اس نازک ترین دور میں مندرجہ ذیل امور کی طرف دعوت دی:

اول: تمام جہادی جماعتوں کو ایک مقصدِ وحید پر جمع کرنا جس پر امت بھی متحد ہو جائے

دوم: امت اپنے اصل دشمن کو پہچانے، تاکہ اس (دشمن) کو ہی جہاد میں سب سے اولین اہداف میں رکھا جائے۔

سوم: تمام جہادی گروہوں کو امارت اسلامیہ افغانستان کے جھنڈے تلے متحد کرنا جو کہ اسلام کے حقیقی جہادی علم کو تھامے ہوئے ہے۔

اسی اتحاد کی برکت سے جہادی تحریک اس قابل ہوئی کہ وہ صلیبی مہم کے خلاف عظیم کارروائیاں سرانجام دے سکے۔ شیخ رحمہ اللہ نے امت کو اپنے قول وعمل، جہاد میں سبقت اور عملی قیادت کے ذریعے سے نصیحت کی۔ وہ ایک بے مثال استاد، رہ نما اور یکتائے روزگار شخصیت تھے۔ لہٰذا امت نے بھی ان کی دعوت پر لبیک کہا۔ کیا شیخ رحمہ اللہ امریکی دھمکیوں سے مرعوب ہوئے اور صرف علاقائی جہاد پر ہی اکتفا کر کے بیٹھ رہے کہ جس کی ترجیحات عالمی وسعت کی حامل نہ ہوں؟ مثلاً کیا شیخ رحمہ اللہ نے صرف جزیرۃ العرب کو ہی اپنے پیش نظر رکھا؟ اگر وہ ایسا کرتے تو کبھی بھی اسلامی دنیا میں اس قسم کی بیداری اور شعور پیدا نہ کر پاتے... شیخ رحمہ اللہ کبھی بھی ان مشکلات اور مصائب سے نہ گھبرائے جو اس طرح کی دعوت اور اس کے لیے کام کرنے کی وجہ سے فطری طور پر درپیش ہوتے ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ پوری دنیا ان کی مخالفت کرے گی۔ لیکن وہ اپنے اصول پر ثابت قدم رہے عالی ہمتی، مضبوط ایمان اور بلند اقدار کے ساتھ۔

سوڈان کی مفاد پرست اور منافق حکومت (اللہ اس کو اس کے کیے کی مطابق سزا دے) نے شیخ رحمہ اللہ اور ان کے ساتھیوں کو سخت حالات میں اپنے ملک سے نکال دیا۔ جب وہ مہاجر بن کر جلال آباد آئے تو وہاں مجاہد شیخ یونس خالص رحمہ اللہ نے ان کو پناہ دی۔ اس وقت وہ امریکہ کو بھی مطلوب تھے، سعودی عرب کی حکومت اس کے خلاف کھل کر سازشیں کر رہی تھی اور کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ نے بھی اس کے سر پر رقم مقرر کر رکھی تھی۔ نائن الیون پر کانگریس کی رپورٹ سی آئی اے اور احمد شاہ مسعود کے درمیان ایک معاہدے کا بھی ذکر کرتی ہے جس میں شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو نشانہ بنانا تھا۔ جب وہ جلال آباد میں تھے تو اس وقت احمد شاہ مسعود کی جلال آباد پر حملہ اور اس پر قبضے کرنے کے منصوبے کے علاوہ بھی شیخ کو سعودی حکومت کی فنڈنگ سے بننے والے ایک منصوبے کا علم ہوا جس میں ان کو قتل کرنا شامل تھا۔ یہ سب کچھ شیخ رحمہ اللہ کے عزم میں کوئی فرق نہ ڈال سکے اور انہوں نے آگے بڑھ کر تورہ بورہ کے پہاڑوں سے امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔

پس یہی شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا طریق تھا اور اُن کے بعد بھی یہی جماعۃ قاعدۃ الجہاد کا طریق ہے کہ سب سے پہلے عالمِ کفر کے سردار امریکہ کو ہدف بنایا جائے اور ساتھ ساتھ ان کے مقامی ایجنٹوں سے بھی جنگ کو جاری رکھا جائے کیونکہ یہ تمام کی تمام ایک ہی جنگ ہے اور کوئی علیحدہ جنگ نہیں ہے۔ سوائے اس شخص کے ذہن کے کہ جس نے پوری صورت حال کو سمجھا ہی نہیں ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کے لیے قربانیاں دینا بوجھ معلوم ہوتا ہے اور تلخ حقائق کا سامنا کرنا ان کے بس میں نہیں ہوتا تو وہ اس دشمن کا سامنا کرنے سے جان چھڑاتے ہیں جس

سے ان کو کھلا خطرہ ہوتا ہے۔ ہم نے مصر کے قید خانوں سے رہائی پانے والوں میں سے ایسون کو بھی دیکھا کہ جنھوں نے حسنی مبارک کو مسلمانوں کا رہنما قرار دیا۔ ہم نے سیسی کے سلفیوں کو دیکھا جو کہ حقیقت میں درہم وریال کے سلفی ہیں۔ ہم نے ان لوگوں کو بھی جانچا جنھوں نے حسنی مبارک کے پورے دور اقتدار میں فرینڈلی اپوزیشن کا کردار ادا کیا۔ اس کے بعد انہوں نے ملٹری کونسل کے ساتھ دوستی کرلی اور پانچ الیکشنز اور ریفرنڈمز میں حصہ لیا اور بالآخر محمد مرسی کو ایوان صدر میں کرسی پر بٹھانے میں کامیاب ہوگئے۔ لیکن ان کے پاس کسی بھی قسم کی کوئی حقیقی طاقت نہ تھی۔ یہ سب انہوں نے اس لیے کیا کہ اُنہیں اُس تلخ حقیقت کا سامنا نہ کرنا پڑے جس سے وہ اب تک بھاگنے کی کوشش کررہے ہیں۔ آج پھر ہم ایسے لوگوں کا مشاہدہ کررہے ہیں جو حقیقت کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسی ناکام تجربے کو دوبارہ سے دہرائیں۔ ان کو یقین ہے کہ وہ قاہرہ یا دمشق میں امریکہ کو دھوکہ دے کر طاقت کی کرسی حاصل کرلیں گے، حالانکہ امریکہ کو ایسا دھوکہ ہرگز نہیں دیا جاسکتا جیسا کہ ان کا گمان یا خواہش ہے۔

پھر ہمیں کچھ اس طرح کی شکایتیں سننی پڑتی ہیں: "امریکہ کو ہمارے خلاف برانگیختہ مت دلاؤ"۔ گویا وہ سرے سے جانتے ہی نہیں کہ امریکہ پانچ دہائیوں سے ہم پر غضب ناک ہے اور ہم سے برسرپیکار ہے! امریکہ سے پہلے برطانیہ، فرانس اور روس تھے، اور وہ سب سقوط خلافت عثمانیہ کے بعد آپس میں بندربانٹ میں مصروف تھے۔

کیوں سلطنت برطانیہ نے جبل طارق سے لے کر ہندوستان تک اسلامی سرزمینوں پر قبضہ کیے رکھا؟ کیوں روس نے قوقاز اور وسط ایشیا کی اسلامی ریاستوں کو تاراج کیا؟ کیوں چین نے مشرقی ترکستان پر پنجے جمائے ہوئے ہیں؟ آخر کس لیے فرانس نے مغرب اسلامی اور شام جارحیت جاری رکھی ہوئی ہے؟ کیوں آدھی صدی قبل امریکہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ امت مسلمہ کے قلب میں اسرائیل کا پودا لگائے اور مسلم خطے میں موجود تیل کے ذخائر پر قبضے کے لیے سازشیں کرے؟

کیا یہ سب اس لیے ہوا کہ القاعدہ نے امریکیوں کو غضب ناک کیا تھا؟ کون ہے جو اپنے بموں، اجرتی قاتلوں اور فوجوں کے ذریعے سے شام میں قتل وغارت گری کررہا ہے؟ کون تقسیم کرو اور حکومت کرو کا گندہ کھیل ' کھیل رہا ہے؟ کس نے وہاں سب سے بہترین مجاہدین کو قتل کیا؟ کیا یہ القاعدہ نے امریکہ کو غضب ناک کرکے کیا ہے؟

القاعدہ نے تو اول دن سے اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت سے سرزمین شام کے جہاد اور اہل شام کی مکمل نصرت کی ہے۔ شام کے لوگوں کے لیے مدد کا ہاتھ بڑھایا ہے اور سرزمین جہاد ورباط میں دنیا بھر کے مجاہدین کے لیے اپنے قلب کو کھول دیا ہے۔

یہ القاعدہ ہی تھی جس نے شام کے سب سے بڑے مسئلے کے حل کے لیے شیخ ابو خالد السوری رحمہ اللہ کو منتخب کیا۔ کیا یہ ہی وہ وجہ ہے جس کی وجہ سے آج اس کو (شامی جہاد) سے بے دخل کیا جارہا ہے؟ یا پھر یہ امریکہ کی چاہت ہے اور اس کی ایجنٹوں کا حکم؟

شام میں موجود ہمارے لوگو! بھائیو! اور پیارو! مومنین کے قلعو! اور سرزمین حشر میں موجود میری محبوب امت مسلمہ! بیت المقدس کے حدود تک پہنچنے والو! اے عظیم ترین قربانیاں دینے اور تاریخ میں عظیم کارنامے رقم کرنے والو! تمہارے متعلق ہمارا موقف کسی سیاسی یا جذباتی صورت حال نہیں ہے، نا ہی کسی کی طرف سے ڈکٹیٹ کیا گیا نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ایمان کی مضبوط بنیادوں پر قائم ایک شرعی فریضہ ہے۔ آپ اسلام اور جہاد کے ناطے ہمارے بھائی ہو۔ آپ ہی ہیں ہو جو ظالم طاغوت اور عالمی ابلیسی اتحاد کے خلاف کھڑے ہوگئے اور ڈٹ گئے۔ ہمیں آپ کی جانب سے دی گئی ان عظیم قربانیوں اور بہائے گئے قیمتی خون کی فکر ہے کہ کہیں یہ سیاسی کھیل تماشوں اور مفادات کی بھینٹ نہ چڑھ جائے۔ ہم نے پہلے بھی دیکھا ہے کہ کس طرح عظیم قربانیاں ضائع جاتی ہیں 'جب قیادت سیاسی کھیل کود، اپنے ہی مفادات کو ترجیح دینے اور سیاسی مصلحتوں کی دلدل میں پھنس جاتی ہے۔ ہم نے (امارت اسلامیہ افغانستان کے قیام سے قبل) روس کے انخلا کے بعد افغان جہاد کی قسمت دیکھی ہے اور یمن، مصر و تیونس میں انقلابات کے تلخ خاتمے کا بھی مشاہدہ کیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا طریقہ اور سنتِ الٰہی ہے جو ہر کسی کے لیے یکساں ہے۔ پس متحد ہو جاؤ، ایک دوسرے کے ساتھ امن سے کام کرو، ایک دوسرے سے گفت وشنید کرو، صفوں کو متحد کرو اور تمام دنیا میں اپنے مسلمان بھائیوں کی جانب مدد کا ہاتھ بڑھاؤ۔ یہ فتح کی جانب یقینی قدم ہے۔ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (الانفال: ۴۵،۴۶)

"اے ایمان والو! جب تم کسی مخالف فوج سے بھڑ جاؤ تو ثابت قدم رہو اور بکثرت اللہ کی یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ اور اللہ کی اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرتے رہو، آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر وسہار رکھو یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے اہل کاران سے ملنے آتے ہیں جو ان کے ساتھ معاہدے کے لیے تیار ہوتے ہیں، ان کے ساتھ ''گاجر اور چھڑی'' والی پالیسی اپنائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سرمایہ دار بھی اپنی تمام فریب کاریوں سمیت حرکت میں آتے ہیں اور کہتے ہیں'' ہم تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں، تو ہمارے لیے کوئی مشکل کھڑی مت کرو''۔ پھر اس کے ساتھ ہی گھڑے ہوئے فتاویٰ کے بل بوتے پر شکوک وشبہات کو پھیلایا جاتا ہے۔ سیاست شرعیۃ بعض کی نظر میں عام سیاست بن جاتی ہے اور اس طرح عدنانی دعویٰ کرتا ہے کہ ''بیعت تو ایک احترام جیسی چیز ہے ہم اپنے خارجی معاملات میں ان کی اطاعت کرتے ہیں جب کہ داخلی معاملات میں اپنی مرضی چلانے کے حق دار ہیں''۔ اور دوسرا بندہ کہتا ہے 'بیعتِ اضطراری ہے'۔ تیسرا کہتا ہے 'بیعت جو خاص حدود کے اندر ہو'۔ چوتھا بھی اپنی طرف سے اصول وضع کرتا ہے۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ بیعت ایک شرعی حلف ہے جس کی تابع داری کرنی ہو گی اور جس کو توڑنا جائز نہیں۔ ہمارے رب نے فرمایا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَوْفُواْ بِالْعُقُودِ (المائدۃ:۱)

'' اے ایمان والو! عہد وپیمان پورے کرو''۔

اور ہم اس پیمان کو پورا کریں گے، نہ اس کو توڑیں گے اور نہ ہی اس سے دست بردار ہوں گے...

جب کہ وہ بھی ہیں جو اس عہد وپیمان سے فرار چاہتے ہیں کہتے ہیں کہ ''ہم تو بم باریوں سے بچنا چاہتے ہیں، ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمیں دہشت گرد نہ قرار دیا جائے، ہمیں امداد دینے والوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ ہم امریکہ کے ناپسندیدہ افراد سے ہاتھ اُٹھالیں ورنہ ہمیں بھی دہشت گرد قرار دیا جائے گا، ہم مہاجرین کو ملنے والے امداد کا سلسلہ بند کرنا نہیں چاہتے، ہم اگر اسی طرح اپنے خول میں بند رہے تو متحد نہیں ہو سکیں گے''۔

لہٰذا اسی طرح بتدریج وطن پرستی درآتی ہے اور ایسا نعرہ بن جاتی ہے جس کو بلند کرتے ہوئے لوگ بالکل بھی نہیں ہچکچاتے۔ وہ اسی گمان میں رہیں گے کہ شرق وغرب، صلیبی، روافض، لادین سیکولرز، روسی ملحدین اور چینی ہمارے خلاف متحد نہیں ہوئے۔

اس موقع پر ہمیں امارت اسلامیہ افغانستان کی اہمیت اور ملا محمد عمر رحمہ اللہ کی صحیح قدر سامنے آتی ہے۔ جب اُنہوں نے اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے ایک حقیقی بندۂ مومن کے طور پر مضبوط ایمانی اعلان کیا کہ 'اسامہ کا مسئلہ ایک فرد کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ تو اسلام کی عزت کا معاملہ بن گیا ہے'۔ اور جب انہوں نے کہا کہ 'آج اگر میں اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دوں تو کل تم مجھے بھی امریکہ کے حوالے کر دوگے'۔ وہ سادگی ہی کی حالت میں، اس دنیا کی ہر قسم کے مال ومتاع سے بے نیاز ملا اختر منصور رحمہ اللہ کو اپنا جانشین بنا کر رخصت ہوئے جنہوں نے امارت اسلامیہ سے جماعت القاعدۃ کی بیعت کا خیر مقدم کیا اور شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے اس بندۂ فقیر کا نام لے کر تذکرہ کیا، حالانکہ انہیں اس فیصلہ کے ہر قسم کے سنگین نتائج کا اندازہ تھا۔ پس اس طرح امارت اسلامیہ کا مبارک سفر جاری ہے جو اہل ایمان مومنین ومہاجرین کے ساتھ وفا پر مبنی ہے۔

اے مسلمانو اور مجاہدین! شیخ اسامہ اور ملا عمر رحمہما اللہ' دونوں کے کردار' مومنین ومجاہدین کے لیے حقیقی مشعل راہ ہیں۔ انہوں نے نہ تو اپنی امت کو دھوکہ دیا اور نہ وہ امریکی جارحیت اور جرائم پر گھبرائے۔ پس ان کا جائزہ لو اور ان کے نقش قدم پر چلو۔

أولَئِكَ آبائی فَجِئنی بِمِثلِهِم

إذا جَمَعَتنا یا جَریرُ المَجامِعُ

میرے مسلمان اور مجاہد بھائیو! ہم تاریخِ اسلامی کے آج تک کی سب سے سخت ترین حملے کا سامنا کر رہے ہیں۔ صلیبیوں، ملحد روسیوں، چین، روافض، لادین سیکولرز اور ظالم حکام نے ہمارے خلاف اتحاد کر لیا ہے۔

ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے کہ اپنی صفوں کو متحد کر کے اس جارحیت کا مقابلہ کریں۔ آیئے! اپنی کوششوں کو تیز تر کریں، اپنا اپنا کردار ادا کریں، اپنی ذمہ داریوں کو تقسیم کریں اور مل کر دشمن کی کوششوں کا ناکام بنائیں۔ یاد رکھیں کہ یہ تقسیم در تقسیم، ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد کو توڑنا اور یہ آپس کے فاصلے اور رنجشیں ہمیں شکست نہ دے سکے تو شکست کے قریب ضرور کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ

'' آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی''۔

اسی طرح دوسری جگہ اللہ پاک فرماتے ہیں:

إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف:۴)

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ جہاد کرتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔

پس ہمیں چاہیے کہ ہم مشرقی ترکستان سے لے کر مغرب اسلامی تک اور قوقاز سے لے کر وسط افریقہ تک سیسہ پلائی دیوار کی مانند بن جائیں۔

اللہ کی رحمتیں ہوں مالی میں اسلام کے شیروں پر، جنہوں نے مجاہدین اور مخلص مسلمانوں کے حوصلوں کو بلند کیا۔ انہوں نے اپنی صفوں کو متحد کیا اور مغرب اسلامی میں محاذوں کو قوی تر اور تیز تر کر دیا۔ ہم اللہ سے ان کے لیے ثابت قدمی، دلوں کے صبر اور ہر ممکن طریقے سے ان کی نصرت، ان پر خوش قسمتی کی دوورازے کھلنے کی دعا کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ تاریخ میں تیسری مرتبہ ذلاقہ کے معرکے کو گرم کریں ان شاءاللہ۔

چونکہ اتحاد میں فتح ہے اس لیے جہادی صفوں کو توڑنا امریکہ، اس کے اتحادیوں اور عرب و دیگر اسلامی ممالک میں طواغیت کا خصوصی حربہ رہا ہے۔ یہ کوشش کرتے ہیں کہ جہادی صفیں کمزور پڑ جائیں، ان کے رابطے ختم ہو جائیں اور اُمت کا جہاد علاقائی جہاد میں تبدیل ہو جائے اور پھر ہر علاقے کے مجاہدین کے مابین نااتفاقی پھیلائی جائے تاکہ وہ مختلف گروہوں میں بٹ جائیں، ان کا مشترکہ مقصد تحلیل ہو جائے اور ان کی قوت ٹوٹ جائے۔

میرے مسلمان اور مجاہد بھائیو! امریکی دباؤ کے سامنے پسپائی اختیار کرنا تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔ امریکہ کبھی بھی غلامی سے کم کسی بھی قیمت پر راضی نہ ہو گا۔ قرآن کریم اس حقیقت کی گواہی دے رہا ہے:

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرۃ: ۱۲۰)

"آپ سے یہودی اور نصاریٰ ہر گز راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے تابع نہ بن جائیں"۔

اے میری محبوب امت مسلمہ! کیا تم نے دیکھا کہ امریکہ کے سامنے پسپائی اختیار کرنے والوں کو کیا ملا؟ محمود عباس کو کیا ملا؟ غنوشی کو کیا ملا؟

ہمیں اسی کے مطابق عمل کرنا چاہیئے جس کی ہم سے جنگ کو توقع ہے۔ ہمارے دشمن ہمارے خلاف اس جنگ کو متحد ہو کر یک جان انداز میں لڑ رہے ہیں لیکن ہم آپس میں تقسیم ہی پڑے ہیں تاکہ وہ آئیں اور اپنے مقصد میں آسانی سے کامیاب ہو جائیں۔

اے ہماری مسلمان اُمت! عرب بہار ناکامی کے خطرے سے دوچار ہے، ہماری اُمت کے دشمن کہیں زیادہ طاقت اور زور سے سامنے آئے ہیں اور پہلے سے کہیں زیادہ امریکی غلامی و وفاداری دکھا رہے ہیں۔ سو کس نے عوام کی طاقت کو ضائع جانے دیا؟

یہ وہی مدہوش قیادت تھی جو ہر چیز سے پسپائی اختیار کرتی چلی گئی، یہاں تک اپنے کہ دین کے بنیادی چیزوں سے بھی تاکہ دنیا و آخرت کے خسارہ کمائیں۔ وہ تو اس قابل بھی نہیں رہے کہ وہ یہ مطالبہ کر سکیں کہ آئین میں کسی بھی قانون سازی کا منبع شریعت اسلامی ہونا چاہیئے۔ غنوشی، قبر میں ٹانگیں لٹکائے بیٹھا ہے مگر پھر بھی بورقیبہ کے بنائے گئے قوانین کو مسترد کرنے کی ہمت نہیں کر پایا۔ لیکن اُس نے مغرب کی قربت کی خاطر لامتناہی مصلحتوں کو گلے لگا لیا ہے، یہاں تک وہ خود ایک مکمل سیکولر بن کر سامنے آ گیا۔ سو اس طرح مصر اور تیونس پر سابقہ نظام اور حکومتیں اپنے تمام تر فساد کے ساتھ واپس آ گئیں۔

اے میری اُمت! آپ کی پستی، ذلت اور مظلومیت و فساد سے نکلنے کا اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں کہ آپ ایک ایسی حکیم قیادت کے ساتھ مل کر جہاد کریں جو اپنے عقائد سے پیچھے نہیں ہٹتی، دین کے معاملے میں کسی قسم کی مصلحت کا شکار نہیں ہوتی اور نہ وہ امت کے حقوق کی سودابازی کرنے کی جسارت کرتی ہے۔

اے میری اُمت! آج اقصیٰ زخمی ہے۔ یہ مصلحت اختیار کرنے والوں، مذبذبین، سودے بازی کرنے والوں کے ہاتھوں آزاد ہونے والی نہیں ہے۔ یہ آپ کے مجاہد بیٹوں کے ہاتھوں ہی آزاد ہو گی جو موت کو گلے لگانے سے ہرگز نہیں ہچکچاتے۔

اے میری اُمت! ہر روز اقصیٰ ایک نئے زخم کی وجہ سے روتی ہے۔ پس اپنے بیٹوں کو سخاوت کے ساتھ قربانی اور اسلام کے احکامات پر ثابت قدمی کے لیے تیار کریں۔

اللہ کے راستے میں جہاد کے بغیر اقصیٰ آزاد نہیں ہو سکتی،، ہماری زمینیں جارحین سے پاک نہیں ہو سکتیں، ہماری حکومتوں سے طواغیت کا صفایا نہیں ہو سکتا، چوروں اور ڈاکوؤں کا قلع قمع نہیں ہو سکتا۔

اے ہماری محبوب امت مسلمہ! آج نائن الیون کے سولہ سال بعد بھی آپ کے بیٹے کاشغر سے ٹمبکٹو، ڈھاکہ سے ممباسا، فلپائنز سے اور اس کے پہاڑوں اور گروزنی سے عدن ابیان تک ثابت قدمی کے ساتھ محاذوں ہر ڈٹے ہوئے ہیں، اپنا خون بہا رہے ہیں اور وہ سب کچھ قربان کر رہے ہیں جسے قربان کرنا حاشیۂ خیال میں آ سکتا ہے تاکہ ان کو ان کے رب کی رضا حاصل ہو جائے۔ یہ سب فتح اور آپ کی آزادی کے لیے ایک چھوٹی سی قیمت ہے جو وہ پیش کر رہے ہیں۔

پس ان پر بھروسہ کیجیے۔ ان کی نصرت کیجیے۔ ان کے ساتھ ہو جایئے۔ ان کو مشورہ دیجیے۔ ان کی رہنمائی کریں۔ اگر وہ غلطی کریں تو اس کی نشان دہی کیجیے کہ وہی آپ کی جانب لپکنے والی راحت، مسکراتی صبح اور آنے والی خلافت کا اعلان کرنے والے ہیں ان شاءاللہ۔

وآخرُ دعوانا أن الحمدُ للهِ ربِ العالمين

وصلى اللهُ على سيدِنا محمدٍ وآلِه وصحبه وسلم

والسلامُ عليكم ورحمةُ اللهِ وبركاتُه

☆☆☆☆☆

محاذوں سے پیغامات

مغرب اسلامی، صومالیہ، یمن اور برصغیر میں مجاہدین کے نام پیغام

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ، امیر جماعۃ قاعدۃ الجہاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مغرب الاسلامی:

آج مغرب الاسلامی میں مجاہدینِ اسلام 'مسلمانوں کی جنگوں کی تاریخ کا ایک نیا باب لکھ رہے ہیں۔ ایک ایسا باب جو ان کے لہو، ان کے ہر قیمتی متاع، اللہ کے دین کے لیے قربانیوں اور شریعت محمدیہ علی صاحبھا السلام کی نصرت سے لکھا جارہا ہے۔ یہ ایک ایسی جنگ ہے جس پر مغربی ذرائع ابلاغ نے جان بوجھ کر پردہ ڈال رکھا ہے تاکہ عامۃ الناس کی نظروں سے اس جنگ کے فیصلہ کن اثرات اور نتائج کو مخفی رکھا جائے۔

ساحل کے شیر صفت ابطال، صحارا کے شہسوار، جبل اطلس کے نڈر جوان اور عمر مختار رحمہ اللہ کے حقیقی جانشین' آج صلیبی امریکہ، فرانس اور ان کے مرتد معاونین کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں جیسے حفتر، سیسی اور بوتیفلقا۔ اللہ تعالیٰ مغرب اسلامی میں جہاد کے ان شیروں کو جزائے عظیم سے نوازے جو امت مسلمہ کے ایک روشن چہرے کو پیش کررہے ہیں۔

یہی ہیں جو آج ہجرت کی سختیوں میں صبر وثبات اور رباط کی تنہائیوں اپنے دیگر مجاہد ساتھیوں کے ساتھ ایک ہی صف میں استقامت سے کھڑے ہیں اور اسلامی سرزمینوں پر صلیبی جارحیت مقابلہ کررہے ہیں۔ اپنے دلوں کو باہم جوڑے ہوئے ہیں، صفوں کو متحد کررہے ہیں اور دنیا بھر میں اپنے مجاہد بھائیوں کے لیے قابل تقلید نئی مثالیں قائم کررہے ہیں۔ وہ اپنی اُمت کے ہر غم میں شریک ہیں اور حکمت کے ساتھ اسے اپنے دین کی طرف آنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ وہ امت کی تکفیر نہیں کرتے اور نہ ہی وہ اس کا خون بہاتے ہیں۔ اللہ کی رحمت سے وہ اس قابل ہوئے ہیں کہ دشمن کو مضبوط ضربیں لگائیں، اس کی صفوں کو تہس نہس کریں، غنائم سمیٹیں اور فتوحات حاصل کریں۔

اے اللہ! ان بھائیوں کی رہنمائی فرمائیے کہ اِنہیں آپ کی رضا اور محبت حاصل ہو جائے۔ جو حق کا راستہ آپ نے ان کے لیے پسند فرمایا ہے اس پر اُن کو ثابت قدمی عطا فرما۔ ان کی غلطیوں کو معاف فرمائیے اور ان سے درگزر فرمائیے۔ اپنی مدد اور فتح سے ان کو نواز دیجیے، اور ان کو اپنے اذن سے اندلس کی آزادی کے لیے سرگرم اولین دستوں میں سے بنا دیجیے

ابید جان، اواگادوگو اور ٹمبکٹو سے لے کر اطلس کی اونچائیوں اور شنقات سے سیواء تک پھیلی مغرب اسلامی میں موجود ہماری امت مسلمہ! صلیبی فرانسیسی ایک بار پھر سے واپس آگئے ہیں۔ وہی فرانسیسی جنہوں نے تمہارے آباؤاجداد کا قتل عام کیا تھا، تمہاری زمینوں پر قبضے کیے تھے اور تمہارے بزرگوں پر تعذیب و تشدد کے وار کیے تھے۔ لہٰذا اٹھیے! غیرت مند مردوں کی طرح، جس طرح آپ کے اجداد اٹھے تھے اور فرانسیسیوں کو پے درپے زخم لگا کر ایسا تلخ سبق دیجیے کہ جس کو وہ نسلوں تک یاد رکھیں۔

اے ہماری مسلم امت! مغربِ اسلامی میں اپنے بھائیوں کو کبھی ہزیمت سے دوچار مت ہونے دینا! ہر ممکن ذرائع سے ان کی نصرت کرو کہ وہ تمہارے لیے تلوار اور ڈھال کی مانند ہیں۔

مشرقی افریقہ:

مشرقی افریقہ میں اسلام کے بہادر ابطال کینیا، تنزانیہ، صومالیہ، ایتھوپیا، یوگنڈا اور دیگر علاقوں میں صلیبی حملے کا بھرپور مقابلہ کررہے ہیں۔ امریکی قیادت میں تمام صلیبی ان کے خلاف متحد ہو چکے ہیں۔ اللہ کے فضل سے مجاہدین ثابت قدم ہیں اور امت کو جہاد کے لیے بیدار کررہے ہیں، دعوت اور علمِ نافع کو پھیلا رہے ہیں، مظلوموں کی نصرت اور ان کے غموں کا مداوا کررہے ہیں اور قبائل کو جہاد کے جھنڈے تلے جمع کررہے ہیں۔ اِن قبائل نے مجاہدین کے اور اسلامی سرزمینوں کے ساتھ مکمل وفاداری کا اعلان کیا ہے۔

اے اللہ! ان کو ثابت قدمی عطا فرمائیے۔ ان کو ایسی فتح سے نوازیئے جس کا آپ نے اپنے بندوں سے وعدہ کیا ہے۔ اپنی رضا اور محبت کی طرف ان کی رہنمائی فرمائیے۔ ان کو گناہوں اور فتنوں سے محفوظ فرمائیے۔ ان کے لغزشوں کو معاف فرمائیے اور ان کے اچھے کاموں کو شرف قبولیت عطا فرمائیے۔ ان کو ہدایت کے چراغ، رحم دل اور خوش خبریاں دینے والا بنائیے۔ اپنے دین، کتاب اور اہل اسلام کو ان کے ہاتھوں سے غلبہ عطا فرمائیے۔

برصغیر پاک وہند:

برصغیر پاک وہند میں ایک مرتبہ پھر سے جہاد کی چنگاری بھڑک اٹھی ہے تاکہ شاہراہ فتح کو ایک مرتبہ پھر سے روشن کرسکے الحمدللہ۔ یہ چنگاری ایسے نوجوانوں کے ہاتھوں بھڑکی ہے جن کو ہم صادقین میں سے شمار کرتے ہیں، جنھوں نے برصغیر میں پھر سے اسلامی شریعت کے غلبے کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردیا ہے۔ تاکہ برصغیر کے مسلمانوں کو ہندوؤں اور ایسے لادین نظام ہائے حکومت کے جبر سے نکالا جاسکے جنھوں نے لاکھوں مسلمانوں کی

قربانیوں کو ضائع کیا، اسلامی سرزمینوں کو مغرب کے ہاتھوں فروخت کر دیا اور ان کو جدید مغربی صلیبی جنگ میں صلیبیوں کے لیے وقف کر دیا۔

اے اللہ! ان بھائیوں کی قربانیوں کو قبول فرمائیے۔ ان کی اپنی خصوصی نصرت سے مدد فرمائیے۔ ان کو صابر، ثابت قدم بنا دیجیے اور کفار پر ان کو فتح یاب فرمائیے۔

....

جزیرۃ العرب:

ایمان و حکمت کی سرزمین، فتوحات اور جہاد کی نصرتوں کی سرزمین، عزت و حمیت کی سرزمین 'یمن' میں اسلام کے شیر صفت رجال اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے امریکی وصفوی اتحاد کے خلاف ایک آہنی دیوار کی مانند کردار ادا کیا ہے۔

امریکہ ان پر فضا سے بم برساتا ہے تو زمین پر انہیں آل سعود اور خلیج کے شیوخ جیسے مرتد امریکی غلاموں اور اتحادیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اس کے باوجود وہ اپنے موقف پر مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں الحمدللہ۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہیں، امت کو شریعت محمدیہ علی صاحبہا السلام کے دفاع کے لیے تحریض دلا رہے ہیں، سرزمینِ حرمین پر قبضے کے خواب دیکھنے والے صفویوں کے منصوبوں کو غارت کر رہے ہیں، جدید خوارج کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے امت کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

اے اللہ! اپنی نصرت سے ان کی مدد فرمائیے۔ اپنی رضا اور محبت کی طرف ان کی رہنمائی فرمائیے۔ جزیرۃ العرب سے مشرکین کو نکالنے، جدید صفویوں کے مقاصد کو ناکام بنانے اور اس پاک سرزمین سے امریکی غلاموں کا صفایا کرنے میں ان کی مدد فرمائیے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: ذکر اللہ اور اطمینانِ قلب

۵۔ غیر اللہ سے دل پاک ہو:

الذی یکون قلبہ خالیا عما سوی اللہ۔ جس کا دل ماسوا اللہ سے خالی ہو۔ یعنی بیوی بچوں اور مال و دولت پر اللہ کی محبت غالب آجائے۔ جس کو جگر مراد آبادی نے کہا تھا

؎ میرا کمالِ عشق بس اتنا ہے اے جگر

وہ مجھ پر چھا گئے میں زمانہ پہ چھا گیا

اس کو خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ نے فرمایا اور ذکر کے وقت یہ شعر پڑھتے تھے

؎ دل مرا ہو جائے اِک میدانِ ھُو

تو ہی تو ہو تو ہی تو ہو تو ہی تو

اور مرے تن میں بجائے آب و گِل

دردِ دل ہو دردِ دل ہو دردِ دل

غیر سے بالکل ہی اٹھ جائے نظر

تو ہی تو آئے نظر دیکھوں جدھر

ترے جلوؤں کے آگے ہمت شرح و بیاں رکھ دی

زبان بے نگہ رکھ دی نگہِ بے زباں رکھ دی

جو کچھ ہو سارے عالم میں ذرہ ذرہ میں اللہ تعالیٰ نظر آئے۔ اگر اللہ مل جائے، دل باخدا ہو جائے تو آنکھیں بھی باخدا ہو جاتی ہیں۔ جیسا دل ہوتا ہے ویسی ہی آنکھ ہوتی ہے۔ ابو جہل کا دل خراب تھا اس لیے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمیز اور پہچان نہیں ہو سکی۔ اللہ والوں کو بھی پہچاننے کے لیے اللہ تعالیٰ دل میں بینائی اور بصیرت عطا کرتا ہے۔ بس اب دعا کیجیے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

"یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ اس دین پر فخر کرنا سیکھیں... ہماری آدھی بیماریوں کی جڑ یہ ہے... اس امت کے تنزل کی آدھی جڑ یہ ہے کہ اپنے دین پر اعتماد اٹھ گیا... اور بہت محنت سے وہ اعتماد اٹھایا گیا... اس میں بہت بڑا ہاتھ اس غلامی کے دور کا ہے... غلامی کے اثرات نسلوں تک رہتے ہیں باقی... ایٹم بم کے اثرات جس طرح ایک دفعہ ایٹم بم گر جائے تو وہ جینز میں منتقل ہوتے ہیں اثرات... اگلی نسلوں اور اُس سے اگلی نسلوں تک اُس کے اثرات جاتے ہیں... یہ غلامی اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے چیز ہے امتوں کے حق میں... جب کوئی غلام بن جائے تو پھر اُس کی نفسیات کے اندر، اُس کی اولادوں کی نفسیات کے اندر وہ غلامی رچ بس جاتی ہے... تو دین پر سے اعتماد ہماری نسلوں سے اٹھایا گیا... دو سو سال کی جو انگریز کی، فرنگی کی غلامی اس خطے میں رہی اور جو باقی خطوں میں کہیں فرانس کی، کہیں اٹلی کی، کہیں پرتگال کی اور کہیں سپین کی غلامی رہی... تو اس غلامی کے نتیجے میں دین پر سے اعتماد اٹھا اور کافروں کے طور طریقے اختیار کرنے کو فخر کا معیار جانا جانے لگا"...

استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

شام کا قضیہ، اسلام کا قضیہ ہے!

شیخ حمزہ بن اسامہ بن لادن حفظہ اللہ

ہماری محبوب اُمت کے نام!

شام میں ہمارے معزز لوگوں کے نام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اُن ابطال کے نام جنھوں نے طواغیت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور یہ اعلان کیا کہ یہ بیداری صرف اور صرف اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہے!

آپ نے اللہ کی راہ میں اپنی عزت اور عظمت کو حاصل کرنے کے لیے اپنا ہر قیمتی سے قیمتی متاع کو لٹا دیا اور ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں... آپ نے اپنے قلوب، اپنے قیمتی جانیں اور اپنی آنکھوں کی نور کو قربانی کے لیے پیش کر دیا... آپ کی حالت یہ ترجمانی ان الفاظ میں کی جاسکتی ہے:

مشکلات میری راہ میں آئیں تو اُن سے نبرد آزما ہوتا ہوں

باخبر اور صابر دل کے ساتھ

غموں کو دَور بھی گزر جائے گا

جس طرح خوشیوں کا دَور گزر گیا

کہ اس مختصر سی زندگی میں

وقت کا ایک سا رہنا ناممکن ہے

راہِ جہاد پر آپ کے صبر اور ثابت قدمی پر دنیا ششدر و حیران ہے... آپ امت مسلمہ کی عظیم تاریخ میں ایک سنہرا باب لکھ رہے ہیں... آپ کا صبر اہلِ جہاد کے لیے ایک استعارہ، آپ کا عزم قابل تقلید ہے اور آپ کی بہادری سیکھنے کے لائق ہے... دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے...

جہاد اور رباط کی سرزمین شام میں موجود ہمارے محبوب بھائیو! ہم آپ کے ساتھ ہیں... ہم آپ کی حمایت کرتے ہیں... ہم ظالم طاغوت کا تختہ اُلٹنے، غاصبوں کو نکالنے اور اللہ وحدہ لاشریک کی شریعت کی حکمرانی قائم کرنے کے لیے آپ کے جہاد میں آپ کے ساتھ ہیں... ہم آپ کے ساتھ ہیں... آپ کی خوشی ہمارے لیے باعث مسرت ہے، آپ کی خوشی سے ہمارے دل بھی مسرور ہوتے ہیں اور آپ کی کامیابیاں اور فتوحات ہمارے دلوں کو سکون سے بھر دیتی اور چہروں پر مسکراہٹ بکھیر دیتی ہیں...

ہم آپ کے ساتھ ہیں........ آپ کی تکالیف ہمیں بے چین کیے دیتی ہیں... آپ کی غموں سے ہمارے قلوب 'خون کے آنسو روتے ہیں... اور آپ کی یہ حالت دیکھ کر ہمارے آنکھوں کے لیے آنسوؤں کو روکنا ممکن نہیں ہو پاتا... ہم ہمیشہ اللہ رب العزت سے آپ کے لیے راحت، فتح و نصرت، حمایت اور اس کی جانب سے خصوصی مدد کی دعا کرتے رہتے ہیں...

پس آپ صبر اختیار کیجیے تاکہ اللہ آپ کو فتح یاب کرے... اپنے عزائم کو مضبوط کیجیے تاکہ اللہ آپ کو ثابت قدمی سے نوازے...

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّھُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِـيْمًا (النساء ۱۰۴)

"اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو تو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم خدا سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور خدا سب کچھ جانتا (اور) بڑے حکمت والا ہے"...

جب تک آپ احکاماتِ قرآن وسنت کو صبر اور ثابت قدمی تھامے رہیں گے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جنت کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے ان شاء اللہ...

پس دل برداشتہ نہ ہوں اور نہ ہی غم کیجیے... آدھا حل کسی بھی صورت میں قبول مت کیجیے اور نہ ہی منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی بیچ میں رک جایئے... اس سے اور کچھ حاصل نہ ہو گا سوائے یہ کہ آپ کی عظیم قربانیوں کا ضیاع اور اس عظیم انقلاب کا خاتمہ... اپنے معاملات کو آخرت کے حساب سے دیکھیے اس سے مشکلات کی شدت آپ کو کم محسوس ہو گی...

جب پریشانیاں بڑھ جائیں تو صبر کے راستے پر گھبرانا نہیں

کہ آج آپ کا صبر تلخ محسوس ہو رہا ہے لیکن کل کو شیریں ہو گا

کتنے ہی تھے جنھوں نے اپنے صبر سے وقت پر قابو پالیا، اور وہ کچھ حاصل کیا جس کی وہ تمنا کرتے تھے

شام میں موجود میرے مجاہد بھائیو!

اے وہ کہ جنھوں نے اپنے دین کا دفاع کیا، اپنے لوگوں کا دفاع کیا اور اس کی خاطر اپنے بھائیوں اور پیاروں کی قربانی دی!

اے وہ کہ جنھوں نے قیدی بھائیوں اور بہنوں کو رہائی دلائی!

اے وہ کہ جنھوں نے اپنے لوگوں کو سختیوں میں راحت پہنچائی!

اے وہ کہ جنھوں نے حصار توڑ ڈالے!

میں آپ کی علو مرتبی کو پیش نظر رکھ کر پیار بھری معروضات پیش کر رہا ہوں!

عرض تو یہی ہے کہ اللہ کے حکم کی تابع داری کیجیے!

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو"

علمائے حق اور شیوخ الجہاد کی رہنمائی میں چلیے جو بہر طور آپ کی بھلائی چاہتے ہیں...

میرے محبوب مجاہد بھائیو! مہاجر کیمپوں میں محصور کیے گئے ضعیف مرد اور خواتین کی جانب بھی توجہ دیجیے... ان کیمپوں کی خستہ حالی آپ کو اپنی ذمہ داری کے بڑھ جانے کا احساس دلا رہی ہے... مہاجرین کے خیمے پکار رہے ہیں کہ یہاں بے رحم بھوک ہے، یہاں ہڈیوں میں اترنے والی سردی ہے اور یہاں زندگی بہت ہی کٹھن ہے...

یہ صورت حال بتا رہی ہے کہ اگر ظالم طواغیت سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے تو مجھے یہ صعوبتیں سہنی ہوں گی... یہ سختیاں تو اللہ تعالیٰ کی شریعت کے غلبے کے لیے ہیں... میری تنگیاں تو اسی امید سے کم ہوں گی کہ تم یہاں بسنے والوں کی اچھی زندگی کے لیے جدوجہد کر رہے ہو... پس میرے بھائیو! اس امر میں کسی قسم کی کوتاہی مت کیجیے...

جہاں تک شفقت واخلاص کے ساتھ آپ کو خبردار کرنے کا تعلق ہے تو اس متعلق عرض ہے کہ آج آپ جو معرکہ لڑ رہے ہیں وہ انتہائی اہم اور نتیجہ خیز اثرات کا حامل ہے... آپ کا دشمن آپ کو دھوکہ دینے، آپ کی صفوں اور طاقت کو توڑنے اور آپ کے درمیان تفریق و تقسیم کے بیج بو کر آپ کو ختم کرنے کے لیے انتہائی ہوشیاری سے دن رات کوششوں میں لگا ہوا ہے... تاکہ پھر وہ ایک ایک کرکے آپ کو لقمہ بنائے... ان حالات میں آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ انتہائی محتاط ہو کر اور دیکھ بھال کر قدم اٹھائیں کریں اور اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی اس کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھام لیں... اور دشمنوں کی جانب سے شروع کیے گئے مختلف قسم کی مذاکراتی مکر سے دور رہیں کہ محض سراب کے سوا یہ کچھ نہیں...

ہم دیکھتے ہیں کہ ظالم اور قابض قاتل، جس کے ہاتھ ہماری عورتوں اور بچوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں، جو آپ کو روزانہ بے دردی سے قتل کرتا ہے اگلے دن وہ ایک مسیحا کے روپ میں کسی زخمی کی مدد کرتے ہوئے اور امن کی دہائی دیتے ہوئے نمودار ہوتا ہے... کیسا امن؟ یہ وہ دشمن ہے جس نے گھروں کو ان کے مکینوں سمیت تباہ کر دیا اور شہروں کو اس کے باسیوں سمیت کھنڈرات میں تبدیل کر دیا... تو کیسا امن؟ کہ اسی دشمن نے بشار کو اب تک طاقت میں رکھا ہوا ہے، اس کو گرنے سے بچایا ہوا ہے اور مسلسل رافضی قابضوں کی پشت پناہی کر رہا ہے تاکہ آپ کے مجاہد دستے کہیں دمشق پر قابض نہ ہو جائیں...

عالمی نظام اور مشرق و مغرب کے حکومتیں اگر آج آپ کے خلاف صف آرا ہیں تو اسی وجہ سے ہیں کہ آپ کا مقصد ایک خالص شرعی حکومت کا قیام ہے... انہوں نے آپ کو دھوکہ دینے کے لیے مختلف طریقے خود میں بانٹ رکھے ہیں... ان میں سے کسی کی بھی ہرگز اطاعت مت کریں کہ وہ صریح دھوکے باز ہیں... ان کی ہرگز اطاعت مت کریں کہ وہ مجرم ہیں... ان کی ہرگز بات مت مانیے کہ وہ سرکش کافر ہیں جو ہر معاہدہ اور وعدہ توڑنے کی تاریخ رکھتے ہیں... قرآن کریم کی ان مبارک آیات پر غور کیجیے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ O بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ O سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ O وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ اِذْ تَحُسُّوْنَھُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ۭ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْھُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَي الْمُؤْمِنِيْنَ (ال عمران ۱۴۹-۱۵۲)

''مومنو! اگر تم کافروں کا کہا مان لو گے تو وہ تم کو الٹے پاؤں پھیر (کر مرتد کر) دیں گے پھر تم بڑے خسارے میں پڑ جاؤ گے... (یہ تمہارے مددگار نہیں) بلکہ اللہ تمہارا مددگار ہے اور سب سے بہتر مددگار ہے... ہم عنقریب کافروں کے دلوں میں تمہارا رعب بٹھا دیں گے کیونکہ یہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں جس کی اس نے کوئی بھی دلیل نازل نہیں کی ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہ ظالموں کا بہت برا ٹھکانہ ہے... اور اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا (یعنی) اس وقت جب کہ تم کافروں کو اس کے حکم سے قتل کر رہے تھے یہاں تک کہ جو تم چاہتے تھے اللہ نے تم کو دکھا دیا اس کے بعد تم نے ہمت ہار دی اور حکم (پیغمبر) میں جھگڑا کرنے لگے اور اس کی نافرمانی کی بعض تو تم میں سے دنیا کے خواستگار تھے اور بعض آخرت کے طالب اس وقت اللہ نے تم کو ان (کے مقابلے) سے پھیر (کر بھگا) دیا تاکہ تمہاری آزمائش کرے اور اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور اللہ مومنوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے''...

یہ مبارک آیات واضح طور پر بتا رہی ہیں کہ موقع مکمل آپ کے ہاتھ میں ہے اور اس موقع سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ یہی ہے کہ کفار اور ان کی اتحادیوں کی شروع کردہ چکروں سے منہ موڑ لیجیے اور ان کے خلاف اپنے دفاع میں لگے رہیے... صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ کو ہی اپنا رفیق بنائیے... اگر آپ ایسا کریں گے تو اللہ آپ کے دشمن کے دلوں میں آپ کا رعب ڈال دیں گے اور آپ کو فتح سے نواز کر اپنا وعدہ پورا فرمائیں گے...

ہماری محبوب سرزمین شام میں موجود بھائیو! ہمیں فخر ہے کہ ہم عزت کو جہاد میں ڈھونڈتے ہیں... ہمیں امریکہ اور روس کی دشمنی پر فخر ہونا چاہیے کہ وہ آج کے دور کے فرعون ہیں... جو کوئی بھی ان کے خلاف کھڑا ہو گا اس کا حق بنتا ہے کہ وہ اس بات پر فخر کرے... جو کوئی بھی ان کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کو خود پر شرم آنی چاہیے... پس ہمیں مغرب سے بغض و نفرت پر فخر کرنا چاہئے... ہمیں اس بات پر پورا فخر ہے کہ

مغرب ہمیں دہشت گرد قرار دیتا ہے کہ یہ کوئی الزام نہیں بلکہ حقیقت میں ایک تمغہ ہے... پس ہم ان کفار کو غضب ناک کرنے پر مکمل مطمئن ہیں اور اس پر اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھتے ہیں ان شاءاللہ...

اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وَ لَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَ لَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ(التوبۃ:۱۲۰)

"اور جو کسی ایسی جگہ چلے جو کفار کے لیے موجب غیظ ہوا ہو اور دشمنوں کی جو خبر لی، ان سب پر ان کا (ایک ایک) نیک کام لکھا گیا... یقیناً اللہ تعالیٰ مخلصین کا اجر ضائع نہیں کرتا"...

اے میری محبوب امت! انڈونیشیا سے مغرب اسلامی تک میں موجود میرے محبوب مسلمان بھائیو! یہ جنگ صرف شام کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ جنگ تو خود اسلام کے خلاف جنگ ہے... دشمن نہیں چاہتا ہے کہ اسلام کا نظام کسی بھی حالت میں قائم ہو سکے... کفار اور ان کے رافضی اتحادی آج ہماری زمینوں کے چپے چپے پر قابض ہیں... عراق و یمن سے اس بابت پوچھئے وہ آپ کو بتادیں کہ صورت حال کیسی ہے... جب کہ جہاد و رباط کی سرزمین شام میں یہ اتحاد 'اہلِ اسلام کو ختم کرنے میں اپنی پوری طاقت لگائے ہوئے ہے اور اب اس کی نظریں سرزمین حرمین پر ہیں...

پس تمام مسلمانوں کو شانے سے شانہ ملا کر اہلِ شام کی ہر قسم کی نصرت، مدد و حمایت کرنی چاہئے تاکہ وہ اس قابل ہو سکیں کہ اس عالمی صلیبی ورافضی جارحیت کو روک سکیں... امت مسلمہ کا تمام ہی جسم مجروح ہے، خصوصاً سرزمین شام کا گھاؤ تو بہت ہی گہرا ہو چکا ہے اور فوری علاج کا طالب ہے... اگر ہم نے اس زخم کا علاج کر لیا تو ہم بقیہ جسم کا بھی علاج کر لیں گے... لیکن اگر ہم نے اس کو نظر انداز کیا تو ہم پھر شاید اس زخمی جسم کا بھی علاج نہ کر پائیں...

اس سے پہلے کے بہت دیر ہو جائے، سرزمین شام کے معاملے میں ہمیں منظم و مربوط انداز میں فوری طور پر متحرک ہو جانا چاہیے... ہم چاہتے ہیں کہ شام ظالم طواغیت پر فتح یاب ہو کر سامنے آئے... ہم اس پر شریعت مطہرہ کی مبارک حکمرانی چاہتے ہیں... ہم اہل شام کو عزت و عظمت سے زندگی گزارتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں... ہم چاہتے ہیں کہ القدس کی آزادی کے لیے سرزمین شام سے مجاہدین کے لشکر نکلیں ان شاءاللہ... بجائے اس کے کہ شام بھی خدانخواستہ ایک دوسرا فلسطین بن جائے...

میرے مسلمان بھائیو! اس طرح امید اور خوف کا سامنا کرتے ہوئے مجاہدین آپ کی مدد اور ہمدردی کے سب سے زیادہ محتاج ہیں... تاکہ وہ اپنے اس مقدس منزل کی جانب سفر جاری رکھ سکیں...

اے مسلمانو! "تمام مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں" کے معنیٰ کو سمجھو، اسلامی بھائی چارے کے معنیٰ کو سمجھو...

تمہارے بھائی بھوک سے مر جائیں اور تم مطمئن بیٹھے رہو گے؟

تمہارے بھائی حالت خوف میں رہیں اور تم مطمئن زندگی گزارو گے؟

ان کے لیے تمہاری مدد کی مثال آکسیجن کی مانند ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے اور تمہارا ان کی نصرت میں نکلنا اس پرورش کی مانند ہے جس کے بغیر وہ نشوونما نہیں کر سکتے... پس اس آکسیجن اور پرورش کو ختم مت کیجیے... سرزمین شام کے جہاد میں آپ کی شرکت آپ کے لیے باعث رحمت ہو گی... سرزمین شام کے جہاد میں ہر چیز کا اجر عظیم ہے...

ایک نوجوان مسلمان، اگرچہ کہ وہ ان میں سے ہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، وہ سرزمین شام پہنچ کر ایک مجاہد، مہاجر اور بطل بن جاتا ہے اور اگر اللہ کی مرضی شامل رہی تو وہ شہید کا درجہ بھی پالے... سرزمین شام کی نصرت میں بولا گیا ایک لفظ بھی معمولی نہیں ہے... یہ حق کی آواز ہے ... شاید ان کی نصرت میں ایک ٹویٹ بھی آخرت میں آپ کے لیے اجر کا سبب بن جائے... سرزمین شام کی نصرت میں خرچ کیا جانے والے ایک درہم بھی عظیم اجر رکھتا ہے... یہ درہم جو قیامت کے دن اپنے خرچ کرنے والے کے دفاع میں کھڑا ہو گا...

پس ہر مسلمان جو ایک اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو ضرور شام میں اپنے بھائیوں کی نصرت کرنی چاہئے، چاہے یہ نصرت کسی بھی شکل میں کیوں نہ ہو...

اے شباب الاسلام! شریعت یا شہادت کو اپنا شعار بنالو!

اے اللہ! شام میں ہمارے بھائیوں کا حامی اور مددگار بن جایئے...

واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثرالناس لایعلمون

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

"میرے محترم و محبوب علمائے کرام! اب وقت آگیا ہے کہ اللہ کے دین کی سربلندی اور اس خطے کو تباہی سے بچانے کے لیے یہ قوت بروئے کار لائی جائے ...قدم بڑھایئے، قوم کی رہ نمائی کیجیے، شریعت کی روشنی میں ایک واضح لائحہ عمل دیجیے...ان شاءاللہ اس ملک کے عوام آپ کے ساتھ ہوں گے اور آپ اپنے مجاہد بیٹوں کو بھی ہر قدم پر اپنا دست و بازو پائیں گے...ابھی کچھ عرصہ قبل ہی آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ اس قوم نے گستاخانہ فلم کے خلاف احتجاج کے موقع پر کس طرح ایک دن میں بیس سے زائد جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور اپنی نبی علیہ صلوۃ اللہ وتسلیمہ کی محبت سے سرشار ہو کر ہر قربانی دینے کے لیے نکل آئی"۔

استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

برما... عمل کی پکار

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ، ترجمان جماعۃ قاعدۃ الجہاد بر صغیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم

پاکستان، بنگلہ دیش، کشمیر اور بھارت میں موجود میرے انتہائی عزیز مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امتِ مسلمہ لہولہان ہے، زخم زخم ہے اور ہر زخم آج پہلے سے زیادہ رِس رہا ہے... میانمار کے مسلمانوں پر بھیانک مظالم کی خبریں آپ تک بھی پہنچ رہی ہیں کہ کیسے بے شمار مسلمانوں کو ذبح کیا گیا، جلایا گیا، لاکھوں کی تعداد میں اُنہیں گھروں سے نکال کر سمندر میں دھکیلا گیا اور پیچھے اُن کے گھروں اور قصبوں کو آگ لگائی گئی... یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ پچھلے کئی سالوں سے دنیا ان مظالم کا تماشا دیکھ رہی ہے... اِن مسلمانوں کا جرم کیا ہے؟ اِن کا جرم بس یہ ہے کہ یہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور اُس امت سے اِن کا تعلق ہے کہ جس سے میں اور آپ بھی اپنے آپ کو منسوب کرتے ہیں...

میرے عزیز بھائیو!

میانمار اور کشمیر سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم 'عالمی ضمیر نامی بے ضمیر شیاطین کو مخاطب نہیں ہیں... یہ سب شیاطین اور یہ سب قوتیں تو خود ان مظالم میں برابر کی شریک ہیں... یہ واقعات مجھ سے اور آپ سے مخاطب ہیں، یہ اللہ کی مشیت سے ہر اُس شخص کو جھنجوڑنے اور اُس پر حجت قائم کرنے کے لیے ہیں جو کلمہ توحید پڑھتا ہے... ہم میں سے ہر شخص کو اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے، ہم چاہیں یا نا چاہیں، تیاری کریں یا نا کریں، بس مرنے کی دیر ہے، ہر ایک کو اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا... اور تب پھر میڈیا کی رپورٹیں، ٹی وی چینلوں کے مناظر، انٹرنیٹ کے صفحات اور اخبارات کی سرخیاں ... یہ سب گواہ بنیں گی، یہ گواہی دیں گی کہ تمہارے کانوں تک یہ خبریں پہنچ چکی تھیں، آنکھوں نے یہ تمام مناظر دیکھ لیے تھے، پھر تم نے کیا کیا تھا؟ کیا تم نے وہ ذمہ داری نبھائی تھی کہ جس کے لیے تمہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا؟ یا خود غرض اور دنیا کا غلام بن کر اپنی ہی دنیا میں تم مگن رہے؟

میرے بھائیو!

ہم تھوڑا سا سوچیں کہ دنیا کی کسی اور قوم اور عالم کفر کے حصے میں کشمیر، میانمار اور فلسطین جیسے زخم نہیں ہیں... اسلامی ترکستان 'جس پر چین کا قبضہ ہے اور 'سنکیانگ' کے نام سے جو جانا جاتا ہے... اسی طرح افغانستان، شیشان، حلب اور فلوجہ جیسے زخم صرف امتِ مسلمہ ہی کے دامن میں کیوں ہیں؟ دنیا کی تمام اقوام جیسے چاہیں اپنی زندگی گزارتی ہیں، یہ ہمارا دین ہی مغلوب کیوں اور اس کے ماننے والے ہم مسلمان اس قدر مظلوم کیوں ہیں؟ اس سب کا سبب کیا ہے؟ اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک کلام بڑے واضح انداز میں یہ سبب بیان کرتا ہے یہ سبب دنیا کی محبت ہے! اللہ کی عبادت چھوڑ کر دنیا کی پرستش ہی اس کی وجہ ہے... اور دنیا کی عبادت کا مظہر، اس دنیا داری کی علامت اور اس کا واضح نتیجہ جہاد فی سبیل اللہ کا چھوڑنا ہے!

میرے عزیزو! اس سبب کو آنکھیں بند کرکے اگر ہم قبول نہ کریں اور پھر اس کی ہم اصلاح نہ کریں بلکہ اس کی بجائے دیگر نتائج کو اسباب بتانے پر ہم مُصر رہیں تو یہ خود فریبی اور حقائق سے فرار ہوگا! اور اس کی سزا اللہ کی پکڑ ہے! اللہ رب العزت قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

کہ تمہیں ماں باپ، بیوی بچے، تجارت اور گھر بار 'اللہ رب العزت، اُس کے رسول اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر اللہ کی پکڑ کا انتظار کرو!

فَتَرَبَّصُواْ حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

"پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ، اللہ کا امر آجائے اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اذا تبایعتم بالعینة، وأخذتم أذناب البقر، ورضیتم بالزرع، وترکتم الجهاد، سلط الله علیکم ذلا لا ینزعه حتی ترجعوا الی دینکم، سلط الله علیکم ذلا لا ینزعه حتی ترجعوا الی دینکم، سلط الله علیکم ذلا لا ینزعه حتی ترجعوا الی دینکم

"جب تم سودی کاروبار کرنے لگو گے، گائے کی دُم جب تم پکڑو گے اور کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے (یعنی دنیا دار جب تم بنو گے) اور جہاد جب تم چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط فرمائیں گے، یہ ذلت اُس وقت تک ہوگی جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں لوٹو گے"۔

ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

یوشك الأمم أن تداعى علیكم كما تداعى الأكلة إلى قصعتها۔ فقال قائل: ومن قلة نحن یومئذ؟ قال: بل أنتم یومئذ كثیر، ولكنكم غثاء كغثاء السیل، ولینزعن الله من صدور عدوكم المهابة منكم !!

ولیقذفن اللہ فی قلوبکم الوھن فقال قائل : یا رسول اللہ! وما الوھن؟

قال: حب الدنیا و کراھیۃ الموت!

''تم پر عالمی کفر ٹوٹ پڑے گا ایسے جیسے بھوکے دستر خوان پر بھوکے ٹوٹ پڑتے ہیں۔ پوچھا گیا کہ کیا ہماری تعداد اُس وقت کم ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ تم اُس وقت بہت زیادہ ہوگے مگر تمہاری مثال سیلاب کے جھاگ جیسی ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب اٹھادیں گے اور تمہارے دلوں میں وھن ڈال دیں گے۔ پوچھا گیا کہ وھن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت!''۔

آج اسلام اور اہلِ اسلام کی اس مغلوبیت کی حالت میں ہماری شرعی ذمہ داریاں کیا بنتی ہیں؟اِن جیسے موضوعات پر اول تو بات ہی نہیں کی جاتی، دنیا اور اُس کے بکھیڑوں سے فرصت ہی کہاں ہے کہ اِن موضوعات پر سوچا جائے...خود غرضی اور دنیا پرستی نے دل اور ذہن کو اندھا جو کیا ہے... لیکن اگر کہیں ان موضوعات کو وقت دیا جاتا ہے، تجزیات پیش کیے جاتے ہیں، تبصرے اگر کیے جاتے ہیں تو ان تمام تر تبصروں، تجزیوں اور تجویز کردہ راستوں میں دنیا کی چاہت اور موت سے فرار کا عنصر مستقل طور پر واضح نظر آتا ہے!الا یہ کہ جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرے... اللہ پاک ہم سب پر رحم فرمائے، آمین۔

ہمارا تو حال یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ امت کے یہ مسائل حل ہوں، اسلام غالب ہو اور کفر مغلوب ہو لیکن اس میں ہماری جان اور مال قربان نہ ہو...گھر، اولاد اور وطن کی قربانی تو دور کی بات ہے، روزانہ کے معمول تک میں بھی خلل ہم سے برداشت نہیں ہے! یہی وجہ ہے کہ پھر جمہوری کھیل تماشوں میں لگ کر دین کے بنیادی اصولوں تک پر سمجھوتہ کرنے اور ''عالمی ضمیر'' کے نام پر عالمی کفر سے امن کی بھیک مانگنے جیسے گمراہی کے راستوں پر چلنا کہ ہم اِن مسائل کا علاج بتاتے ہیں، خود فریبی اور حقائق سے آنکھیں چرانے کا کوئی ایک راستہ نہیں بلکہ بھانت بھانت کی بولیاں ہیں کہ جو بولی جاتی ہیں، نت نئے راستے ہیں کہ جن کی طرف دعوت دی جاتی ہے...

لیکن اگر آنکھیں چرائی جاتی ہیں، کنی کترایا جاتا ہے تو وہ جہاد اور قتال کے اُس راستے سے کہ جو ذلت اور رسوائی سے نجات کا راستہ ہے... اُس عبادت سے ہم بھاگتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے کتب علیکم القتال فرما کر فرض قرار دیا ہے! یہ حقیقت ہے کہ جہاد ہی میں دین کا احیا اور حفاظت، امت کی زندگی اور عزت اور دنیا بھر کے مظلوموں کی مدد اور نصرت اللہ نے رکھی ہے! یہی جہاد کی عبادت ہے کہ قرآن کی سیکڑوں آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اس کی فرضیت اور اہمیت بتاتی ہے!

برصغیر کے میرے عزیز مسلمان بھائیو!

دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی نصرت اور اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضی سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے ... یہ راستہ واضح، سیدھا اور صاف ستھرا ہے... یہ اللہ کے سامنے جھکنے کا راستہ ہے... دنیا کی عبادت چھوڑ کر خالص اللہ کی عبادت ہم کریں اور زندگی کے ہر معاملے میں اللہ کی شریعت پر ہم عمل کرنے والے بن جائیں... پھر اسی شریعت کا تقاضا اور مطالبہ ہے کہ میدان جہاد میں اترا جائے اور قافلۂ جہاد کے ساتھ ہم جڑ جائیں...ایسے قافلے کے ساتھ ہم جڑ جائیں جو جہاد فی سبیل اللہ کو کفار کی غلام افواج اور حکومتوں کی اجازت کے ساتھ مشروط نہیں کرتا،ایسے مجاہدین کی مدد اور نصرت ہم اپنے اوپر لازم کر لیں جو مظلوموں کی نصرت،اللہ کی شریعت کا نفاذ اور اس شریعت کا اتباع اپنے جہاد کا مقصد اور ہدف سمجھتے ہوں... ہم نے دعوت و جہاد کے اس نبوی منہج کے مقابل دیگر تمام راستوں کو اگر خیر باد کہہ دیا تو ان شاء اللہ 'اللہ کی مدد اور نصرت دور نہیں ہے!

یہاں میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ہم اور آپ فرائض ادا کرنے کے مکلف ہیں،جب کہ فتح اور غلبہ 'یہ نتائج ہیں جو اللہ کے ہاتھ میں ہیں... ہم فرض ادا کرنے والے اگر بن جائیں تو یہ راستہ طویل ہو یا مختصر،اس کا ہر قدم منزل اور ہر موڑ کامیابی و کامرانی ہے ان شاء اللہ! انفرادی کامیابی جہاد کے اس رستے پر اخلاص نیت اور اتباع شریعت کے ساتھ مشروط ہے جب کہ اجتماعی طور پر ہم بطورِ قوم اور امت 'دعوتِ جہاد کے ساتھ اگر جُڑ گئے تو برصغیر کیا پوری دنیا میں عدل و انصاف کی اس صبح کے طلوع ہونے میں دیر نہیں لگے گی!

ایک عام مسلمان میانمار اور دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی کیا مدد کر سکتا ہے؟اس مدد کی کیا کیا صورتیں ہو سکتی ہیں؟اس پر ان شاء اللہ اگلے حلقے میں بات ہوگی... جزاکم اللہ خیرا... اللہ تعالیٰ ہماری مظلوم امت کی مدد فرمائے اور اللہ ہمیں اس راستے پر ڈالے جس پر چل کر اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور جس سے مظلوموں کی نصرت بھی ہو سکے، آمین

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

معرکہ ستمبر تمہاری کرتوتوں ہی کا نتیجہ تھا

خالد شیخ محمد (فک اللہ اسرہ) کا امریکی صدر اوباما کے نام خط

امت مسلمہ کے بطلِ جلیل خالد شیخ محمد (فک اللہ اسرہ) نے امریکی صدر اوباما کو یہ خط جنوری ۲۰۱۵ء میں لکھا۔ اِنہی مہینوں میں غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کے نتیجے میں سیکڑوں فلسطینی مسلمان خواتین بچے اور مرد شہید ہوئے۔

۸ جنوری ۲۰۱۵ء

خالد شیخ محمد

قیدی آئی ایس این ۱۰۰۲۴، گوانتاناموبے، کیوبا

واشنگٹن ڈی سی، ۲۰۳۵۵

بارک اوباما

۱۶۰۰ پنسلوینیاء ایونیو این ڈبلیو

واشنگٹن ڈی سی، ۲۰۵۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قیدی خالد شیخ محمد (فک اللہ اسرہ) کی جانب سے خط

عالم کفر کے سرغنہ اور ظلم و استبداد کی سردار ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے صدر بارک اوباما کے نام

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَ لَا تُجَادِلُوۡۤا اَهۡلَ الۡكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ ٭ۖ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡهُمۡ (العنکبوت:۴۶)

”اور اہل کتاب کے ساتھ بحث و مباحثہ نہ کرو مگر اس طریقہ پر جو عمدہ ہو مگر ان کے ساتھ جو ان میں ظالم ہیں“۔

میں تمہیں آخر الذکر گروہ یعنی ظالموں میں شمار کرتا ہوں۔

میں تمہیں یہ خط لکھ رہا ہوں تاکہ تم اس کو پڑھو، سمجھو اور اس پر غور کرنے کی کوشش کرو اگر تم ایک عقل مند اور آزاد صدر کی حیثیت رکھتے ہو اور اگر اپنے فیصلوں میں خودمختار ہو (جو کہ میرے خیال میں بالکل بھی نہیں ہو)۔ میں تمہیں یہ خط ذاتی حیثیت سے بالکل نہیں لکھ رہا کیونکہ میں تمہیں اس قابل ہی نہیں سمجھتا۔

تمہارے ہاتھ اب بھی غزہ میں قتل ہونے والے ہمارے بہن بھائیوں کے خون سے تر ہیں۔ رمضان المبارک کے اس مہینے میں وزیرستان، یمن، عراق، لیبیا، افغانستان، صومالیہ اور دیگر علاقوں میں اگر ہم تمہارے فوجی اور ڈرون حملوں کو نظر انداز بھی کر دیں تو صرف غزہ میں ان ایام کے دوران ۴۹۵ سے زائد بچوں اور ۲۵۳ عورتوں سے زائد عورتوں سمیت ۲۱۰۰ کے قریب عام مسلمان شہری شہید ہوئے۔

امریکی صدر اور صدارت:

امریکہ یا کسی بھی دوسرے مغربی ملک کا صدر بننے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اخلاقیات سے عاری ہو، نفاق و مکر میں یکتا ہو اور کذب زبانی میں خصوصی مہارت و تجربہ رکھتا ہو۔ اس میں اپنے سامعین اور پوری قوم کو دھوکہ دینے کی پوری صلاحیت ہو۔ اس جمہوری نظام میں اس کی ان خاص صلاحیتوں (یعنی کذب بیانی اور دھوکہ دہی) کو جانچنے کا پہلا مرحلہ اس کی انتخابی مہم ہوتی ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو گیا تو پھر اس کے بعد وہ اپنی صلاحیتوں کو اوول آفس میں بیٹھ کر دنیا بھر میں آزماتا پھرے گا۔

صدر کے سٹاف (یعنی سینٹ اور کانگرس کے اراکین) میں دیگر حضرات میں سے بھی اکثریت اسی قسم کے مکروہ صلاحیتوں کی حامل ہوتی ہے لیکن ہر کوئی اپنی ان صلاحیتوں کو اپنی الیکشن مہم کے دوران اپنے مالی معاون کی مفادات کے لیے بھرپور استعمال کرتا ہے۔ اگر اس کی مہم میں مالی تعاون کسی تجارتی شخصیت نے کیا ہو تو وہ تمام ایسے اقدامات کی حمایت کرے گا جو اس کے مالی پشت پناہوں کے مفاد میں ہوں۔ اگر اس کے دوستوں میں بلیک واٹر اور ہال برٹن یا دیگر اسلحہ ساز اداروں کے ذمہ داران شامل ہوں تو وہ اپنی پوری کوشش کرے گا کہ امریکی فوج، ڈیپارٹمنٹ آف ڈیفنس کو زیادہ سے زیادہ جنگوں میں الجھادے۔ اور آخر میں پوری حکومتی انتظامیہ کو کرائے کے ٹٹوؤں پر مشتمل ان لوگوں سے بھر اجاتا ہے جو عام پبلک کی قیمت پر اپنے اپنے مالی مددگاروں کے مفادات کے تحفظ میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ آخر میں اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ غریب 'غریب تر اور امیر 'امیر تر بنتا جاتا ہے۔ ملک قرضوں میں ڈوبتا چلا جاتا ہے اور قوم ہلاک ہو جاتی ہے۔

تم سے پہلے آنے والوں کی دھوکہ بازی اور فریب کی چند جھلکیاں درج ذیل ہیں:

1. جانسن انتظامیہ اور پنٹاگان نے امریکی عوام کو دھوکہ دیتے ہوئے ان کو ویت نام کی جنگ میں دھکیلا جس میں ۵۸۰۰۰ امریکی اور لاکھوں کی تعداد میں ویت نامی جانوں کا ضیاع ہوا اور آخر میں ذلت آمیز شکست امریکہ کا مقدر رہی۔

2. نکسن واٹر گیٹ اسکینڈل نے تمہاری حقیقی جمہوری اور سیاسی طاقت کے چہرے سے نقاب نوچ پھینکا۔

3. ۱۹۸۱ء میں امریکہ نے سلواڈور کی فوج کو ایل موزوتی کے سیکڑوں بے گناہ لوگوں کو قتل کرنے کے لیے تربیت دی۔

4. ۱۹۸۵ء میں امریکہ نے اسرائیل سے ایران کی جانب اسلحہ کی ترسیل کی منظوری دی تاکہ قیدیوں کو رہا کیا جاسکے۔

5. ۱۹۸۰ء کی دہائی میں جس وقت ریگن 'نکاراگون کونترا کی حمایت کررہا تھا تو اس نے لاطینی امریکہ میں ایک گندی جنگ کا آغاز کیا۔ اس ملک کو درجہ بدرجہ تباہ کیا گیا جو شاید اب اپنے پاؤں کبھی بھی کھڑا نہ ہوسکے۔ پھر ایک ظالم اور طاقت ور سپر پاور کی جانب سے اس دہشت گردانہ حملے کے بعد اِس ملک کے خلاف شدید ترین معاشی وار کیے گئے جن کو اتنا چھوٹا سا ملک کیسے برداشت کرسکتا تھا۔

تمہارے دفتر تک کوئی بھی اپنے بل بوتے پر نہیں پہنچ سکتا اور نہ عوام کی مرضی سے وہاں کوئی پہنچتا ہے۔ تمہارے دفتر کی چابیاں تو بڑے بڑے تاجروں، لابیز اور پریشر گروپوں کے پاس ہیں جنہوں نے میڈیا کے بڑے حصے پر بھی قبضہ کررکھا ہے جس کے ذریعے وہ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور تمہاری انتخابی مہم کے لیے رقم فراہم کرتے ہیں۔

انتخابات میں تمہاری کامیابی سے قبل تمہارے بارے میں امریکی عوام کی اکثریت کا خیال تھا کہ تم ایک مختلف النوع پس منظر کے حامل ہونے کے وجہ سے ایک ذہین قانون دان ہو۔ لیکن جو کوئی بھی ایک مرتبہ قصرابیض کے اوول آفس میں داخل ہو کر کرسی صادرت پر بیٹھتا ہے تو اس کو اپنے تمام وعدے اور اصول بھلانے پڑتے ہیں اور لامحالہ ان آقاؤں کے مفادات کے لیے کام کرنا پڑتا ہے جنہوں نے اُسے وہاں تک پہنچانے کے لیے اپنا سرمایہ لگایا ہوتا ہے۔ اگر وہ ان طاقتوں کی مدد کے بغیر عوام کی طاقت سے الیکشن جیتتا ہے تو اس کو سینٹ اور قصر ابیض میں موجود غنڈوں، تاجروں، لابیز اور پریشر گروپس کے ذریعے سے جکڑا جاتا ہے۔ اگر پھر بھی وہ ایک ذہین اٹارنی ہے، اور انسانی قدروں اور حقوق کا احترام کرتا ہے تو تب بھی وہ اپنے دشمن کو بغیر کسی احتساب کے قتل کرکے اس کی لاش کو اس کی خاندان والوں کو دے کر احترام سے دفن کرنے کی بجائے سمندر میں پھینک دیتا ہے۔ وہ لوگوں کو بغیر کسی وجہ کے قید میں رکھتا ہے، تاریک قید خانوں اور خفیہ عقوبت خانوں میں لوگوں کو تعذیب کا نشانہ بنانے والوں کو تحفظ دیتا ہے، لاتعداد لوگوں کو گرفتار کرتا ہے اور ان یہود کی حفاظت کرتا ہے جو دفاع کے نام پر انتہائی بے شرمی سے بے گناہ لوگوں کا قتل عام کررہے ہیں۔

پرانے اور نئے ناکام منصوبے:

ساتویں صدی میں مکہ میں اسلام کا سورج کے طلوع ہونے سے اب تک اسلامی امت کے دشمنوں کے سرداروں نے کبھی بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کو ایک لمحے کے لیے بھی نہیں روکا ہے۔ تم، تمہارا ملک اور تمہارے دوست واتحادی 'امتِ اسلام کے خلاف جو کچھ کررہے ہیں وہ ہرگز کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ اس کا سلسلہ ماضی میں یورپ کے نوآبادیاتی دور، صلیبی جنگوں کے تاریک دور اور تمہارے جد امجد بازنطینی سلطنت سے جاملتا ہے۔ تم درحقیقت اپنے آبا یعنی مدینہ کے یہود اور مکہ کے مشرک کفار کے منصوبوں کو ہی چلا رہے ہو۔ آج اسرائیل 'مدینہ کے یہود کی جگہ سنبھالے ہوئے ہے جب کہ مکہ کے قریش کی جگہ آل سعود کا بادشاہ، اردن کا قریشی بادشاہ، متحدہ عرب امارات کے حکمران اور تمہارا نیا کرائے کے قاتل سیسی نے لی ہوئی ہے۔ جس نے تمہارے اشارے پر مصر میں بغاوت کی اور جس کو تم نے اسلحے اور وسائل کی ترسیل جاری رکھی ہوئی ہے۔ لیکن جس طرح مدینہ کے یہود اور مکہ کے قریش کے منصوبے ناکام ہوئے اسی طرح جلد ہی تمہارے یہ منصوبے بھی خاک میں ملنے والے ہیں۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (الفاطر: ۴۳)

"اور بری چال کا وبال اس کے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے"۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ (الانفال: ۳۶)

" جو لوگ کافر ہیں اپنا، مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا۔ اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے"۔

کیا یہ حق ہے یا باطل؟

اس جنگ میں حق اور باطل کے مابین فرق جاننے کے لیے خود سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھو:

- کیا یہ حق تھا یا سراسر باطل کہ جب تمہاری حکومت نے گوانتانامو بے میں قید لیبیا کے مجاہد ابن شیخ اللیبیؒ کو پہلے مصر کے آمر حسنی مبارک کے حوالے کیا اور پھر وہاں سے اُنہیں آمر قذافی کے حوالے کیا گیا تاکہ ان کو تعذیب کا نشانہ بنا کر قتل کیا جاسکے؟

- کیا یہ حق تھا یا صریح باطل کہ جب تمہاری حکومت نے کینیڈین نژاد شامی مسافر ماہر عرار کو تمہارے سابقہ اتحادی بشارالاسد کے حوالے کیا تاکہ اُنہیں تشدد کا نشانہ بنا سکے؟
- کیا یہ حق تھا یا باطل کہ جب تمہارے ڈرون طیاروں نے یمن میں انورالعولقیؒ کے ۱۶ سال کے بیٹے کو قتل کیا؟
- تمہاری حکومت نے جو کچھ ابو غریب جیل میں کیا وہ سب حق تھا یا سراسر ظلم؟ اور تم نے اپنے سپاہیوں کے اِن جرائم پر مبنی تصاویر تک کو جاری کرنے سے انکار کیا؟
- کیا یہ حق تھا یا باطل کہ تمہاری حکومت نے ایران عراق جنگ کے دوران میں صدام کی حمایت اور اس کی مدد کی یہاں تک کہ اس وقت بھی جب اس نے کرد مسلمانوں کے خلاف خلاف کیمیائی گیس کا استعمال کیا؟

معرکہ گیارہ ستمبر کیوں وقوع پذیر ہوا؟ اور کیوں پھر وہ دوبارہ بھی ہو سکتا ہے؟

۱۹۴۸ء میں فلسطین میں کیے جانے والے جرائم اور جو کچھ غزہ میں اب ہو رہا ہے وہ اس بات کا واضح اور صاف ترین جواب ہے کہ نائن الیون کیوں ہوا؟ اور مستقبل میں بھی اس کے ہونے کے امکانات کیوں ہیں۔

جب فروری ۱۹۹۸ء میں شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ، ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور دیگر مجاہدین نے تمہارے ملک اور تمہارے اتحادیوں کے خلاف 'عالمی محاذ برائے قتال یہود و نصاریٰ' کے عنوان سے جہاد کا فتویٰ جاری کیا تو اس میں وہ ہر گز صرف اپنا موقف ہی پیش نہیں کر رہے تھے بلکہ ان کا فتویٰ ہر اس مسلمان کی روح کا ترجمان تھا جس کو تم نے بلاواسطہ یا بالواسطہ اپنے معاونین اور ان کے فسادی حکومتوں کے ذریعے سے مقہور کر رکھا ہے۔ یہ اعلانِ جہاد ہر اس انفرادی مسلمان، جماعت، گروہ اور قبیلے کی نصرت کے لیے تھا جس کو تم نے یا تمہارے اتحادیوں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ دبوچ رکھا ہے۔ پس یہ اُن تمام مسلمان کی جانب سے اعلانِ جہاد تھا جو فلسطین، فلپائن، چیچنیا اور عراق میں تمہاری وجہ سے اپنے گھروں سے نکالے گئے، جن کی آزادی چھینی گئی یا پھر وہ نوجوان مسلمان جو بے روزگار ہو گئے صرف اس وجہ سے کہ اپنی اتحادی عرب حکومتوں کو تم نے مغربی ممالک کی اسلحہ مارکیٹوں کا خریدار بنایا ہوا ہے۔ ایک طرف تم انتہائی ارزاں قیمت پر ہمارا تیل چُرا رہے ہو تو دوسری طرف اپنا ناکارہ گھٹیا اسلحہ مہنگی قیمتوں پر ہمیں فروخت بھی کرتے ہو، جس میں تمہارے مددگار یہی شاہی خاندان ہیں۔ اس طرح تم نے قاہرہ، کراچی اور جکارتہ میں مسلمان نوجوانوں کو بے روزگار کر کے اپنے لوگوں کے لیے اسلحہ مارکیٹوں میں روزگار کے خوب مواقع پیدا کر لیے ہیں۔ تم اپنے مددگار آمروں اور ڈکٹیٹروں کے ذریعے سے ہماری زمینوں پر جرائم کرنے سے کبھی بھی باز نہیں آئے۔

جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور دیگر مجاہدین نے تمہاری قوم اور ملک کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تو انہوں نے ساتھ میں تمہیں اور تمہارے اتحادیوں کو واضح انداز میں خبردار بھی کیا۔ نائن الیون سے قبل مجاہدین نے تم سے عراق پر سے ظالمانہ معاشی پابندیاں ہٹانے کا مطالبہ بھی کیا جو تم نے اور تمہارے مغربی آلہ کاروں نے ان پر لگا رکھی تھیں، جن کی وجہ لاکھوں کی تعداد میں مسلمان بچے اور عورتیں مارے گئے۔ ان مجاہدین نے تمہیں اسرائیل کی پشت پناہی اور عرب حکومتوں کی مدد کرنے سے بھی باز رہنے کی تلقین کی، وہاں سے اپنی فوجیں نکالنے کا بھی کہا اور جزیرۃ العرب میں اپنے جنگی اڈوں کو فوراً بند کرنے کا بھی مطالبہ کیا لیکن تمہارے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ انکل سام نے ہمیشہ مجاہدین کی دھمکیوں پر ایک لمحہ کو کان نہیں دھرا۔ وہ اسی وقت ہڑبڑا کر بیدار ہوا جب اس پر کلہاڑی کی مضبوط ضرب لگ چکی تھی!

تم ۶۰ سال سے فلسطین میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہو، ۴۰ لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو بے گھر کر رکھا ہے، ان کے گھروں، سکولوں، مسجدوں اور بازاروں کو اسرائیل کی فوجی، سیاسی اور معاشی مدد سے مسمار کیا۔ اور اقوام متحدہ میں بھی ہر وقت اسرائیلی جرائم پر اس کا دفاع کیے رکھا۔ پس ان ۶۰ سالوں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے نائن الیون کا حملہ برپا کرنے میں ہماری مدد کی، تاکہ ہم عالمی سرمایہ دارانہ نظام کے سربراہ کی معیشت پر ضرب لگا سکیں، تمہیں منہ کے بل گرا سکیں اور تمہاری جمہوریت اور آزادی کے نقاب کو اُلٹ سکیں۔

ہماری سرزمینوں پر تمہاری خونخوار پالیسیوں کو روکنے کے لیے یہ سب کچھ کرنا انتہائی ضروری تھا۔ ہم نے ہر گز نائن الیون کے ذریعے سے تمہارے خلاف جنگ شروع کرنے میں پہل نہیں کی۔ نیویارک اور واشنگٹن میں ہونے والے یہ دو حملے عمل اور ردعمل کے تمام فطری قوانین سے مطابقت رکھتے ہیں۔ جس طرح سے تم نے دنیائے اسلام کے خلاف جارحانہ پالیسیاں چلا رکھی ہیں، اور صیہونی ریاست اسرائیل کی اندھا دھند مدد کر رہے ہو، اور ممالکِ اسلامیہ میں تسلسل کے ساتھ میں طواغیت کو مضبوط کیے جا رہے ہو تاکہ تمہارے مفادات کا تحفظ ہوتا رہے۔

- نائن الیون کے دن تم نے تھوڑا بہت وہی کچھ کاٹا جس کا بیج تم نے انڈونیشیا میں بویا تھا جب تمہاری حکومت اور سی آئی اے نے ڈکٹیٹر سوہارتو کو مدد دے کر اور اس کی فوج کے ذریعے سے ہزاروں بے زمین کسانوں کا قتل عام کیا تھا۔

- نائن الیون کے دن تم نے تھوڑا بہت وہی کچھ کاٹا جو تم نے فلپائن میں بویا تھا جب تم نے منداناؤ کے مقام پر مسلمانوں کے مقابلے میں نصرانی حکومت کی مدد کی، جب کہ مسلمان اپنی خود مختاری کا مطالبہ کر رہے تھے اور وہ یہ مطالبہ ۲۰۰ سال سے کر رہے ہیں۔
- نائن الیون کے دن تم نے تھوڑا بہت وہی کچھ کاٹا جو تم نے جزیرۃ العرب میں بویا تھا جب تم نے تبوک، دہران، بحرین، کویت، اومان اور متحدہ عرب امارات میں اپنے فوجی اڈے قائم کیے، جن کے لیے شریعتِ اسلامیہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ اس لیے تھا کہ تمہیں اپنے ملک کے لیے انتہائی سستے داموں تیل کا ایک لامتناہی ذریعہ مل جائے۔ تاکہ پھر تم اس کے بعد مسلمانوں کی دولت کو لوٹتے ہوئے ان کے زمینوں میں فسادی، غدار اور ظالم حکومتوں اور خاندانوں کی مدد جاری رکھ سکو جس کی بنیاد پر تمہارے عسکری مفادات کا بھی تحفظ ہوتا رہے۔
- نائن الیون کے دن تم نے تھوڑا بہت وہی کچھ کاٹا جو تم نے مسلسل ۴۵ مرتبہ اقوام متحدہ میں اسرائیلی جرائم کی حمایت کر کے بویا تھا۔
- نائن الیون کے دن تم نے تھوڑا بہت وہی کچھ کاٹا جو تم نے ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۳ء، ۱۹۹۳ء اور ۱۹۹۶ء میں لبنان پر اسرائیلی جارحیت کے دوران اسرائیلی حکومت کی مدد کر کے بویا تھا۔ جس میں ۷۰۰۰ سے زائد لبنانی عوام قتل ہوئے تھے۔
- نائن الیون کے دن تم نے تھوڑا بہت وہی کچھ کاٹا جو تم نے ۴۰ سال ظالم شاہ ایران اور اس کے ظالم خفیہ ادارے کی مدد کر کے بویا تھا۔
- نائن الیون کے دن تم نے تھوڑا بہت وہی کچھ کاٹا جو تم نے صلیبی مہم کے دوران عراق پر پابندیاں لگا کر بویا تھا جس کی وجہ سے پانچ لاکھ بچے قتل ہوئے تھے۔ پڑھو کہ تمہارے اس وقت کے اٹارنی جنرل رامسے کلارک نے اس بارے میں کیا بولا تھا۔

اور نیوٹن کے قانون کے مطابق تو ہر ایک عمل کا برابر اور اسی جیسا ردعمل بھی ہوتا ہے۔ اگر تمہارے سیکولر عناصر تورات، انجیل اور قرآن کے قوانین نہیں مانتے تو نیوٹن کے حرکت والے قوانین تو انہیں لازمی ماننے ہوں گے!!!

تم سے لڑائی کی شروعات کرنے والے ہم ہرگز نہیں ہیں بلکہ یہ تمہارے اپنے ہی لوگوں کے پیسے اور ٹیکسز ہیں اور تمہاری اپنی ہی انتظامیہ ہے جو اپنے یہودی اور صلیبی صیہونی آقاؤں کی ایما پر ہی اپنے آپ کو قتل کر رہی ہے۔ لہٰذا تمہیں چاہئے کہ ہم سے انتقام لینے کی بجائے اپنے ہی دائیں بازو کے عیسائیوں خصوصاً جیری فل وار، گیری بور، پٹ روبرٹسن اور جان ہاگ کے پیروکاروں اور سی آئی اے، ایف بی آئی، بروکلن کے یہودی کمیونٹی، آے آئی پی اے سی کے تاجروں، جنگوں سے فائدہ اٹھانے والوں، اسرائیلی کی حامی ملیشیاؤں اور صلیبی صیہونی سرداروں سے انتقام لینے کا بندوبست کرو۔

پس ہماری کیا غلطی ہے کہ جب شیخ اسامہ رحمہ اللہ اور دیگر مجاہدین نے تمہیں واضح الفاظ میں پیغامات دیے کہ تم اُس کڑوے پھل کے تلخ اور کسیلے ذائقے سے بچ جاؤ جو وائٹ ہاؤس میں بیٹھے پالیسی سازوں نے ہماری مقدس سرزمینوں پر بویا ہے۔ کیا تم ان مجاہدین کے مطالبات کو بھول گئے جنہوں نے ۱۹۹۳ء میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور نیروبی و دارالسلام میں امریکی سفارت خانوں پر حملوں میں حصہ لیا تھا۔ جنہوں نے یو ایس ایس کول جہاز کو تباہ کیا تھا۔ یہ تمام حملے اوپر ذکر کی گئی وجوہات ہی کی بنیاد پر سرانجام دیے گئے۔

اور تم نے تو ریڈ انڈینز کے خلاف اپنے بہیمانہ جرائم اور ان کے قتل عام، پھر ویت نام، کوریا، ٹوکیو، ہیروشیما، ناگاساکی، ڈریزڈن، لاطینی امریکہ میں تو اپنے جرائم کا سامنا کرنے سے ہی راہ فرار اختیار کر رکھی ہے۔ خاص کر چائنیز ڈکٹیٹر چائنگ کائی شیک اور میکسیکو کے ڈکٹیٹر سانتاانا کی تم نے تو کھلے عام مدد اور پشت پناہی کی۔ لیکن اللہ نے ہماری مدد کی کہ ہم نے اپنی سرزمینوں پر تمہاری طرف سے مچائے گئے فساد کا بدلہ تمہارے اپنے ہی سرزمین پر تمہارے تجارتی اور دفاع مراکز کو نشانہ بنا کر لیا۔ تم شاید جاپان، جرمنی، اٹلی وغیرہ میں تو اپنے فوج اڈے برقرار رکھ سکو لیکن اسلامی سرزمینیں کبھی بھی کافر افواج کو اپنے اوپر برداشت نہیں کر سکتیں!

تم اور تمہارے ذرائع ابلاغ حقائق کو بدل دینے اور ان پر دوسرا رنگ چڑھانے میں غضب کی مہارت رکھتے ہیں تاکہ تمہارے جرائم پر پردہ پڑا رہے اور تمہاری قوم دھوکے میں ہی رہے۔ جیسا صدر ابراہام لنکن نے کہا تھا کہ تم تمام لوگوں کو کچھ وقت تک بے وقوف بنا سکتے ہو اور کچھ لوگوں کو ہمیشہ بے وقوف بنائے رکھ سکتے ہو لیکن تم کبھی بھی تمام لوگوں کو ہمیشہ کے لیے بے وقوف نہیں بنائے رکھ سکتے۔ یہ ہم نہیں تھے جنہوں نے نائن الیون کے ذریعہ جنگ میں پہل کی بلکہ یہ جنگ تو تمہارے ڈکٹیٹروں نے ہی ہماری سرزمینوں پر شروع کر رکھی ہے۔ تمہارے ملک کو وہ فصل کاٹنی ہی پڑے گی جو تم نے اپنے ہاتھوں سے وزیرستان، پاکستان، عراق، یمن اور صومالیہ میں اپنے ڈرون جہازوں سے بوئی ہے اور وہ فصل جو تم نے فرقہ وارانہ جنگ کی صورت میں عراق و شام میں بھڑکائی ہوئی ہے۔

تم اب بھی یہی الفاظ استعمال کرتے رہتے ہو کہ "اسرائیل کو اپنے دفاع کا پورا حق حاصل ہے"۔ کیا وجہ ہے کہ تم یا تم سے پہلے کوئی بھی امریکی صدر یہ کہنے کی ہمت نہیں کر پایا کہ فلسطینیوں کو بھی اسرائیلی جرائم کے خلاف اپنے دفاع کا پورا پورا حق حاصل ہے؟ جواب واضح ہے لیکن تم ایسا کچھ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ پھر تمہارے آقا تم پر غصہ اور ناراض ہو سکتے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۲۷ پر)

مع الاستاذ فاروق

معین الدین شامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں، بلا شبہ اللہ ہی کے لیے ہیں۔ وہ اللہ جو ہمارا ربّ ہے، ہمارا ہے، ہمارا اللہ ہے۔ اسی نے ہمیں پیدا کیا اور وہی ہمیں موت دیتا ہے اور بلاشبہ اس نے موت و حیات کو اس لیے پیدا کیا کہ وہ دیکھے کہ ہم میں سے کون ہے جو بہترین عمل کرتا ہے؟

مع الاستاذ فاروق، استاذ احمد فاروق کے ساتھ چند ملاقاتیں، ان کی چند یادیں، ان کی قیمتی باتیں، ان کی بعض ایسی باتیں جو مجھے خاص طور پر اچھی لگیں۔ میں استاذ کا محبوب ترین ان کی حیات میں تو شاید نہ تھا لیکن اللہ سے امید ہے کہ ان کی شہادت کے بعد ان شاء اللہ ان کے محبوب ترین لوگوں میں ضرور شامل ہو گیا ہوں گا۔ ہاں ان کی حیات میں ان کے محبوب تر لوگوں میں بہر حال شامل رہا۔ استاذ کی محبت کا حوالہ اس لیے اہم ہے کہ وہ ان شاء اللہ، ہمارے اللہ کے محبوب لوگوں میں سے ایک تھے۔ وہ میرے محبوب تھے اور میں ان کا، اور یہ محبت کی سنہری زنجیر ہے جو ہمارا اللہ کے دربار میں ذکر کا ان شاء اللہ ایک سبب ہے کہ ان شاء اللہ استاذ ہمیں بھولے نہیں ہیں۔

حضرتِ استاذ سے آج تک جتنی ملاقاتیں رہیں، سب کا احوال اور سب کی سب تو یاد نہیں، لیکن جتنی ذہن میں تازہ ہیں سب ہی لکھنے کا ارادہ ہے کہ یہ ان شاء اللہ توشۂ آخرت ہوں گی، مجھ سمیت حضرتِ استاذ کے محبّین کے لیے دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ صحیح بات، صحیح نیت اور صحیح طریقے سے کہنے والوں میں شامل فرمالے۔

وصلی اللہ علی نبیّنا محمد و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

پہلی ملاقات:

یہ چند سال پہلے کے ربیع الاول/مارچ کی بات ہے۔ راقم ایک آدھ روز پہلے ہی جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا پہنچا تھا۔ وہاں کے موسم میں ابھی کافی خنکی تھی یا کم از کم میرے لیے ضرور تھی۔ چونکہ ابھی مجاہدینِ برِّصغیر کا کوئی باقاعدہ تنظیمی اتحاد ترتیب نہیں پایا تھا اس لیے مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد سے کئی مجموعات، اپنی مجموعاتی حیثیت میں وابستہ تھے۔ انہی مجموعات میں سے ایک مجموعے کی ذمہ داری استاذ احمد فاروق کی بھی تھی۔ ربّ تعالیٰ نے ہمارے نصیب کھولے اور ہمیں استاذ احمد فاروق کے قدموں میں بھیج دیا۔

دشمن سے احتیاطی تدبیر کے طور پر ہم اپنے جہادی مرکز میں رات گزارنے کے بجائے ایک قریبی انصار کی بیٹھک میں رات بِتا کر آئے تھے۔ ابھی فجر کا وقت تھا۔ میں بیت الخلاء میں تھا۔ فراغت کے بعد وضو وغیرہ کر کے نماز ادا کی۔ یونہی بیٹھا تھا کہ مصعب بھائی آ گئے۔

"ارے بھائی جان! آپ یہاں بیٹھے ہیں! میں تو آپ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ابھی انصار کی بیٹھک کی طرف سے بھی چکر لگا کر آ گیا ہوں"۔ مصعب بھائی کمالِ شفقت اور فکر مندی سے بولے۔ انصار کی بیٹھک کوئی اتنا قریب بھی نہ تھی، تقریباً ایک کلومیٹر کی مسافت ہو گی۔

میں کیا کہتا، بس مسکرایا، شرمندہ سا ہوا کہ بیت الخلاء میں دیر لگ گئی اور مصعب بھائی مجھے سارے میں ڈھونڈتے رہے۔

"آپ سے ملنے کے لیے ایک بھائی انتظار کر رہے ہیں، آیئے چلیں"۔ میں یہ سنتے ہی اٹھا اور ان کے پیچھے ہو لیا۔

مرکز سے باہر نکلے۔ مرکز کی بیرونی دیوار کے ساتھ کوئی پچاس قدم چلے ہوں گے کہ آگے ایک سفید رنگ کی ہنجو کھڑی تھی۔ مصعب بھائی کے کہنے پر کہ اس گاڑی میں فاروق بھائی آپ کا انتظار کر رہے ہیں میں گاڑی میں مسافر والی اگلی نشست کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس کو کھولا تو وہاں بیٹھے ایک بھائی نے مسکرا کر کہا کہ ڈرائیور والی طرف کو آ جائیں۔ میں دوسری طرف گیا، دروازہ کھولا اور ڈرائیور کی نشست پر بیٹھ گیا۔ فاروق بھائی نہایت ہی محبت سے ملے۔

ہے تو ذرا عجیب سی بات لیکن مجھے یہ دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی کہ استاذ کا ایک دانت ٹیڑھا تھا۔ ہم نئی نسل میں سے کئی کے دانت ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ دل بھی عجیب چیز ہے کہ کسی سے نسبت کے لیے عجیب و غریب چیزیں تلاشتا ہے۔ بہر کیف مجھے استاذ کا ایک ٹیڑھا دانت دیکھ کر بہت ہی اپنائیت محسوس ہوئی۔ یہ تو خیر ایک ایسی سی ہی بات تھی، لیکن مجھے آج تک وہ منظر یاد ہے اور اس کا ذکر نہ کرنا میرے لیے ممکن نہیں، سو کر دیا۔

استاذ فاروق نے اس پہلی ملاقات میں میرا دل میرے سینے سے نکال لیا۔ میں استاذ کے احترام میں ان کا چہرہ نظر بھر کے نہ دیکھ سکا۔ بس وہ جو کہتے گئے میں سنتا گیا۔ استاذ نے کہا کہ یہاں آپ اپنے گھر سے دور ہیں۔ بہت سے ایسے کام اب کرنا ہوں گے جو پہلے نہیں کیے۔ اپنی بھی بہت سی ضروریات کا خود خیال رکھنا ہو گا اور ساتھیوں کی بھی۔ اس میں کھانا پکانے سے لے کر کپڑے دھونا تک سب ہی کام ہوں گے۔ یہ سب اللہ کی رضا کی خاطر کیے جائیں۔ اپنے وقت کو قیمتی بنایا جائے، کم وقت میں زیادہ خیر کے کام کیے جائیں۔ چھوٹوں سے شفقت سے پیش آیا جائے اور بڑوں سے احترام کا معاملہ رکھا جائے۔

استاذ رحمہ اللہ نے یہ چند باتیں کیں، پھر میرے گھر سے متعلق کچھ امور پر بات کی۔ میرا ہاتھ تھاما، اس پر پیار کیا اور پھر ماتھے کو چوما۔ دعائیں دیں، سینے سے لگایا اور الوداع کہا۔ میں گاڑی سے اترا اور یوں مرکز کی طرف دوبارہ روانہ ہوا گویا ایک نئی دنیا میں قدم رکھا ہو اور میرا بوجھ یکایک کم ہو گیا ہو۔ دل' استاذ سے مل کر بہت شاد ہوا بلکہ اس شادابی کے اثرات آج تک تازہ ہیں۔ فی الحال اسی مجلس کے مختصر بیان پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ پاک مجھے استاذ کا صحیح شاگرد بنادے اور جنت میں استاذ کا پڑوسی یوں بنائے کے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ پائیں، انّ اللہ علی کل شئی قدیر، اللہ پاک اس سلسلے کو جاری رکھنے والا بنائیں، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: معرکہ ستمبر تمہاری کرتوتوں ہی کا نتیجہ تھا

امریکہ اور اسرائیل 'فلسطین کو ایک اپاہج ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ جس میں نہ ائیر پورٹ ہو، نہ خشکی یا پانی پر کوئی بارڈر ہو، نہ کوئی اسلحہ ہو، نہ فوج ہو، نہ خود مختار معیشت ہو، نہ دفاع کا کوئی اختیار ہو، نہ کوئی عالمی خودارادی ہو لیکن بس ایک صدر ہو جو کسی بھی اپنے سفر کرنے سے پہلے اسرائیلی حکومت سے اجازت لے لیا کرے۔

امریکیوں کو یہ بات اچھی طرح سے جان لینی چاہیئے کہ فلسطین اور غزہ میں اسرائیل کے جرائم ہوں، یا پھر ہماری سرزمینوں یعنی عراق، افغانستان، جزیرۃ العرب، مصر اور دیگر ممالک میں موجود آمرانہ حکومتوں کی ہمارے لوگوں کے خلاف کارروائیاں، وہ اس سب میں برابر کے شریک ہیں۔ شاید تمہاری حکومت پہلے فلسطین میں کیے گئے جرائم چھپانے میں کامیاب ہو بھی گئی ہو لیکن آج پوری دنیا ان کے کرتوتوں کو الجزیرۃ چینل پر دیکھ رہی ہے۔ کوئی بھی انسان اس قتل عام کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اور مجاہدین تو اسرائیلی کی غزہ پر جارحیت بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر امریکی عوام یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیوں مجاہدین امریکہ اور اسرائیل سے نفرت کرتے ہیں اور کیوں اسلامی ممالک میں امریکہ کے خلاف نفرت ہے تو یہ بہت ہی آسان ہے، ان کو چاہیئے کہ وہ غزہ چلے جائیں اور دیکھیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے، یا پھر غیر جانبدار میڈیا چینلز کو دیکھیں۔ فاکس، سی این این، بی بی سی جیسے امریکہ اور اسرائیل نواز چینلوں کو یہ اجازت مت دیجیے کہ وہ آپ کی آنکھوں میں دھول جھونکیں کیونکہ وہ کبھی بھی سچ نہیں دکھائیں گے، ان کا اصل مشن ہی برین واشنگ ہے۔ وہ کذب بیانی اور حق کو توڑنے مروڑنے میں بہت مہارت رکھتے ہیں تاکہ ان کے آقا ان سے خوش رہیں۔

لہٰذا نائن الیون کو جو ہوا وہ انصاف کے خدائی قانون کے بالکل مطابق تھا۔ امت مسلمہ ان سانحات کو کبھی بھی نہیں بھول سکتی جو تمہاری حکومتوں کے ہاتھوں وہ انڈونیشیا، فلسطین، لبنان، اور اب غزہ، عراق، افغانستان اور دنیا بھر میں دیکھ رہی ہے۔ امت مسلمہ کبھی بھی تمہاری اور تمہاری ناجائز اولاد اسرائیل کی آج غزہ میں کی جانے والی دہشت گردی کو بھلانے والی نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

وَ قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (البقرۃ:۱۹۰)

"اور جو لوگ تم سے لڑتے ہیں تم بھی اللہ کی راہ میں ان سے لڑو مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا"۔

وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ (المائدۃ:۴۵)

"اور ہم نے ان لوگوں کے لیے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت"۔

اور تورات میں بھی لکھا گیا ہے کہ:

"اور تمہیں مجرم کے حوالے کسی بھی قسم کی رحم دلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ تمہارا قانون جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ہاتھ کے بدلے ہاتھ، دانت کے بدلے دانت اور پاؤں کے بدلے پاؤں ہونا چاہیئے"۔ (دیوتیرومی ۱۹:۲۱)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

"کتنے دفتر ایسے ہیں جہاں کام کے دورانیہ میں جو نماز نہیں پڑھ رہا ہو تا وہ اطمینان سے نماز پڑھنے والوں کا مذاق اڑا رہا ہو تا ہے... اور نماز پڑھنے والا بے چارہ شرماتا شرماتا، لوگوں کی نگاہوں سے بچ کر نماز پڑھنے جا رہا ہوتا ہے... یہ کیوں پورے پیمانے الٹ چکے ہیں؟ انگریزی بولنے میں جس کو تھوڑی سی بھی دشواری پیش آتی ہے وہ شرمارہا ہوتا ہے... اور قرآن مجید کی دو سورتیں ٹھیک نہ پڑھنی آتی ہوں اُس پر اُسے کوئی شرم نہیں ہوتی، کوئی حیا نہیں ہوتی... احادیث میں قیامت کے نزدیک کے جو مناظر بتائے گئے ہیں کہ سب کچھ الٹ جائے گا، جہاں معروف 'منکر بن جائے گا، خیانت 'امانت بن جائے گی، سچائی' جھوٹ بن جائے گی... لگتا ہے کہ وہی منظر آج ہماری نگاہوں کے سامنے آچکا ہے... تو اہل دین جو ہیں اُن کو بھی اپنے دلوں میں جھانک کر دیکھنے کی ضرورت ہے"...

استاد احمد فاروق رحمہ اللہ

وادیٔ پُر خار

سید قطب شہید رحمہ اللہ

دعوت کا یہ وہ پہلو ہے جس پر ہر ملک اور ہر قوم اور نسل کے داعیانِ حق کو پورا غور و تدبر کرنا چاہئے۔ صرف یہی ایک پہلو انہیں راہِ حق کے تمام نشانات اور خطوط کو صاف صاف کسی ابہام و غموض کے بغیر دکھا سکتا ہے۔ اور اُن بندگان صدق وصفا کو ثابت قدمی بخش سکتا ہے جو یہ ارادہ کرچکے ہیں کہ وہ راہِ حق کو اس کی انتہا تک طے کریں گے خواہ یہ انتہا کیسی کچھ ہو۔ اور اللہ نے اپنی دعوت کے لیے اور ان کے لیے جو کچھ بھی مقدر فرما رکھا ہے وہ درست ہے۔ اس پُر آشوب اور خون آشام راستے کو جو کاسہ ہائے سر سے پٹا ہوا ہے، طے کرتے وقت وہ کبھی نصرت و غلبہ کے لیے چشم براہ نہیں رہیں گے یا اِسی دنیا کے اندر حق و باطل کے درمیان فیصلہ کے لیے بے تاب نہ ہوں گے۔ البتہ اگر خود ذات الٰہی اپنی دعوت اور اپنے دین کی مصلحت کی خاطر ان سے ایسا کوئی کام لینا چاہے گی تو اسے پورا کر کے رہے گی۔

مگر یہ ان کی قربانیوں اور جانفشانیوں اور آلام و مصائب کا صلہ ہرگز نہ ہوگا۔ یہ دنیا دارالجزا نہیں ہے۔ بلکہ یہ اللہ کی مشیت اور فیصلے کی تنفیذ ہوگی جو وہ اپنی دعوت اور اپنے نظام کے بارے میں طے فرمائے گا۔ اور جس کے لیے اپنے کچھ بندوں کو منتخب فرمائے گا تاکہ ان کے ذریعے وہ اپنی مشیت کو پورا کرے۔ ان کے لیے یہی شرف کافی ہے کہ قرعہ فال ان کے نام نکل آیا۔ اس شرف کے آگے دنیا کی زندگی اور اس میں پیش آنے والی آسائشیں اور تکلیفیں ہیچ اور حقیر ہیں۔

اہل ایمان کی جنگ سیاسی نہیں بلکہ عقیدہ کی جنگ ہے:

یہاں ایک اور حقیقت قابل غور ہے جس کی طرف قرآن نے اصحاب الاخدود کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے ذیل کی آیت میں اشارہ کیا ہے:

وَمَا نَقَمُوْا مِنْھُمْ اِلَّآ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ۔

"اور وہ اہل ایمان سے صرف اس وجہ سے چڑے کہ وہ اللہ عزیز و حمید پر ایمان لاچکے تھے"۔

اس حقیقتِ قرآن پر بھی داعیانِ حق کو ہر دور اور ہر ملک کے داعیانِ حق کو گہری نگاہ سے غور و تأمل کرنا چاہیے۔ اہلِ ایمان اور ان کے حریفوں کے درمیان جو جنگ برپا ہے یہ درحقیقت عقیدہ و فکر کی جنگ ہے، اس کے سوا اس جنگ کی اور کوئی حیثیت قطعاً نہیں ہے۔ ان مخالفین کو مومنین کے صرف ایمان سے عداوت ہے اور ان کی تمام برافروختگی اور غیض و غضب کا سبب وہ عقیدہ ہے جسے مومنین نے حرز جاں بنا رکھا ہے۔ یہ کوئی سیاسی جنگ ہرگز نہیں ہے۔ نہ یہ اقتصادی یا نسلی معرکہ آرائی ہے۔ اگر اس نوعیت کا کوئی جھگڑا ہوتا تو اسے باآسانی چکایا جاسکتا تھا۔ اور اس کی مشکلات پر قابو پایا جاسکتا تھا لیکن یہ تو اپنے جوہر وروح کے لحاظ سے خالصتاً ایک فکری جنگ ہے۔ یہاں امر متنازع فیہ یہ ہے کہ کفر رہے گا یا ایمان، جاہلیت کا چلن ہوگا یا اسلام کی حکومت!

مشرکین کے سرداروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت، حکومت اور دوسرے ہر طرح کے دنیوی مفادات پیش کیے اور ان کے مقابلے میں صرف ایک چیز کا مطالبہ کیا اور وہ یہ کہ آپ عقیدہ کی جنگ ترک کردیں، اور اس معاملے میں اُن سے کوئی سودے بازی کرلیں۔ اور اگر اللہ نخواستہ آپ اُن کی یہ خواہش پُوری کردیتے تو آپ کے ان کے درمیان کوئی جھگڑا باقی نہ رہتا۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ ایمان و کفر کا مسئلہ ہے اور اس کشمکش کی تمام تر بنیاد عقیدہ پر ہے۔ مومنین کو جہاں کہیں اعداء سے سامنا ہو یہ بنیادی حقیقت ان کے دل و دماغ پر منقش رہنی چاہیے۔ اس لیے کہ اعداء کی تمام تر عداوت و خفگی کا سبب صرف یہ عقیدہ ہے کہ "وہ اس اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو غالب اور حمید ہے" اور صرف اسی کی اطاعت کرتے ہیں اور اُسی کے آگے سر افگندہ ہیں۔

دشمنانِ اسلام اس جنگ کو دُوسرے معنی پہناتے ہیں:

اعداء یہ ہتھکنڈہ بھی استعمال کرسکتے ہیں کہ عقیدہ و نظریہ کے بجائے کسی اور نعرہ کو اس جنگ کا شعار بنادیں۔ اور اسے اقتصادی یا سیاسی یا نسلی جنگ ثابت کرنے کی کوشش کریں تاکہ مومنین کو اس معرکہ کی اصل حقیقت کے بارے میں گھپلے میں ڈال دیں اور عقیدہ کی جو مشعل ان کے سینوں میں فروزاں ہے اُسے بجھادیں۔ اہلِ ایمان کو اس بارے میں کسی دھوکے کا شکار نہ ہونا چاہیے۔ اور انہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اعداء کے یہ الجھاوے ایک سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ ہیں۔

اور جو اس جنگ میں کوئی اور نعرہ بلند کرتا ہے تو دراصل وہ یہ چاہتا ہے کہ اہلِ ایمان کو اس ہتھیار سے محروم کردے جو ان کی کامیابی و ظفرمندی کا اصل راز ہے، یہ کامیابی جس شکل میں بھی ہو۔ چاہے اُس روحانی بلندی اور آزادی کے رنگ میں ہو جو اخدود کے واقعہ میں اہل ایمان کو نصیب ہوئی یا اس بلندی کی بدولت حاصل ہونے والے مادی غلبہ کی صورت میں جس سے صدر اول کے مسلمان سرفراز ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

اسلامی اسکولز بھی نئی نسل کو مادہ پرست ہی بنا رہے ہیں!

محمد عبد اللہ انصاری

تعلیم اور خصوصاً سکولوں کالجوں میں رائج نظام ونصاب ایک نہایت ہی اہم موضوع ہے۔ اس موضوع پر پچھلی کئی دہائیوں سے کام کیا جا رہا ہے اور لکھا گیا ہے۔ اسی ذخیرۂ زریں میں یہ تحریر بھی ایک اضافہ ہے۔ یہ تحریر موجودہ 'اسلامی سکولوں کی حقیقت کی عکاس بھی ہے اور آئندہ کے لیے دعوتِ عمل بھی۔ دینی فہم و فراست رکھنے والے اور آخرت کو ملحوظِ اول رکھنے والے فرد کا اس تحریر کو پڑھنے کا کم از کم ایک ردِّ عمل تو یہ ضرور ہی ہو گا کہ میرے بچے بھلے جدید معنیٰ میں جاہل رہ جائیں، بھلے وہ بظاہر کامیاب نہ ہوں اور بھلے ان کو چھوٹے پیشے اختیار کرنے پڑ جائیں لیکن میں اپنے بچوں کو ان تعلیم گاہوں 'جو کہ دراصل قتل گاہیں ہیں' میں نہیں بھیجوں گا۔ اللہ پاک امتِ مسلمہ کے اہلِ حل وعقد، علمائے حق و مجاہدینِ عالی قدر کے لیے آسانیاں فرمائیں جو نظامِ شریعت نافذ کرنے کی سعی میں لگے ہیں جس نظام کا ایک حصہ نظام ونصابِ تعلیم بھی ہے۔

یہ تحریر ساتھ ہی امت کے اہلِ حل وعقد، مدبّرین ومفکرین، اساتذہ ودانش وروں کے لیے ایک خصوصی پیغامِ عمل ہے کہ وہ اس میدان کی جانب خصوصیت سے توجہ دیں، عمل کا یہ میدان بھی اپنے کام کے شہسواروں کو پکارتا ہے! (ادارہ)

تمہید:

دنیا میں جو تہذیب غالب ہوتی ہے لوگ اُس کی طرف راغب ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اپنا طرزِ زندگی اور طور طریقے غالب تہذیب سے ہم آہنگ رکھنا پسند کرتے ہیں۔ آج سرمایہ دارانہ، مادہ پرست اور جدیدیت کا نظام پوری دنیا کو اپنے نرغے میں لیے ہوئے ہے۔ اس سرمایہ دارانہ تہذیب پر ایمان رکھنے والوں کا یہ واضح عقیدہ ہے کہ تعلیم کا بھی بنیادی مقصد آزادی، مساوات اور ترقی ہے اور وہ اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کے منکر ہیں۔ اور ان کا نظامِ تعلیم بھی انہی عقائد کے مطابق اپنی نسل کی تعلیم وتربیت کر رہا ہے۔ جس کا مقصد محض ترقی، لذتوں کا حصول، مساوات اور سرمائے میں بڑھوتری ہے۔ اور اس کے اثرات آپ اپنے ہر شعبہ ہائے زندگی بالخصوص تعلیمی نظام میں واضح دیکھ سکتے ہیں۔

لہٰذا آج عالمِ اسلام کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اس سرمایہ دارانہ نظام اور جاہلیت کا مقابلہ کرنے کی بجائے مغلوب، مسحور اور مرعوب ہو گیا ہے۔ ہمارے دانش ور، مفکر اور پروفیسر 'جاہلیت کے تمام آثار اور مناظر کو اسلامی تاریخ میں تلاش کر رہے ہیں، اور انہیں اسلامی لبادہ اُوڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس تہذیب کے علوم، اداروں اور نظریات کا رد کرنے کی بجائے اُلٹا اسلامی علمیت کا ناقدانہ جائزہ لے رہے ہیں۔ اپنی عقل کو جہاں استعمال کرنا تھا وہاں اس جاہلیت پر کامل ایمان اور تقلید کو اختیار کر لیا ہے اور عقل کو غیر ضروری چیزوں میں الجھا کر وقت برباد کر رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مغرب محفوظ ہو گیا ہے اور اسلام مجروح اور محبوس! جو اس سرمایہ دارانہ تہذیب کے عَلم برداروں کو بالاصل درکار تھا۔ جو لوگ مادر پدر آزاد (لبرل) اور سیکولر تعلیمات کو واقعاتی اور اصلی حیثیت دیے بغیر اپنے تعلیمی ادارے چلا رہے ہیں اُن کا تو کیا کہنا، ہمارے نام نہاد نجی اسلامی تعلیمی ادارے بھی ایسی نسل تیار کر رہے ہیں جو رسوم ورواج اور مظاہر کے لحاظ سے، شکل صورت کے مطابق تو اسلامی لگتے ہیں، لیکن ذہنی اور عقلی طور پر پورے مادہ پرست ہیں۔

سر سید احمد خان جدید تعلیم کا بانی:

برِّ صغیر میں جدید سیکولر تعلیم کو متعارف کروانے کا سہرا سر سید احمد خان کے سر ہے اور وہ اس کے نتائج سے واقف تھے کہ یہ تعلیم یقیناً الحاد اور سیکولر افراد پیدا کرے گی اور نسلِ نو کے توحید، رسالت اور معاد کے عقیدے کو متزلزل کر دے گی۔ مسلمان، عیسائی اور ہندوؤں کو مذہب سے لاتعلق کرے گی۔ جیسے کہ الطاف حسین حالی نے اپنی کتاب حیاتِ جاوید میں لکھا ہے کہ:

> "جدید تعلیم کے نتیجے میں مسلمان، عیسائی اور ہندوؤں کے دل میں مذہب کی وقعت باقی نہیں رہتی اور ان کے عقیدے 'نبوت اور معاد بلکہ الوہیت کی طرف سے متزلزل ہو جاتے ہیں۔ ان کو معلوم تھا کہ مغربی علوم اور لٹریچر کی بدولت اکثر یورپی ممالک الحاد اور دہریت کی طرف بڑھ رہے ہیں"۔ (حالی، حیات جاوید ہجرہ پبلشرز لاہور)

لیکن سر سید احمد خان اس جدید تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن سمجھتے تھے جیسا کہ آج کے ہمارے اسلامی مفکر اور دانش وروں کا بھی یہی خیال ہے۔

لیکن ان کو احساس نہیں کہ یہ تعلیم کیسے فکری اور ذہنی ارتداد پیدا کرتی ہے۔

پھر سر سید احمد خان نے مذہب کو دشمن کے تہذیبی اثرات سے بچانے کے لیے قرآن پاک کی جدید تفسیر لکھی جس سے نسلِ نو کی اصلاح کیا ہوتی بلکہ اُس نے اسلامی علمیت کی بنیادیں ہی ہلا ماریں۔ پس سر سید احمد خان اور چراغ علی نے جو علم الکلام ایجاد کیا اُس نے اسلامی علمیت پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینا تو درکنار اُلٹا اُن اعتراضات کو ایک مسلّم حقیقت کے طور پر تسلیم کر کے تاویل باطل کے دروازے کھول دیے اور یہی سوچ تمام جدید تعلیمی اداروں کا خاصہ بن گئی۔

قدیم اور جدید تعلیمی اداروں کا مقصد:

اسلامی دنیا کی تاریخ میں کبھی بھی ایسا نظام تعلیم رائج نہیں رہا، جہاں اس کا مقصد مادہ پرستی اور سرمایہ میں بڑھوتری ہو بلکہ اعلیٰ ترین تصور خیر کی فوقیت اور فرائض انجام دینا تھا۔ تعلیم کا مقصد روٹی کمانا نہیں ہوتا تھا؛ بلکہ اللہ کی معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ تھا۔ **"جیسا کہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ جب مدرسہ نظامیہ بغداد میں بنا تو اُس وقت کے حاکم نے چاہا کہ دیکھوں مدرسہ کے طالب علم کیا کر رہے ہیں پس اُس نے اپنا بھیس بدل کر مدرسہ کا دورہ کیا۔ دیکھا کہ ہر طرف طلبہ پڑھ رہے ہیں تو ایک طالب علم کے پاس گئے: اور السلام علیکم کہا! طالب علم: وعلیکم السلام، پوچھا کیا پڑھ رہے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ فقہ کی کتاب پڑھ رہا ہوں۔ حاکم نے پوچھا یہ کیوں پڑھ رہے ہو کہا کہ میں فقیہ بننا چاہتا ہوں، اس طرح کسی نے کہا کہ میں قاضی بنوں گا۔ مطلب ہر ایک نے کسی نہ کسی عہدے کا ذکر کیا تو یہ سب سن کر حاکم افسردہ ہو گیا کہ ایسے مدرسے کو بند کر دینا چاہیے حالانکہ سارے دینی شعبے تھے لیکن اُن کی غرض صرف دنیا کمانے کے لیے پڑھنا تھا۔ حاکم ایک اور طالب علم کی طرف بڑھا وہ بھی مطالعہ کر رہے تھے، حاکم نے اُس کو السلام علیکم کہا۔ اُس نے سلام کا جواب دیا۔ اُس نے پوچھا ہاں بھائی کیا پڑھ رہے ہو؟ اُس نے کہا کہ فلاں کتاب پڑھ رہا ہوں، پھر کہا کس لیے پڑھ رہے ہو؟ فرمایا کہ میں اللہ کی معرفت حاصل کرنے کے لیے پڑھ رہا ہوں اور جس کام سے اللہ نے منع کیا اُس کام سے رک جاؤں اور جس کو کرنے کو کہا اُن کو بجا لاؤں اس لیے پڑھ رہا ہوں۔ اس کا جواب سن کر حاکمِ وقت نے مدرسہ منہدم کرنے کا فیصلہ ترک کر دیا۔ اور کہا جس ادارے میں ایسا طالب علم موجود ہو اس کو بند نہیں کرنا چاہیے"۔**

اس واقعے سے پتہ چلا کہ تعلیم کا مقصد اللہ کی معرفت تھا، نا کہ دنیا کمانا! لیکن اس وقت تعلیم کے جو مقاصد نظر آتے ہیں (چاہے وہ اسلامی اسکولز ہوں یا غیر اسلامی اسکولز) آزادی، ترقی اور دولت میں اضافہ کرنا ہے۔ اس کی دلیل آج بھی موجود ہے کہ آج حکومتِ پاکستان یہ اعلان کر دے اس ملک میں قائم تمام تعلیمی اداروں سے فارغ شدہ افراد کو ملازمت نہیں دی جائے گی؛ تو آپ دیکھیں گے تمام ادارے ویران ہو جائیں گے۔ یہ ادارے تعلیم کے لیے نہیں روٹی کمانے کا ذریعہ ہیں اور نسلِ نو کو اسی مقصد کے لیے تیار کر رہے ہیں۔ ان کا تعلق علم (وحی) سے نہیں بلکہ عقلی علوم و فنون اور دنیا کی ترقی سے ہے۔

شریعتِ اسلامی میں تعلیم کا مقصد:

"حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کثرت روایات یاد کرنے کا نام نہیں بلکہ اللہ کی معرفت حاصل کرنے کا نام ہے"۔ بقول مفتی محمد شعیب اللہ خان صاحب کہ

"علم وہی ہے جس سے انسان کو انسانیت کا سبق ملے، اخلاق فاضلہ میں رسوخ حاصل ہو، تہذیب و شرافت پروان چڑھے اور اس کے ساتھ وہ حق و باطل میں تمیز، مغز و پوست میں فرق، اور صلاح و فساد میں امتیاز کرنے کی صلاحیت بخشتا ہو، انسان کو صراط مستقیم پر گامزن کرتا ہو اور رضائے الٰہی اور قرب خداوندی کی دولت سے مالا مال کرتا ہو"۔

اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ سائنس و ٹیکنالوجی (Science & Technology) کے علوم ہوں یا طب و انجنیئری کے فنون ہوں، تاریخ و فلسفہ کے اسباق ہوں، یا زبان و ادب کے دروس ہوں۔ اگر یہ تمام علوم و فنون انسان کو اس مقصد تک پہنچاتے ہیں جو ابھی مذکور ہوا، تو بلاشبہ یہ علوم و فنون ہیں اور اگر اس مقصد تک نہیں پہنچاتے تو یہ سب ایک شعبۂ جنون ہے۔ علامہ اقبال نے کہا ہے:

جو ہر میں ہو لا الٰہ تو کیا خوف تعلیم ہو گو فرنگیانہ

جدید اسلامی اسکولز کا مقصد اور نعرہ:

جب جدید سیکولر بڑے تعلیمی اداروں (جیسے آغا خاں، پی ای ایف، سرکاری اداروں اور این جی اوز) کے قائم کردہ ذیلی اداروں کے اثرات کو جانچا اور پرکھا گیا تو واضح ہوا کہ یہ نئی نسل کو فکری اور ذہنی ارتداد کی طرف لے کر جا رہے ہیں اور ان کو دینِ اسلام سے دور کر رہے ہیں... ایسے میں برصغیر پاک و ہند کی دینی جذبہ رکھنے والی نامور شخصیات، اصلاحی اور نظریاتی تحریکات کے افراد نے اسلامی اسکولز قائم کرنے کا ارادہ کیا (جن میں وہ واعظین، اسلامی دانش ور، مدرسین اور پروفیسر، جن کو طالب علمی کے دور میں اسلامی نظام تعلیم کی باتیں کرتے سنتے تھے، اور لارڈ میکالے کے نظام تعلیم کے خلاف تقریریں، خطبے، ریلیاں، اور لیکچرز دیتے سنتے تھے' شامل تھے)۔ ان میں بعض نے اپنے تعلیمی ادارے کی بنیاد اسلامی ناموں یعنی دار المسلم، صفہ، کنز الایمان، العصر، کسی نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور کسی نے اسلام کی سب سے پہلی درس گاہ کے نام سے بنیاد رکھی، اور ادارے کا نعرہ وہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً" رکھا۔ اسکولز کے آغاز میں دین اور دنیا (دینی و عصری تعلیم) کی کامیابی کا دعویٰ کیا گیا۔ تاکہ لوگ اپنے بچوں کو سیکولر تعلیمی اداروں میں بھیجنے کی بجائے ان اسلامی اسکولز میں بھجوائیں، لوگوں نے خیر مقدم کیا اور اپنے بچوں کو ان اسلامی اداروں میں داخل کروایا؛ اور یہ ادارے کامیابی کے ساتھ پورے ملک میں چل رہے ہیں۔ راقم السطور کو چند سال قبل ایک اسلامی اسکول میں ملازمت کا موقع ملا۔ وہاں جدید سیکولر اسکولز اور اس اسلامی اسکول

میں ایک قدر مشترک تھی، وہ ان کا سلیبس یا نصاب تھا...یعنی آکسفورڈ جو پری کلاس سے لے کر ساتویں جماعت کے طلبہ و طالبات کو پڑھایا جاتا ہے۔یعنی دینی تعلیم کے لیے شعبہ حفظ، ناظرہ،اور تجوید وغیرہ کا نصاب رکھا گیا اور عصری علوم کے لیے آکسفورڈ کا سلیبس بطور نصاب اپنایا گیا۔جو اسلام کی بجائے لارڈ میکالے کے نظریات کی عکاسی کرتا ہے جس کی تصدیق اس کی رپورٹ سے ہوتی ہے جو ۱۸۵۳ء میں اس نے مقبوضہ ہندوستان کے گورنر جنرل کو پیش کی تھی جس میں لکھتا ہے کہ

''**ہمیں اس وقت بس ایک طبقہ پیدا کرنے کی سعی کرنی چاہیے جو ہمارے اور ان کروڑوں انسانوں کے مابین ترجمانی کے فرائض سرانجام دے سکے، جن پر ہم اس وقت حکمران ہیں۔ ایک ایسا طبقہ جو خون اور رنگ کے اعتبار سے ہندوستانی ہو مگر ذوق، طرزِ زندگی، اخلاق اور فہم وفراست کے نقطہ نظر سے انگریز ہو**''۔(بحوالہ: میکالے کا نظریہ تعلیم ص:۶۹، بحوالہ ہمارا نظامِ تعلیم، ص۵۰)

اس موضوع پر جب منتظمینِ ادارہ سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ''اس کے بغیر ہم جدید اسکولز (APS, Allied, Beacon House وغیرہ) سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ان کا نظریہ یہ تھا کہ آکسفورڈ کا تیار کردہ سلیبس پڑھائے بغیر ہمارے ادارے ترقی نہیں کر سکتے اور لوگ ہمارے اداروں میں اپنے بچوں کو داخل کم کروائیں گے؛ جس سے ہمارے ادارے کی غیر اسلامی اداروں کے مقابلے میں Repute &Value میں کمی واقع ہو جائے گی''۔ بہرحال منتظمین کا جواب سن کر بڑا افسوس بھی ہوا اور ادارہ کے نام نہاد اسلامی تصور کی حقیقت منکشف ہوئی۔ یہ بات بھی واضح ہوئی کہ ادارے کا اسلامی نام اور نعرہ صرف لوگوں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف تھا۔لہٰذا یہ لوگ اسلامی اصطلاحات اور آیات کو اپنے کاروبار اور دکان داری کو چمکانے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ داخلوں کا حصول اور معاد کی بجائے معاش کی فکر ان کا مقصد ہے۔ حالانکہ کسی بھی تعلیمی ادارے میں اُس کا نصاب ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہوتا ہے کیونکہ اِس کے اثرات بچے کے ذہن میں نقش ہوتے ہیں۔ بچہ نصاب میں موجود ثقافت، اقدار، اخلاق اور کردار کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔بچہ آکسفورڈ کا نصاب ۳ سال کی عمر میں پڑھنا شروع کرے گا جب کہ اُس وقت بچے کا ذہن بالکل ایک سفید کاغذ کی طرح صاف ہوتا ہے تو اس کا نتیجہ مغربی طرزِ زندگی اور ان کی اقدار کو اپنانے کی صورت ظاہر ہو گا۔ اس چیز کا احساس ان نام نہاد اسلامی اسکولز کے ذمہ داران کو شاید نہیں ہے کیونکہ اُن کے مقاصد میں یہ بات شامل ہی نہیں کہ اُمت کی یہ نئی نسل کس تباہی کے گڑھے میں جارہی ہے۔اسی پر تبصرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر خالد جامعی صاحب (جو قابلِ احترام ہیں لیکن ان کے تمام افکار سے متفق ہونا ضروری نہیں) اپنے ایک مقالے میں آکسفورڈ سلیبس پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''آکسفورڈ کی یہ کتابیں ایک خاص اشرافیہ ''Elite Class'' کے طرزِ زندگی کی ترجمانی کرتی ہیں۔جس کا حصول ننانوے اعشاریہ نو نو فی صد لوگوں کے لیے ناممکن ہے۔آپ اعشاریہ ایک فیصد لوگوں کے طرزِ زندگی کو مثالی اور معیاری پیش کر کے بچوں کو کس چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں ''**دنیا کی طرف یا آخرت کی طرف؟**'' **حقیقت کی طرف یا خواب کی طرف؟ مادہ پرستی کی طرف یا خدا پرستی کی طرف؟ جو بچہ اپنی کتابوں میں ایک خاص مادہ پرستانہ، پر تعیش، چھچھورے پن، غیر اخلاقی، احمقانہ اور جاہلانہ طرزِزندگی کو دیکھے گا تو کیا وہ اس مختلف طرزِ زندگی (یعنی دین) کو حیرت اور حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا؟؟؟ وہ (بچہ) جب اپنی کتابوں میں بتائے گئے غیر حقیقی اور ناممکن طرزِزندگی کا خواب بچپن میں دیکھے گا اور جب اس کو نہ پاسکے گا تو یقیناً وہ محروم، مجبور اور اپنے آپ کو بے بس تصور کرے گا۔ جدید سیکولر نظامِ تعلیم اس طرزِزندگی کی آرزو اور جستجو کو اصل ہدف بناتا ہے۔ مختصر اس نظام کا مقصد ناممکن کی جستجو اور جو ممکن ہے اُس سے لاتعلقی ظاہر کرتا ہے**''۔(عصری اسلامی اسکولوں میں ہم بچوں کو کیا پڑھا رہے ہیں؟ صفحہ ۱۰)

مزید ان نام نہاد اسلامی اسکولز پر تبصرہ کرتے ہوئے مفتی شعیب اللہ خان صاحب لکھتے ہیں کہ:

''ہم جب اس پہلو پر غور کرتے ہیں تو بڑے دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عام طور پر مسلمانوں کی نگرانی و سرپرستی میں چلنے والے تعلیمی ادارے بھی نصابِ تعلیم، طرزِ تعلیم اور نظامِ تعلیم کے لحاظ سے عیسائی اور سرکاری تعلیم گاہوں سے کچھ بھی مختلف نہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان اداروں کے بانی مبانی اور ان کے سرپرست و نگراں اور ان کے اندر کام کرنے والا عملہ، یہ سب اگرچہ مسلمان ہیں مگر ان کا فکر و نظریہ بعینہ وہی ہے جو غیر مسلم دانش وروں کا ہے اور ان لوگوں نے ان اداروں کے لیے وہی سب کچھ درآمد کیا ہے جو انگریزوں اور یہودیوں نے تیار کیا ہے، اور شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر ان لوگوں نے ''مغربی نظامِ تعلیم و تربیت'' کو

اس طرح قبول کرلیا ہے جیسے کہ یہ کوئی آسمانی و الٰہی پیغام ہو، جس سے انحراف و تجاوز نہیں کیا جاسکتا، حتیٰ کہ مغربی نظامِ تعلیم بلکہ نظریۂ تعلیم کو ان لوگوں نے اس کی ساری خامیوں اور خرابیوں کے ساتھ قبول کرلیا اور اس کے کسی نقطہ اور شوشہ کو بھی تبدیل کرنا، ان کے نزدیک اسی طرح ناروا جسارت قرار پائی جیسے کلام اللہ میں کسی طرح کی تبدیلی حرام و ناجائز ہے، حالانکہ یہ مغربی نظریۂ تعلیم ان لوگوں کے ذہن کی پیداوار ہے جن کے عقائد و اصول، جن کے اخلاقی اقدار و انظار، جن کے معاشرتی طور طریقے، جن کے اقتصادی افکار و نظریے از اول تا آخر اور مکمل طور پر اسلامی اقدار و عقائد، نظریوں اور طریقوں سے مختلف ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب سب کچھ مغرب سے درآمد کیا گیا ہے اور اس کو جوں کا توں قبول کرکے نافذ العمل قرار دیا گیا ہے، تو ان مسلم اداروں اور دانش گاہوں کا حال، عیسائی مشنری یا سرکاری اسکولوں سے کس طرح اور کیوں کر مختلف ہو سکتا ہے؟"

(بحوالہ: عصری تعلیم گاہوں کے نصاب اور نظامِ تعلیم پر بے لاگ تبصرہ)

ان نام نہاد اسلامی اداروں کی حقیقت داخلوں کے دنوں میں زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ان کے جگہ جگہ بینرز لگے ہوتے ہیں۔ اسلامی اسکولز اپنے بینرز میں "**دین اور دنیا کی بھلائی کا دعویٰ کرتے اور دینی و عصری تعلیم کا حسین امتزاج**"، "**خوب صورت زندگی اور کامیاب آخرت**" جیسے نعروں کو داخلوں کے لیے بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ قرآن کی تعلیم لازمی، حفظ، ناظرہ وغیر ذالک... معیاری نصاب 'جو کہ اردو اور Orientalist style میں لکھی گئی اسلامیات کے علاوہ مکمل طور آکسفورڈ ہے پڑھایا جاتا ہے۔ اس سے واضح ہے یہ ادارے اسلام اور عیسائیت کا ملغوبہ ہیں۔ جو لارڈ میکالے کے خلاف اُٹھے تھے وہ اُسی کے پیروکار بن کر پورے ملک میں اُسی کو جگہ دے رہے ہیں اور نسل کو ظاہری طور پر مسلمان جب کہ باطنی و اخلاقی طور پر مادہ پرست اور دین سے دور کر رہے ہیں۔ پس ان کی سوچ سے دو امکانات میں سے ایک تو ضرور ہے کہ یا تو یہ لوگ اسلامی نظامِ تعلیم اور اس کے متعلقات سے بے بہرہ ہیں اور ان کو اس کی کوئی شدبدھ ہے بھی تو دنیا کمانے کی محبت میں فنا ہو کر اپنے اسکولز میں اس کارِ عظیم کو فیصلہ کن کردار دینے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ تو سلیبس کے متعلق گفتگو تھی، اب میں آپ کو ان اسکولز کے اندرونی ماحول کی جھلک دکھاتا ہوں کہ کس قسم کے یہ نام نہاد اسلامی ادارے ہماری نسل کے دین، اخلاق و کردار تباہ کر رہے ہیں۔ اس کا اندازہ درج ذیل چند مختصر واقعات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

1. ایک دن نویں اور دسویں کلاس کے لڑکوں اور لڑکیوں کا کوئی مقابلہ تھا اور اسکول کے ایک استاد نے مجھے کہا کہ آپ مقابلے کے فوٹو وغیرہ لیں لیکن سربراہ ادارہ نے مجھے منع کر دیا کہ آپ پروگرام میں نہیں آسکتے، لہٰذا مقابلے کے خاتمے پر مَیں نے اسکول کے گیٹ پر جو میرے دفتر کے سامنے تھا، لڑکیوں کو لڑکوں پر ہوٹنگ (hooting) کرتے اور اشارے کرتے ہوئے دیکھا، اس کے برعکس لڑکوں کا بھی ایسا ہی رویہ... لڑکے اور لڑکیاں غیر اخلاقی نعرے بازی کر رہے تھے۔ اساتذہ پاس کھڑے ہنس رہے تھے اور ان کے اس شغل سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ تو مجھے وہ دعا یاد آ گئی رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً۔ اور یہ سوال دل میں اٹھا کہ یہ دنیا اور آخرت کی کون سی بھلائی ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات سے بالکل اُلٹ ہے اور آخرت میں خسارے کا موجب بنے گا۔ یہ بات سمجھ میں آئی کہ یہ سب دنیا کمانے کے لیے اللہ کی آیات کو بیچنے کے مترادف ہے جو کہ بہت قلیل اور حقیر ہے۔" یعنی آخرت سے دوری اور دنیا کی محبت" معاد پر دنیا کو ترجیح دینا۔
2. اسی طرح ایک اور واقعہ پڑھ کر آپ حیران اور ششدر رہ جائیں گے کہ ابھی دو تین ماہ قبل مجھے ایک صاحب جو کہ میرے ایک استاد اور دوست بھی ہیں کا فون آیا کہ میں آپ کے شہر آرہا ہوں تو آپ فلاں تاریخ کو دوپہر ایک بجے ملنے کے لیے آ جائیں۔ پس مَیں تقریباً وقت کے مطابق وہاں پہنچا اور ملاقات کی، دورانِ گفتگو میں نے پوچھا کہ آپ اسلامی اسکول کی سالانہ تقریب میں گئے تھے تو کیسی رہی تقریب... محترم استاد نے فرمایا آئندہ کے لیے تو میں نے توبہ کرلی ہے۔ مَیں نے پوچھا ایسا کیا ہوا؟! کہتے ہیں کہ مجھے اسکول انتظامیہ نے بلوایا تھا کہ شعبہ حفظ کو آخری سبق آپ نے پڑھانا ہے کہتے ہیں کہ میں جب پہنچا تو انہوں نے سب سے پہلے تو ایک حمد کو میوزک کے ساتھ لگایا اور اس میں چھوٹی بچیوں سے لے کر جوان بچیوں تک نے ہل جل کی جو اور کیا تھا ڈانس ہی تھا... بعد میں معلوم ہوا جو کہ زیادہ افسوس کی بات کہ حفظ کی طالبات بھی اس ڈانس میں شریک تھیں اور ان ہی میں سے ایک نے قرآن مکمل کیا تھا اور بعد میں اس کو برقعہ پہنا کر آخری سبق میں بٹھایا گیا۔ اس وجہ سے توبہ کرلی استاد محترم نے کہا۔
3. ان کی سالانہ تقریب انعامات اور فن فیئرز میں جانے کا موقع ملا جس میں بچوں اور بچیوں کا لباس اور وضع و قطع مکمل طور پر غیر اسلامی اور اغیار کے طرزِ زندگی کی ترجمانی کر رہی تھی۔ پھر تلاوتِ قرآن کے بعد چند چھوٹی اور جوان بچیوں کے ایک گروپ کو ٹیبلو کے لیے اسٹیج پر بلایا گیا اور ان بچیوں نے میوزک کے ساتھ ڈانس و

رقص کی صورت میں پرفارم کیا۔ اس دوران میں تمام تماشائی بیٹھے تالیوں سے اُن کو داد دے رہے تھے۔ ایسا ہی ان نام نہاد اسلامی اسکولز میں ہونے والے فن فیئرز کا حال ہے جو کہ ایک مکمل طور پر مخلوط پروگرام ہوتے ہیں۔

4. شعبۂ حفظ کے اساتذہ کی قدر نام نہاد اسلامی اداروں میں ایک عام مزدور سے بھی کم ہے جو یومیہ ۶۰۰ روپے کماتا ہے جب کہ ان اداروں میں انگریزی کے استاد کی تنخواہ ۱۰ ہزار روپے سے ۱۵ ہزار روپے تک ماہانہ ہے اور قرآن کی تعلیم پر مقرر اساتذہ کو ۳ ہزار سے ۴ ہزار روپے ماہانہ ملتی ہے۔ اہلِ قرآن کی یہ قدر ان نام نہاد اسلامی اسکولز میں انگریزی کے مضمون سے بھی کم ہے۔

مذکورہ چند مختصر سے واقعات واضح کرتے ہیں کہ یہ نسلِ نو کو مادہ پرست بنانے، اُن میں مغربی اقدار پروان چڑھانے، اخلاقی تباہی سے دوچار کرنے اور آخرت سے غافل کرنے کا باعث بن رہے ہیں۔ یہ ادارے نئی نسل کو دین سے دور اور اخلاقی طور پر پستی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ جب کہ ان اداروں سے نکلنے والی نسل کالجز و یونیورسٹیز میں جا کر مکمل طور پر الحاد کا شکار ہو جاتی ہے یا پھر دین کو عملی زندگی سے بے دخل کر دیتی ہے۔ ان کا مقصد صرف اور صرف اچھی نوکری کی تلاش اور زیادہ سے زیادہ دولت کمانا بن جاتا ہے۔ حلال و حرام کے پیمانوں کو سبوتاژ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان نام نہاد اسلامی اداروں سے نکلنے والی نسل 'شکل سے اسلامی دکھائی دیتی ہے لیکن ذہنی، قلبی اور اخلاقی طور پر مادہ پرستانہ سوچ کی حامل ہے بلکہ اب تو شکل سے بھی اسلامی نہیں دکھائی دیتے اور دار الکفر میں رہنے کو ترجیح دیتی ہے۔

بقول مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمہ اللہ:

"آپ کو ترکی سے لے کر انڈونیشیا تک مسلمان ممالک کے جتنے سربراہ اور رہ نما نظر آئیں گے وہ سب اسی مغربی نظامِ تعلیم کی پیداوار ہیں، ان میں سے جن کو براہ راست کسی مغربی ملک یا یورپ کے کسی مشہور تعلیمی مرکز میں پڑھنے اور پروان چڑھنے کا موقع نہیں ملا، انھوں نے اپنے ملک میں رہ کر اس نظامِ تعلیم سے (اس کے مخلص نمائندوں کی نگرانی و سرپرستی میں) پورا فائدہ اٹھایا، ان میں سے متعدد اشخاص نے ملٹری کالجوں میں تعلیم پائی جہاں مغربی طرز کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے"۔ (مسلم ممالک میں مغربیت اور اسلامیت کی کشمکش:۲۴۷)

مزید تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"یہ مغربی نظامِ تعلیم درحقیقت مشرق اور اسلامی ممالک میں ایک گہرے قسم کی لیکن خاموش نسل کشی کے مترادف تھا، عقلائے مغرب نے ایک پوری نسل کو جسمانی طور پر ہلاک کرنے کے فرسودہ اور بدنام طریقہ کو چھوڑ کر اس کو اپنے سانچے میں ڈھال لینے کا فیصلہ کیا اور اس کام کے لیے جابجا مراکز قائم کیے جن کو تعلیم گاہوں اور کالجوں کے نام سے موسوم کیا۔" (مسلم ممالک میں مغربیت اور اسلامیت کی کشمکش:۲۴۷)

اس کا سبب نام نہاد اسلامی اداروں کے سربراہان کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا اور آخرت برابر ہیں یعنی دنیا پہلے اور آخرت بعد میں... اور جب آزادی اور سرمائے کا ارتکاز مد نظر ہو گا تو نام نہاد اسلامی اداروں سے نکلنے والی نسل بھی ایسی ہی مادہ پرست اور دنیا پرست اخلاق و کردار سے عاری ہو گی۔ اُس کے نزدیک علم وہی ہو گا جس سے اچھی نوکری ملے اور دولت میں اضافہ ہو۔ یہی حال ادارے میں پڑھانے والے اساتذہ کا ہوتا ہے جن کی سوچ بھی صرف اپنی ترقی اور زیادہ تنخواہ تک محدود ہوتی ہے۔ اور یہ دینی طور پر کتنے پختہ ہوتے ہیں؟ واللہ اعلم! اگر یہ عقیدہ ذہن میں رہا تو ہمارے اسلامی اسکولز میں شعبہ حفظ، تجوید، اسلامیات کے درس اور ناظرہ کے اسباق کی سمت درست نہیں کر سکیں گے۔ لمحۂ فکریہ یہ ہے کہ پھر اس طبقے نے جو اسکول، کالج اور جامعات و یونیورسٹیاں قائم کی ہیں، اندازہ کیجیے کہ ان کا حال مغربی طرز سے کیوں کر مختلف ہو سکتا ہے۔ لہٰذا میری ان نام نہاد اسلامی اسکولز کے سربراہان سے گزارش ہے کہ تعلیم کے مقاصد کو سمجھیں اور خالصتاً اسلامی تصورِ تعلیم کو اپنائیں یہ نہ ہو کہ دنیا کمانے کی حرص و طمع آپ کی آخرت خراب کر دے اور روزِ قیامت یہ نسلِ نو اور ان کے والدین آپ کی گردن پکڑنے کے لیے کھڑے ہوں؟!

خلاصۂ کلام:

یہ بات ذہن میں رہے کہ اسلام کے نظامِ تعلیم کے اغراض و مقاصد میں انسان کی محض دنیا ہی سنوارنا ہرگز مطلوب نہیں ہے بلکہ ایسے رجالِ کار کی تیاری مقصود ہے جو اس کے دین و دنیا دونوں کو سنوار سکیں اور احکام شریعت ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کی نعمتوں کے حصول والے اعمال اختیار کرنے کا حکم دیں، یہی اسلامی نظامِ تعلیم کی خصوصیت، اس کا امتیاز اور انفرادیت ہے۔ اگر آپ کے ادارے یہ مقاصد پورے نہیں کر رہے اور یقیناً نہیں کر پا رہے ہیں تو پھر آپ قرآنی آیات، احادیث، اور اسلامی ناموں کو اپنی دنیا کمانے کے لیے استعمال کر رہے ہیں، چند روپوں کی خاطر ان کو بیچ رہے ہیں جو سراسر آخرت میں خسارے کا سبب ہو گا۔ فالعیاذ باللہ... اسی سلسلے میں دورِ حاضر میں پاکستان کے ایک معروف عالمِ دین 'اسلامی تعلیم کے چار مقاصد بیان کرتے ہیں کہ:

پہلا مقصد، خدا خوفی کے جذبے سے سرشار رجالِ کار کی تیاری:

قرآن کریم نے جہاں تعلیم کا حکم دیا وہاں تعلیم کے اس اہم اور اساسی مقصد کو واضح کرتے ہوئے فرمایا:

اقرأ باسم ربك الذی خلق

"اپنے پیدا کرنے والے رب کے نام سے پڑھیے"۔

اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ پڑھنے والے کے دل و دماغ میں خالقِ کائنات یعنی اللہ رب العزت کی الوہیت و ربوبیت کا تصور اچھی طرح نقش ہو جائے۔ اگر دل و دماغ میں یہ تصور ہو تو یہ اسے اپنے رب کے ساتھ جوڑ دیتا ہے اور یوں انسان اللہ تعالیٰ کے ہر حکم و قانون کو قبول کرتا ہے اور دنیاوی زندگی میں ہر قسم کی برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ لہٰذا اگر انسانوں کو الحاد و بے دینی، کفر و شرک، ظلم و تعدی، بے راہ روی اور ہر قسم کی برائی سے بچانا ہے تو ان کے دل و دماغ میں مذکورہ تصور راسخ کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح انسانوں میں روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کا یقین پیدا کیا جانا بھی لازم ہے۔ جب یہ یقین پیدا ہو گیا تو یہ انسان اپنے آپ کو اپنے ہر عمل کا جواب دہ سمجھے گا اور حرام و ناجائز امور سے بچ سکے گا۔

دوسرا مقصد، اسلامی تہذیب و ثقافت کا تحفظ:

اسلام ایک کامل و مکمل اور عالم گیر دین ہے جو اپنا ایک مخصوص طرزِ زندگی اور تہذیب رکھتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو اس پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے کا حکم دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے غیر اقوام کی تہذیب و تشبہ اختیار کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے اور اسلامی تہذیب اختیار کرنے کی پُرزور دعوت دی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات، اور ظاہری و باطنی سیکڑوں چیزوں میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے ساتھ مشابہت سے سختی سے روکا گیا ہے۔ اسلام 'نظامِ تعلیم کے ذریعے ایسے افراد کی تیاری چاہتا ہے جو اسلامی تعلیمات کا کامل نمونہ، اسلامی تہذیب کے نمائندہ، اسلامی اخلاق و اقدار کی عملی شکل اور اسلام کی دعوت کے حقیقی ترجمان ہوں۔ یہی اسلامی نظامِ تعلیم کا خاص مقصد ہے۔ اس کے برعکس مغربی نظامِ نصاب میں پروان چڑھنے والے ہر فرد کے دل و دماغ میں مغربی تہذیب و ثقافت اور طرزِ زندگی کی محبوبیت، مقبولیت اچھی طرح پیوست ہو جاتی ہے اور وہ اسی طرزِ زندگی کو باعث فخر و عزت سمجھتا ہے۔

تیسرا مقصد، اسلام کا غلبہ اور بالادستی:

اسلامی نظامِ تعلیم و تربیت کا ایک اہم مقصد ایسے افراد کی تیاری ہے جو اسلامی نظام کے نفاذ و قیام، غلبے اور پوری دنیا میں اس کی بالادستی کے لیے بھرپور کردار ادا کر سکیں، چنانچہ اسلامی نظام کی طویل تاریخ میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے جنھوں نے اسلامی نظام کے نفاذ و قیام اور پوری دنیا میں اس کے غلبے کے لیے شاندار کارنامے انجام دیے۔ جب کہ مغربی نظامِ تعلیم نے اسلامی نظام کے خلاف زہریلا مواد پھیلا دیا ہے۔ یہاں تک کہ مغربی نظامِ تعلیم سے وابستہ افراد 'اسلامی نظام کی ضرورت و اہمیت کے ہی منکر ہیں یا موجودہ دور میں اس کے قابلِ عمل ہونے کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہیں۔

چوتھا مقصد، کفریہ نظام کا خاتمہ:

اسلام کے نظامِ تعلیم کے ذریعے ایسے افراد کی تیاری مقصود ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی نظام کا احیا کریں اور غیر اقوام کے نظامِ حیات کو فکری و عملی طور پر مسترد کریں اور ان کے دل و دماغ میں غیر مسلم اقوام کے طرزِ سیاست و حیات سے مکمل طور پر نفرت جب کہ اسلامی طرزِ حیات سے مکمل رغبت اور محبوبیت پیدا ہو جائے۔ لہٰذا ایک مسلمان جب بھی کوئی علم حاصل کرے گا یا کوئی فن سیکھے گا تو اس کا بنیادی مقصد اس کے ذریعے اسلام کا تحفظ اور غیر اسلامی نظریات کا رد ہو گا اور یہ زندگی کے ہر شعبہ میں اسلامی تعلیمات کے احیا کی فکر کرے گا۔ اس کے برعکس مغربی نظامِ تعلیم سے وابستہ فرد کا نظریہ کیا ہوتا ہے؟ اس کی بلند فکری کا حال کیا ہوتا ہے؟ وہ مذہب کے تحفظ و ترویج کو کس نظر سے دیکھتا ہے؟ یہ بات واضح ہے۔ یہاں تو صرف ایک ہی مقصد پیشِ نظر ہوتا ہے کہ دنیاوی معاملات میں سبقت، اقوامِ غیر کی کامل اتباع، کفریہ نظام کا زبردست تحفظ اور مغربی تہذیب کی اندھی نقالی۔

خاتمہ:

مغربی نظامِ تعلیم کے مفاسد اور اسلامی نظامِ تعلیم نہ اپنانے کے نقصانات کے پیشِ نظر ضرورت اس بات کی ہے کہ مغربی نظامِ تعلیم کو فکری و عملی طور پر مسترد کر دیا جائے اور اسلامی نظامِ تعلیم کو اپنانے کی کوشش کی جائے۔ اس کی عملی صورت یہ ہے کہ اسلامی نظام کے قیام کے لیے بھرپور جدوجہد شروع کر دے، کیونکہ اسلامی نظام کے قیام کے ذریعے ہی اسلامی نظامِ تعلیم قائم ہو سکتا ہے، اس کے علاوہ اس کا کوئی اور حل نہیں ہے۔ اسلامی نظام ہماری ضرورت بھی ہے اور اس کے قیام کے لیے جدوجہد کرنا ہمارا فریضہ بھی ہے لہٰذا اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد میں شامل ہو جائیے۔

اللہ رب العزت ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمین

☆☆☆☆☆

نصرتِ دین کے امین... انصار

فیضان چودھری

ابتدائیہ: برادرم فیضان چودھری کے ایک رفیقِ جہاد کے قلم سے

الحمدللہ ربّ العالمین و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الکریم و بعد

ایک عرصے سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ جہاد فی سبیل اللہ جیسی عظیم عبادت کی ادائیگی اور نفاذِ شریعتِ محمدی علی صاحبہا السلام جیسی مبارک محنت کے عمل میں ریڑھ کی ہڈی کی مانند اساسی حیثیت رکھنے والے 'انصار' سے متعلق اردو زبان میں کوئی مضمون پیش کیا جائے۔ انصار اللہ اور انصار المجاہدین فی سبیل اللہ کا ایک ایسا احوال جو عصرِ حاضر کے جہاد اور شریعت کے نفاذ کی موجودہ زمانے میں جاری محنت کو اجاگر کرے۔ بالخصوص پاکستان و برِّ صغیر میں جاری جہاد کی بابت جہاں نصرتِ دین و جہاد کا بنیادی کام وزیرستان و دیگر قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد نے کیا۔

انصار کے ناموں کی فہرست جب سردارانِ انصار حضراتِ اہلِ مدینہ رضی اللہ عنہم سے شروع ہو گی تو ہوتے ہوئے برِّ صغیر میں جہاد کے مجدد، قاطع شرکیات و بدعات، امیر المؤمنین سید احمد شہید رحمہ اللہ کے انصار جن میں ارباب بہرام خان اور درویشانِ قندھار کا نام بالخصوص شامل ہے تک آئے گی۔ پھر یہی فہرست امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد اور امیر ملا نیک محمد وزیر اور امیر ملا بیت اللہ محسود رحمہم اللہ کے ساتھ کئی اور گمنام افغان، وزیر، محسود، داوڑ اور دیگر قبائلی انصار کے ناموں کے ساتھ آگے بڑھے گی۔ زیرِ نظر مضمون اسی گمنام فہرست میں موجود چند ناموں پر سے پردہ اٹھانے اور اہلِ ایمان کو ان کی خبر دینے کی کاوش ہے۔ یہ انصار اسی کاروانِ دعوت و عزیمت کا حصہ ہیں جو چودہ قرن سے حق کی علامت اور باطل کی ذلت و پسپائی کی مجسم تصویر ہے۔ اللہ پاک ان سب انصار پر رحم فرمائیں اور ہمیں جنت میں، ہمارے ان انصاری بھائیوں کے ساتھ مہاجرین و انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قدموں میں جگہ عطا فرمائیں، آمین۔

فیضان چودھری ایک دردِ دل رکھنے والے مجاہد فی سبیل اللہ ہیں جنہیں اللہ پاک نے کئی مشائخ جہاد سے مستفیض ہونے کی سعادت بخشی۔ ہجرت و جہاد کے اس راہی نے یہ مضمون ہجرت و جہاد کی سرزمین افغانستان کے صحراؤں، پہاڑوں، دشتوں اور وادیوں میں فرعونِ عصر امریکہ کے خلاف برسرِ جہاد رہتے ہوئے لکھا ہے۔ زیرِ نظر مضمون ہر ادیب اور لکھاری کے لیے ایک مثال ہے، ہر صحافی اور قلم کار کے لیے حجت ہے کہ جو 'جہاد بالقلم' اور 'جہاد باللسان' جیسی عظیم عبادتوں کو ادا کرنے کا دعوے دار ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ محبوب بھائی 'فیضان چودھری' کے اس مضمون کا فیضان عام فرمائیں اور مضمونِ ہذا کو ان کی آخرت کا توشہ اور دنیا میں ہدایت پر ثابت قدم رہنے کا ذریعہ بنائیں۔ اللہ پاک ہمارے ان محبوب بھائی کے ایمان و عزت، جان و مال اور قلب و عقل کی حفاظت فرمائیں اور انہیں راہِ حق پر استقامت عطا فرمائیں۔ اللہ پاک یہ دعائیں ہم سب کے حق میں قبول فرمائیں۔

وصلی اللہ علی النبی۔ و آخر دعوانا ان الحمدللہ ربّ العالمین۔

بوستان وزیر (احمد زئی):

بوستان وزیر کا جب ذکر آتا ہے تو ایک بہت ہی کمزور سے شخص کی شبیہ ذہن میں تازہ ہوتی ہے۔ بوستان ایک نہایت ہی غیرت مند، اللہ کے دین کے لیے اپنے کمزور جسم کو کھپانے والا اور انتہائی خوش اخلاق بھائی تھا۔ بوستان کے خاندان کی دین سے محبت اور کفر سے نفرت مثالی تھی جس کے نتیجے میں علاقے کے لوگ بوستان کو سمجھاتے بھی تھے کہ گھر پر بم باری ہو جائے گی۔ مگر عزم و ہمت کا یہ پیکر مسکرا کر بات کو ٹال جاتا تھا۔

جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا کے ایک گاؤں اعظم ورسک کا رہائشی، دنیاوی ترقی اور آسائشوں سے تو نہایت دور، مگر دین اور اس کی نصرت میں سب سے آگے بڑھنے والا ہمارا یہ پیارا انصار بوستان 'سب مہاجرین کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا۔ دین کے لیے قربانی اور کچھ کر گزرنے کے جذبے نے اسے مجاہدین کی صفوں میں لا کھڑا کیا۔ جس کا اس نے حق ادا کیا اور ثابت کیا کہ انسان چاہے جتنا بھی کمزور کیوں نہ ہو، اگر اللہ کے آسرے پر کھڑا ہو جائے تو وہ مالک اپنے بندوں کو سنبھالتا ہے۔

بوستان کا شمار شیخ ازمرائے رحمہ اللہ کے سب سے قریبی دوستوں میں ہوتا تھا، وزیرستان کی سطح پر شیخ ازمرائے کے کم و بیش تمام مقامی کام کرنے والا یہی بوستان وزیر تھا جو دیکھنے میں تو نہایت کمزور سا نظر آتا تھا مگر بلند عزائم کا حامل، اللہ کے دین کی نصرت میں پیش پیش تھا۔

پاکستانی حکومت نے وانا کے چند ایمان فروش قبائل ملکوں کے ذریعے سے بوستان کو بھی خریدنے کی کوشش کی، جب پیار محبت سے بات نہ مانی تو فوج نے ملکان کے ذریعے ڈرانے دھمکانے کی کوشش بھی کی مگر یہ دھمکیاں دل و دماغ کی وسعتوں کو دبا نہ سکیں۔ ایک سے زائد بار بوستان وزیر کے گھر کو حکومت نے تباہ کیا مگر ایک مسکراہٹ کے ساتھ بوستان اور

اس کے غیرت مند بھائی دوبارہ سے گھر کی تعمیر میں مگن ہو جاتے۔ بوستان کا جرم کیا تھا؟ اس کا جرم یہ تھا کہ اس دور کے تمام مطلوب ترین افراد کو اس نے اپنے گھر میں پناہ دی تھی۔ ان کے اسلحے کا مخزن بوستان کا گھر، ان کی تربیت کا مرکز بوستان کا گھر، مگر مجال ہے جو ماتھے پر کوئی ادنیٰ سی شکن بھی آئی ہو۔ یہاں تک کہ ایک بار اس نصرت سے روکنے کی خاطر فوج نے ایک بڑی رقم ملکان کے ذریعے بھجوائی۔ بوستان وزیر نے تمام گھر والوں کو اکٹھا کیا اور اس ساری رقم کو گھر میں سردی سے بچنے کی خاطر لگائی جانے والی بخاری میں ڈال کر آگ لگا دی۔ اور پھر نہایت معصومیت کے ساتھ بخاری کے سامنے ہاتھ سینکنے کے انداز میں بیٹھ کر کہنے لگا یہ مجھے خریدنا چاہتے ہیں! ایسی ناپاک رقم کا دھواں مجھے بہت مزے دار محسوس ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! اللہ کی رضا اور دین کی نصرت کی خاطر ایسی آزمائشوں کا سامنا کرنے کے باوجود بوستان وزیر اپنا مہاجرین سے محبت بھرا ایمانی تعلق نبھاتا رہا۔ اور یہ موقف صرف بوستان کا اپنا نہیں تھا بلکہ اس کے سگے بھائی اختر زمان رحمہ اللہ کا بھی تھا۔ اس کا گھر بار اور والدہ، مہاجرین اور مجاہدین کی نصرت کی خاطر سب کچھ تباہ کروانے کے لیے تیار تھے۔ بوستان رحمہ اللہ ایک لمبے عرصے تک ترک اور عرب مجاہدین کو ایران سے افغانستان کے راستے وزیرستان لے کر آتا رہا۔ اس کی شہادت کے بعد یہی کام اس کے سگے بھائی اختر زمان نے سنبھالا جو آخر کار اسی ضربِ عضب آپریشن کے دوران وانا سے ملحقہ علاقے گومل میں ایک عرب بزرگ اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے دست راست شیخ ابو زیاد عراقی رحمہ اللہ کے ہمراہ امریکی مشترکہ فضائی بمباری میں شہید ہو گیا۔

بوستان جہادی کاموں کے سلسلے میں کثرت سے سفر کرتا رہتا تھا اور شمالی زیرستان سے اسلحہ کی ترسیل اور وانا میں فضائی دفاع کے نظام کو منظم کرنے کے لیے مقامی مدد تک، تمام کام بوستان کے ہاتھ میں تھے۔ اس کے قریبی دوستوں میں شیخ عبد الرحمان بی ایم کے دونوں بیٹے منصور اور عبد العزیز شامل تھے۔ اس کے علاوہ شیخ ابو عکاشہ عراقی رحمہ اللہ کے بیٹے عبد اللہ عکاشہ سے بھی بوستان کا نہایت محبت بھرا تعلق تھا۔

اپنے انہی محبوب دوستوں کے ہمراہ ایک جہادی کام کے سلسلے میں بوستان میر انشاہ کے قریب ایک علاقے "ڈبئی" میں آیا ہوا تھا، جہاں رات میں پاکستانی افواج کے تعاون سے کیا جانے والا ایک امریکی ڈرون حملہ ان اکیسویں صدی کے انصار و مہاجرین کو ایک ہی خوب صورت آسمانی تخت میں جڑ گیا جس کے بعد لا خوف علیھم و لا ھم یحزنون ہے۔ بوستان رحمہ اللہ کو اس حملے کے بعد شدید زخمی حالت میں ہسپتال لے کر جایا گیا جہاں کچھ لمحے کے لیے آنکھ کھلی تو آس پاس کے افراد کے لیے نہایت ہی ایمان افروز اور دلوں کو عمل کے لیے تیار کرنے والی باتیں کی۔ افسوس کہ میرے پاس ان باتوں کا اصل متن موجود نہیں لیکن مجھے ایک ذمہ دار ساتھی نے اس کی ان باتوں کے بارے میں بتایا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز بھائی بوستان کو اپنے دربار میں قبول فرمائیں اور اس کے ساتھ اس کے بھائی اختر زمان کو بھی جس نے اپنا سب کچھ چھوڑ کر نصرتِ مہاجرین کے لیے اپنی کڑیل جوانی کھپا دی۔ رحمھما اللہ رحمتاً واسعا۔ آمین

سہیل وزیر (احمد زئی):

شیخ از مرائے (فہد الکینی) رحمہ اللہ کے دست راست ساتھیوں میں ایک اور نام سہیل وزیر کا ہے۔ جوان، خوب صورت مسکان چہرے پر سجائے، مضبوط جسم کا مالک سہیل ' مہاجرین کی آنکھوں کا تارا اور شیخ از مرائے و ڈاکٹر معاذ کا نہایت ہی محبوب ساتھی تھا۔ وانا کے علاقے ڈوگ کا رہائشی تھا اور جہاد و مجاہدین کے ساتھ کم عمری ہی سے محبت رکھنے والا تھا۔

سہیل کی عمومی شناخت یہی تھی کہ وہ مجاہدین کی خدمت کرنے میں سب سے آگے آگے رہتا تھا۔ ایک بار شیخ از مرائے رحمہ اللہ کے حکم پر ساتھیوں نے بڑی مقدار میں مائنیں تیار کیں تو سہیل ان مائنوں کو وصول کرنے آیا۔ سہیل اپنی روایتی مسکراہٹ کے ساتھ جب آیا تو اس نے ساتھیوں کا شکریہ ادا کیا کہ آپ لوگوں نے محنت کی، اللہ آپ کو اس کا اجر دیں۔ جس پر ساتھیوں نے ازراہِ مذاق سہیل سے کہا۔۔کام تو ہو گیا ہے اب دعا کرو کہ ان کا درست جگہ پر استعمال بھی ہو جائے۔ تو مسکرا کر سہیل نے کہا غم ما کوا! ان شاءاللہ اچھی جگہ ہی لگیں گی۔ پھر وانا سے ۲۰ کلومیٹر دور سپین کے علاقے میں یہ مائن کاری کی گئی جس میں فوج کے قافلوں کو نشانہ بنایا جانا مقصود تھا۔ ان میں سے کئی کامیاب کارروائیاں سہیل اور اس کے چند ساتھیوں کی محنت کے باعث عمل میں آئیں۔

وانا میں ڈاکٹر ارشد وحید رحمہ اللہ کے ساتھ بھی سہیل کا اچھا محبت بھرا تعلق تھا۔ مارچ ۲۰۰۸ء میں ان پر بمباری ہوئی جس میں وہ اپنے ۱۴ ساتھیوں کے ہمراہ شہید ہو گئے۔ سہیل اس بمباری کا بدلہ لینے کے لیے بے چین تھا۔ شیخ از مرائے کے امر پر سہیل اور اس کے پاکستانی ساتھیوں نے فوج کے 'جاوید سلطان کیمپ' میں ایک بڑی فدائی عملیات ترتیب دی۔ اس کارروائی کے بارود کو پورا کرنے کا روحِ رواں سہیل اور اس کے دوسرے ساتھی تھے۔ مالدیپ سے تعلق رکھنے والے مہاجر بھائی نے اس کارروائی میں فدائی حملہ کیا اور بیک وقت ۲۳ فوجیوں کو اُڑا ڈالا۔ جس کی وجہ سے وانا میں مجاہدین کی پوزیشن مزید مضبوط ہو گئی اور فوج پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی اور اس نے وانا کے علاقے شین ورسک کی بڑی پوسٹیں خالی کر دیں۔

سہیل کام کا دھنی تھا اور اس مقصد کے لیے صبح سے شام تک حرکت میں رہتا تھا۔ ۲۰۰۸ء سے لے کر ۲۰۰۹ء کے اواخر تک محسود کا علاقہ مجاہدین کے عسکری و انتظامی کاموں کا گڑھ رہا جس میں سہیل سب سے زیادہ پیش پیش رہا۔ وانا میں فضائی جاسوسی طیاروں کے خلاف ایک فضائی دفاع کا نظام منظم کیا گیا جس میں تین سے پانچ اطراف میں طیارہ شکن گنیں نصب کی گئیں۔ ان طیارہ شکن گنوں میں ۱۴.۵ ملی میٹر کی زکو یک گن اور ۲۳ ملی میٹر کی

شلکا گن استعمال کی گئیں۔ان ہتھیاروں کی گولیاں مہاجرین سے محبت کرنے والے ان کے غیور انصار نے فراہم کیں۔اس فضائی دفاع کے نظام میں الحمد للہ ۲ امریکی جاسوس طیارے تباہ ہوئے اور کئی کو ہنگامی لینڈنگ برمل افغانستان میں واقع "مچہ داد" یا "نوے اڈہ" کے کیمپوں میں کرنا پڑی۔یہ اینٹی ایئر کرافٹ گنیں مہاجرین اور انصار کے مشترکہ اتحاد کے تحت استعمال کی گئیں جو یہ بھی ثابت کرتا تھا کہ غیور قبائلی اپنے مہمان مجاہدین کو امریکی ڈرون حملوں کے لیے ہرگز تر نوالہ نہ بننے دیں گے، چاہے اس مقصد کے لیے انہیں پاکستانی فوج کو ہی کیوں نہ نشانہ بنانا پڑے۔

فضائی دفاع کے مجموعات میں سے ایک مجموعہ علاقہ محسود کے علاقے "مکین" میں بھی تھا جس کی سربراہی سہیل وزیر کے ہاتھ میں تھی۔نہایت ہی دلیری اور شجاعت کے ساتھ سہیل نے اپنی اس ذمہ داری کو سرانجام دیا۔اپنی اسی مصروفیت کے دوران یکم جنوری ۲۰۰۹ء کو اسے خبر ملی کہ فوج نے وانا میں " شوکائی نرائی" کے مقام پر شیخ ازمرائے اور شیخ یعقوب کو امریکی ڈرون حملوں کے ذریعے نشانہ بنایا ہے۔سہیل سے اسی وقت جب میری وانا بازار میں ملاقات ہوئی تو اس کے چہرے کے تاثرات بدلے ہوئے تھے۔ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی بچہ اپنے شفیق والد سے محروم ہوا ہے۔سہیل بہت زیادہ پریشان تھا اور فوج پر شدید سیخ پا۔اس نے شیخ ازمرائے کی شہادت کے بعد استاد احمد فاروق رحمہ اللہ سے مل کر اپنے جذبات کا اظہار کیا اور اپنے آپ کو فدائی عملیات کے لیے پیش کر دیا۔

مہاجرین کی قیادت نے اسے اپنے سابقہ عمل پر ہی برقرار رکھا اور وہ فضائی دفاع کے نظام میں محسود سے وانا آگیا۔نہایت ہی جانفشانی کے ساتھ سہیل نے وانا میں ڈرون طیاروں کی حرکت کو محدود کر دیا۔اس کے ہمراہ اس کے پاکستانی مجاہدین ساتھی بھی شریک رہے۔سہیل کی معاشرت کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ وہ کبھی بھی اس بات کا احساس نہیں دلاتا تھا کہ وہ پشتون ہے اور اس کے ساتھ رہنے والے پاکستانی یا عرب ہیں۔وہ انما المومنون اخوۃ کے مصداق تمام مجاہدین کو اپنا بھائی سمجھتا تھا اور دیگر افراد بھی اسے وہی مقام دیتے تھے۔

اس فضائی دفاع کی کامیابی سے تنگ آکر دشمن نے ایک نئی پالیسی کے ذریعے فضائی دفاع کے مواقع کو نشانہ بنانے کا پروگرام بنایا۔جس کے نتیجے میں فضائی دفاع کی دو گاڑیاں شلکا سمیت تباہ ہو گئیں اور ۳ پاکستانی ساتھی بشمول ابو ہریرہ بھائی اور ایوب بھائی بھی شہید ہو گئے۔اس کارروائی کے کچھ ہی ہفتوں بعد ایک بار پھر مجاہدین نے فوج کے "تیارزہ گیٹ" قلعے پر ایک بڑی عملیات کا منصوبہ بنایا۔اس منصوبے کی تنفیذ میں کچھ تاخیر ہوئی تو اس تاخیر کے دوران ایک بار پھر ڈرون طیاروں کی نہایت نیچی پرواز پر سہیل رحمہ اللہ اپنے ساتھیوں عبد الحنان اور عبد الوهاب بھائی کے ہمراہ گاڑی پر ژڑی نور کے میدان میں نکل آئے اور تاک تاک کر نشانے لگائے۔جس کی وجہ سے ایک ڈرون ہنگامی لینڈنگ کرنے پر مجبور ہو گیا، دوسرے ڈرون نے اپنی پرواز نہایت اونچی کر دی اور گاڑی پر میزائل داغے جس کے نتیجے میں مہاجرین اور ان کے انصار پر مبنی یہ گروہ اس دھرتی کو اپنے پاکیزہ وطاہر خون سے سیراب کر گیا اور اپنے بعد آنے والوں کے لیے یہ پیغام چھوڑ گیا کہ:

ہجرت کے راہیوں کی
نصرت کا یہ سفر خود
جس شام کے لیے ہی
میں نے بھی طے کیا تھا
وہ شام آگئی تو...پھر انتظار کیسا؟
جنت ہے منتظر گر...اس سے فرار کیسا؟

اللہ تعالیٰ سہیل پر اپنی لاکھوں رحمتیں نازل فرمائیں جس نے اپنا حال اس امت کے روشن کل پر قربان کر دیا۔

ڈاکٹر نصر اللہ محسود:

ڈاکٹر نصر اللہ محسود جنوبی وزیرستان خیسورہ کے علاقے کے رہائشی تھے۔آپ کا پورا خاندان ہی نصرت دین و نصرت مہاجرین میں پیش پیش رہا، آپ کے بیٹے، بھائی اور رشتہ دار تنظیم القاعدہ سے منسلک بزرگ شخصیات کے انصار رہے اور ان کو اپنے گھروں میں پناہ دیتے رہے، ان میں قابلِ ذکر شیخ خالد حبیب رحمہ اللہ، شیخ داؤد رحمہ اللہ (داماد شیخ اسامہ رحمہ اللہ)، شیخ عزام امریکی رحمہ اللہ، شیخ استاد احمد فاروق (راجہ محمد سلمان) رحمہ اللہ، شیخ ڈاکٹر ابو خالد (ڈاکٹر سربلند زبیر خان) رحمہ اللہ، شیخ ازمرائے (فہد الکینی)، شیخ یعقوب (احمد سالم سویدان)، شیخ مصطفیٰ ابو الیزید رحمہ اللہ، شیخ ابو عبیدہ مقدسی رحمہ اللہ (عبد اللہ خالد عدم) وغیرہ اور اسی طرح کے کئی دیگر افراد کی نصرت کرتے رہے۔ڈاکٹر نصر اللہ پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر تھے اور کراچی میں آپ نے اپنی تعلیم مکمل کی تھی، مگر اپنے آبائی علاقے میں اپنی عوام کی خدمت کی خاطر کراچی کی روشنیاں چھوڑ آئے۔جنوبی وزیرستان میں امیر بیت اللہ محسود شہید رحمہ اللہ نے اپنے قریبی رفقا کے ہمراہ جب پاکستانی کٹھ پتلی افواج کے پے در پے مظالم سے دفاع کی خاطر اعلانِ جہاد کیا تو ڈاکٹر نصر اللہ ان ابتدائی افراد میں سے تھے جنہوں نے اس پکار پر لبیک کہا۔ڈاکٹر صاحب بتایا کرتے تھے کہ تحریکِ طالبان پاکستان کے قیام کے چند ہی دنوں بعد بیت اللہ رحمہ اللہ کا مجھے مخابرہ پر پیغام آیا، جس میں انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں مجھے مخاطب کر کے پشتو میں کہا: ڈاکٹر بلکائی (میرے یار ڈاکٹر) میڑ موٹر خراب دے او میڑ سرہ روپے نشتہ (ہماری گاڑی خراب ہے اور ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں) ڈاکٹر صاحب نے پوچھا کتنے روپوں کی ضرورت ہے؟ تو بیت اللہ رحمہ اللہ نے کہا کہ دو ہزار روپے کی ضرورت ہے۔یہاں یہ بات بتانے سے ایک مقصود یہ بھی ہے کہ مجاہدین نے امریکی کٹھ پتلی پاکستانی فوج کے خلاف جہاد کس قدر بے سروسامانی میں شروع کیا تھا، یہ واقعہ ابتدائی ۲۰۰۶ء کا تھا۔لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کے نتیجے

میں ایک وقت وہ بھی آیا جب ۳۰۰ کی تعداد میں یک مشت پاکستانی فوج اپنے تمام سازو سامان کے ہمراہ تسلیم ہو گئی اور بے تحاشا غنیمت مجاہدین کے ہاتھ لگی، اس کے بعد تو جیسے سلسلہ شروع ہو گیا اور مجاہدین کی مالی تنگی ختم ہو گئی۔ غرض ڈاکٹر نصر اللہ رحمہ اللہ تحریک طالبان کے ابتدائی مددگار و انصار بنے اور اس کے ساتھ ساتھ قومیت و لسانیت کی تمام رکاوٹیں انہیں مہاجرین کی نصرت سے پیچھے نہ ہٹا سکیں۔ آپ رحمہ اللہ نہایت عاجزی و خاموشی سے خدمت کرنے والے افراد میں سے تھے۔ مجھے یاد ہے آپ کا گھر ہی آپ کا کلینک تھا جہاں آپ مریضوں کو دیکھتے تھے اور اسی میں آپ کی گزر بسر ممکن ہو پاتی تھی لیکن جہاں مہاجرین کی نصرت اور ان کی کسی ضرورت کا معاملہ در پیش ہوتا تو آپ اپنے مریضوں کو چھوڑ کر ان کی خدمت کی خاطر نکل کھڑے ہوتے، بارہا اس بات کا میں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا کہ جب بھی آپ سے ملنے آپ کے گھر ہم آتے تو نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ آپ ہمارا خوشی سے استقبال کرتے اور ایسی محبت سے پیش آتے جسے ہمارے دیگر ساتھی بھی آج تک یاد رکھے ہوئے ہیں۔

علاقہ محسود میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو ایسی نصرت و آزادی سے نوازا تھا کہ ایک بار میں ڈاکٹر نصر اللہ کے ساتھ رات میں سفر کر رہا تھا تو ڈاکٹر صاحب نے مجھے کہا: یار! مجھے حیرانی ہوتی ہے کہ ایک وقت تھا کہ یہاں مغرب کے بعد ڈاکوؤں کے خوف سے کوئی نہیں گزر سکتا تھا اور آج اکیلا مجاہد، وہ بھی اس علاقے کا نہیں بلکہ باہر سے آنے والا مجاہد، ساری ساری رات محسود کی سڑکوں پر سفر کر سکتا ہے، یقیناً یہ جہاد ہی کی برکت ہے۔ اس میں سب سے زیادہ حیران کن امر جس کا میں خود شاہد ہوں وہ یہ ہے کہ رات کو دو تین بجے بھی ڈاکٹر صاحب کے گھر کے دروازے کی دستک دی تو خندہ پیشانی کے ساتھ دروازہ کھولا گیا اور کھانا بھی تیار کروا کر لایا جاتا۔ جب کہ یہ معاملہ ایک دو دن کا نہیں تھا بلکہ لگاتار سالوں آپ کے گھر والوں کا مہاجرین کے ساتھ یہی رویہ رہا۔ یہاں تک کہ ایک بار ایک ساتھی شدید تھکن کی حالت میں کوئی ۳ بجے رات کو گھر پہنچا اور حیا کی وجہ سے گھر کے باہر گاڑی ہی میں سو گیا تو صبح قریباً تہجد کے وقت گاڑی کا شیشہ ڈاکٹر صاحب نے کھٹکھٹایا اور ناراضی سے پوچھا کہ کب آئے ہو۔ ہمیں اٹھایا کیوں نہیں۔ اور اس بات کو کافی لوگوں کے سامنے ذکر کرتے رہے کہ فلاں ساتھی رات کو آیا اور مجھے اٹھایا نہیں اور باہر ہی سو گیا، یہاں تک کہ وہ ساتھی خود مذاق میں ڈاکٹر صاحب کو کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب غلطی ہو گئی آئندہ آپ کو ہی اٹھاؤں گا۔

ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے نہایت دل نشین اور معصوم سی صورت سے نوازا تھا جب کہ سر پر وہ اکثر فلسطینی رومال اوڑھتے جس کی وجہ سے ساتھیوں میں بات مشہور تھی کہ ڈاکٹر صاحب، شیخ عبد اللہ عزامؒ سے بہت مماثلت رکھتے ہیں، ہم یہ بات انہیں کہتے بھی تھے لیکن وہ صرف مسکرا دیتے تھے۔

انصار کی قربانیوں کا تصور اگر ہم اپنے معاشروں کو سامنے رکھ کر کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اس طرح ایسے افراد کی نصرت و مہمان نوازی کرنا جن کے بارے میں ثقہ معلومات یہی ہے کہ پوری دنیا کو مطلوب ہیں اور ان کو پناہ دینے کا مطلب گھروں کا گرائے جانا، شدید مالی نقصانات اور جان کا ضیاع تک شامل ہے۔ چنانچہ ان انصار کی قربانی ہمیں یاد دلاتی ہے کہ جب بیعتِ عقبیٰ ثانیہ منعقد ہوئی، تب انصار میں سے ایک سردار حضرت اسعد بن ضرارہؓ کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ

> "رویدا یا اھل یثرب! اے یثرب والو! ذرا ایک لمحے رک کر سوچ لو کہ تم جو کرنے چلے ہو اس کے بعد تمہاری بیویاں بیوہ، تمہارے بچے یتیم ہوں گے اور پورا عرب ایک کمان کی مانند تمہارے اوپر برسے گا۔ اس لیے اگر تم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح دفاع کر سکتے ہو جیسے تم اپنے بیوی بچوں کا کرتے ہو تو آج انہیں ساتھ لے جاؤ ورنہ ابھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عذر کر دینا بہتر ہے"۔

جس کے جواب میں تمام حاضرینِ یثرب یک زبان کہتے ہیں کہ

> لا نقیل و لا نستقیل یعنی نہ اس بیعت کو چھوڑیں گے اور نہ ہی اس عہد کو نبھانے میں کوئی کسر چھوڑیں گے۔

پس مبارک ہو اے اہلِ وزیرستان اور بالخصوص اے اہلِ محسود! یقیناً تم نے دنیا بھر کے مظلومین فی سبیل اللہ غرباء کی نصرت کا حق ادا کیا اور اس کے نتیجے میں ہر نقصان کو اللہ کی رضا کی خاطر برداشت کیا۔

ڈاکٹر صاحب ایک نہایت عالی ہمت عسکری قائد بھی تھے اور اپنے علاقے کے مجاہدین کی جنگوں میں قیادت بھی کرتے تھے۔ آپ کی شہادت سے کچھ ہی عرصہ قبل آپ کے ساتھ محسود کے علاقے خیسورہ سے کوٹکئی تک کے سفر کا موقع ملا تو راستے میں آپ نے خیسورہ، تیارزہ، مومی کڑم اور بدر کے محاذوں پر ناپاک فوج کو پہنچنے والے بے تحاشا نقصانات کا تذکرہ کیا۔ آپ رحمہ اللہ ان ابطال میں شامل تھے جنہوں نے ناپاک فوج کا ۳۰۰ فوجیوں پر مشتمل کانوائے زندہ گرفتار کیا اور اس میں بے تحاشا غنائم و اسلحہ مجاہدین کے ہاتھ لگا۔ اسی طرح تیارزہ کے قلعے میں ہیلی پیڈ کے قریب ۱۲ فوجیوں کو زندہ گرفتار کرنے کا بھی کارنامہ سر انجام دیا۔ اسی طرح خیسورہ سے وانا جانے والے فوجی قافلوں پر ایک مرتبہ نہیں بلکہ بارہا آپ نے کمین کی قیادت کی جس میں فوج کو بھاری جانی و مالی خسائر کا سامنا کرنا پڑا۔ خیسورہ کے پل پر ۲۰۰۷ء میں ایک بڑی کمین لگائی جس میں فوجی قافلہ شکئی کی سمت جانے کی کوشش کر رہا تھا مگر یہ قافلہ ۳ دن کمین کی زد میں رہا اور آخر کار جنگی طیاروں و ہیلی کاپٹروں کی مدد سے نہایت مشکل کے ساتھ فوجی قافلہ نکلنے میں کامیاب ہو سکا۔ ڈاکٹر صاحب کے بقول اس کمین میں ۱۰۰ کے قریب فوجی مردار یا زخمی ہوئے تھے۔

حلقہ محسود کو جہادِ پاکستان کی ابتدا کرنے والے ابتدائی گروہ میں سے شمار کیا جاتا ہے، اور اس کی وجہ محسود قوم کی وہی غیرت و حمیت ہے جس کی بنیاد پر یہ قوم انگریزوں کو اپنے علاقوں میں گھسنے سے روکتی چلی آئی اور آج جب انہیں انگریزوں کی تربیت یافتہ غلام کٹھ پتلی فوج نے علاقہ محسود پر چڑھائی کی تو یہی محسود قوم اس پر چڑھ دوڑی اور قربانیوں کی ایک لازوال تاریخ رقم کی... مجھے ایک محبوب محسودی بھائی کا یہ واقعہ یاد آگیا جو کہ محسود کے علاقے لدھا سے تعلق رکھنے والا تھا، اس کا کہنا تھا کہ جب ۲۰۰۹ء میں فوج نے محسود پر چڑھائی کی تو ہم مجاہدین کے ہمراہ tactical retreat کرتے ہوئے جنگلوں میں نکل آئے، یہاں سے میرا علاقہ مجھے صاف نظر آتا تھا، میرے پاس ایک کیمرہ تھا اور ایک دن اپنے مرکز سے میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ فوجی میرے گاؤں میں گھسے ہوئے ہیں اور کالا دھواں فضا میں بلند ہے، گھروں کو آگ لگانا انگریزوں کا طریقہ کار رہا ہے اور اس کا بارہا ذکر انگریز مورخین نے اپنی کتابوں میں کیا ہے، چنانچہ انگریزوں کے تربیت یافتہ اپنے آقاؤں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمارے گھروں کو آگ لگا رہے تھے، مجھے نظر آرہا تھا کہ یہ ہمارے گاؤں کے کس کس گھر کو آگ لگا رہے ہیں، تو میں نے دیکھا کہ اب فوجی میرے گھر کی طرف بڑھ رہے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے میرے گھر کو آگ لگا دی، میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے کہ جس گھر میں ہم بڑے ہوئے ہیں اور جس گھر سے ہماری تمام یادیں وابستہ ہیں اسے آج یہ کالے انگریز خاکستر کر رہے ہیں لیکن اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ ہمارے گھر سے اگلے گھر کی جانب آگ لگانے کے لیے بڑھ رہے ہیں جو کہ رشتے میں میرے چچا کا گھر تھا تو میں نے خوشی سے نعرہ بلند کیا کیونکہ میرا چچا حکومتی آدمی تھا اور کافی عرصے سے بھاگا ہوا تھا۔

اسی جنگ کے ابتدائی دنوں کی بات ہے ڈاکٹر سربلند زبیر رحمہ اللہ نے اپنے دیگر طبیب ساتھیوں کے ہمراہ مشائخ کے حکم پر محسود جنگ کے لیے ایک منظم نظامِ طب کھڑا کرنے کا کٹھن کام شروع کیا۔ ڈاکٹر نصر اللہ اس مبارک عمل کے ابتدائی روحِ رواں تھے۔ آخر کار تمام محسودی ذمہ داران سے ملاقات کے بعد ایک منظم نظام کا ابتدائی ڈھانچہ ڈاکٹر نصر اللہ ہی کے آبائی علاقے خیسورہ کے ایک گاؤں ''میسارہ'' میں شروع ہوا اور ایک باقاعدہ منظم آپریشن تھیٹر قائم کیا گیا۔ نظامِ طب کے قیام کے بعد ڈاکٹر سربلند زبیر نے ڈاکٹر نصر اللہ سے کہا کہ آپ کو اس موبائل ہسپتال کا ایک شعبہ سنبھالنا ہو گا۔ ڈاکٹر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا کہ نہیں ڈاکٹر صاحب میرا کام ختم ہوا، میں تو جنگ کا آدمی ہوں اور جنگ کے بغیر میرا گزارا نہیں۔ لہٰذا آپ لوگ اپنا کام سنبھالیں، میں اپنا کام سنبھالتا ہوں۔ اور یقیناً ڈاکٹر صاحب جہادِ پاکستان کے ایک مایہ ناز بطل تھے جن کا اوڑھنا بچھونا جہاد اور استشہاد تھا۔ پاکستانی فوج کے آپریشن راہِ نجات کے اعلان سے کم و بیش ۶ ماہ قبل ہی سے علاقہ محسود کی ناکہ بندی کی جا چکی تھی، چنانچہ بیت اللہ محسود رحمہ اللہ کے امر پر خیسورہ کے محاذ کی قیادت ڈاکٹر نصر اللہ کو سونپی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو ڈاکٹر صاحب کے لیے کچھ اور منظور تھا۔ محاذ کی ذمہ داری ملنے کے چند ہی دنوں بعد ڈاکٹر صاحب نے شکئی سے آنے والے ایک فوجی قافلے پر مائن کاری کے لیے ایک گروپ روانہ کیا جس میں ڈاکٹر صاحب کے ساتھیوں کے ہمراہ تنظیم القاعدہ کے بھی ساتھی شامل تھے۔ رات کو مائن لگائی گئی اور دن میں ساتھی قافلے کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ دن ۱۰ بجے فوجیوں کو مائن کا علم ہو گیا۔ چنانچہ انہوں نے اس علاقے کا گھیراؤ کر لیا، ساتھیوں نے مخابرے پر ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ کیا ہم فوجیوں پر کمین لگائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا بسم اللہ کرو، چنانچہ جنگ شروع ہو گئی اور مہاجرین و انصار ایک ہی صف میں اس کٹھ پتلی فوج کے خلاف برسرِپیکار ہو گئے، ڈاکٹر صاحب اپنے گھر کی طرف تھے اور اسی وقت انہیں شعبہ طب کے کاموں کے حوالے سے کچھ رقم دی گئی کہ زخمیوں کی ترسیل کے حوالے سے گاڑیوں کا بندوبست کیا جا سکے، ڈاکٹر صاحب اس دن بھی اپنے فلسطینی رومال میں بالکل شیخ عبد اللہ عزام رحمہ اللہ سے روحانی مشابہت رکھے ہوئے تھے اور بہت زیادہ چمک رہے تھے۔ جیسے ہی انہیں مخابرہ موصول ہوا کہ جنگ بڑھ گئی ہے اور ساتھی محاصرے میں پھنس چکے ہیں تو دن ڈیڑھ بجے ڈاکٹر صاحب بجلی کی سی تیزی سے ہمارے سامنے ہی سے اپنے دو ساتھیوں اور ایک مہاجر ساتھی کو لیے میدان کی طرف لپکے۔ جس کے بعد جنگ میں مزید تیزی آئی اور فوج کو ہیلی کاپٹر منگوانے پڑ گئے۔ سہ پہر ۴ بجے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ مخابرے پر بات ہوئی تو ڈاکٹر صاحب نے مجھے خبر دی کہ تمہارا ساتھی لقمان اور عبد الرشید محسود زخمی ہو گیا ہے اسے جلدی ڈاکٹر ابو خالد کے پاس پہنچاؤ میں نے اسے ساتھیوں کے ہمراہ فلاں پوائنٹ پر روانہ کیا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب سے رابطہ منقطع ہو گیا اور ایک گھنٹے بعد مخابرے پر مجھ سے ایک اور محسودی مجاہد نے رابطہ کیا کہ ڈاکٹر شہید شو!

فوجی' ڈاکٹر صاحب کے جسد کو لے کر کیمپ چلے گئے اور نہایت ہی بے دردی کے ساتھ ان کے چہرے کو مسخ کر دیا جو کہ فوج کا پرانا طریقہ کار ہے کہ اپنے دشمنوں کی لاشوں کو کیمیکل کے ساتھ مسخ کر دیتے ہیں۔ ۳ دن بعد ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھ شہید ہونے والے ۲ مزید ساتھی علاقہ بدر کا ایک کمان دان اور حلقہ مومی کڑم کے ایک مجاہد کی لاشیں فوج نے واپس کیں۔ ڈاکٹر صاحب کی عوام دوستی و خدمت اور مہاجرین کے ساتھ نہایت مشفقانہ تعلق کی وجہ سے خیسورہ کی ہر آنکھ پرنم تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائیں۔ آمین

ڈاکٹر صاحب کی عادات ان کے غیور بھائیوں میں بھی بدرجہ اتم موجود تھی اور اسی غیرت ایمانی و نصرت کے جذبے کے تحت آپ کے بھائی گلاب رحمہ اللہ مہاجرین کے ہم نوا و مددگار رہے۔ اللہ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں۔ آمین (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

مجاہدین سے نظامِ پاکستان کی خیانتیں

صہیب احسن

گیارہ ستمبر کے مبارک حملوں کے چند دن بعد، فرعونِ عصر بش نے اپنی تقریر میں کہا ہے:

"ہم دہشت گردوں پر دنیا تنگ کر دیں گے، ان کی فنڈنگ ختم کروا دیں گے، انہیں ایک دوسرے سے الجھا دیں، اور انہیں دربدر کر دیں گے یہاں تک کہ ان کے لیے کوئی ٹھکانہ یا کوئی آرام گاہ باقی نا بچے گی"...

یہ رعونت تھی اس کے لہجے کی، یہ غرور و تکبر تھا اس کو اپنی ٹیکنالوجی پر، اور پھر مجاہدینِ اسلام کی حوالگی کا مطالبہ بھی اسی رعونت بھرے لہجے میں کیا گیا، اور کہا گیا کہ ان شرائط پر کوئی سمجھوتا نہیں ہو گا... جواب میں اللہ کا ایک بندہ، دنیا جسے ملا عمر کے نام سے جانتی ہے، اس کا جواب یہ تھا:

"اللہ تعالیٰ نے ہم سے فتح کا وعدہ کیا ہے جب کہ بش نے ہزیمت کا... جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون سا وعدہ سچا ہے؟"

اور پھر چشم فلک نے دیکھا کہ ایک اور فرعون، اپنی تمام تر رعونت کے ساتھ افغانستان کے کہساروں میں خاک ہوا... ملا عمر مجاہد رحمہ اللہ نے کسی ایک مسلمان کو کفار کے حوالے کرنا گوارہ نا کیا... دنیا نے دیکھا کہ کیسے مسلمان ایک جسدِ واحد کی طرح ہیں، کیسے رنگ و نسل اور ممالک کی قید سے آزاد، ایک توحید کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں یہ شرق تا غرب... سب نے دیکھ لیا کہ ملا عمر کے رب کا وعدہ سچا تھا، اور فرعون کے مقدر میں آج بھی ضلالت و رسوائی ہے... شیخ اسامہ رحمہ اللہ و دیگر مجاہدین کی حوالگی کے مطالبے کہ ایک سوال پر امیر المومنین ملا محمد عمر رحمہ اللہ کا جواب کچھ یوں تھا:

"میں مسلمانوں کے لیے اپنی زندگی میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑوں گا جو ان کے لیے شرمندگی کا باعث ہو"...

بش نے بڑائی کے زعم میں تکبر سے دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "دہشت گردی کے خلاف جنگ میں یا آپ ہمارے ساتھ ہیں یا دہشت گردوں کے ساتھ"... اور یہی آزمائش کی گھڑی تھی، کہ کون ایمان پر ثابت قدم رہتا ہے، کون اللہ رب العزت کے وعدوں پر یقین رکھتا ہے... اللہ رب العزت نے تو قرآن میں یہ صفیں واضح فرما دیں اور ساتھ ہی شیطان و کفر کی چالوں کے بودے ہونے کی بھی بشارت دے دی... سورۃ النساء آیت ۷۶ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا

"جو مومن ہیں وہ تو خدا کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لیے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو... (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے"۔

پس اس آیت کے مصداق، مجاہدینِ اسلام عالمِ کفر کے خلاف صف بستہ ہو گئے... ۵۲ ممالک کی "ٹیکنالوجی" سے لیس افواج ایک کمزور و ناتواں ریاست پر ٹوٹ پڑیں، عقل انسانی حیران تھی کہ اس قوت کا کیا مقابلہ، لیکن

بے خوف و خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

نبیؐ ملاحم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں کا ایمان کفر کے لشکروں کو دیکھ کر اور بڑھ گیا، ان کے سامنے تو بس دو ہی راستے تھے، فتح یا شہادت کی پاکیزہ موت... ایک جانب جہاں اللہ کے یہ بندے جو عرب تا عجم ہر نسل و قومیت سے تعلق رکھتے تھے، اور جو کلمہ لا الہ کی ڈور سے بندھے تھے، وہ اس امت کے کل پر اپنا پاکیزہ لہو وارنے لگے، تو دوسری جانب کچھ بزدل 'اللہ کے بجائے امریکہ کو الہٰ بنا بیٹھے اور امتِ اسلام سے بدترین غداری کے مرتکب ہوئے... پاکستان کے خائن حکمران، کہ جو اللہ کے مقابل امریکہ کے وعدوں پر یقین رکھتے تھے، کہنے لگے "اگر ہم نے امریکہ کا ساتھ نا دیا تو وہ ہمیں پتھر کے دور میں پہنچا دے گا"... بس پھر چاکری و غداری کی وہ مثالیں قائم کی گئیں کہ خود 'آقا' بھی اعتراف کر اٹھا کہ "اتنے تو ہم نے مطالبات نہیں کیے تھے جتنے مان لیے گئے"...

پھر ایک جانب افغانی کہساروں میں تلاوتوں و اعمال کی چھاؤں میں بھاری ضربوں کے ساتھ کفر کی جمعیت پارہ پارہ کی جانے لگی، وہیں ہمسایہ ریاست پاکستان میں موجود طاغوتی حکومت نے مجاہدینِ اسلام پر گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا... عرب و عجم کے کتنے ہی ہیرے چند ڈالروں کے عوض امریکہ کو بیچ دیے گئے، فضائیں اور سڑکیں امریکیوں کی گزر گاہیں بن گئیں، زمین سے کمک اور فضا سے امت مسلمہ پہ بم باری کی جانے لگی... ٹام ہاک کروز میزائلوں اور ڈیزی کٹر بموں سے غیرت مند افغانوں کی زمین لرزا دی گئی... لیکن اللہ کے شیروں کے قدم ہر گرتے بم کے ساتھ مضبوط ہی ہوتے چلے گئے... امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ نے جنگی حکمت عملی کو سامنے رکھتے ہوئے، اور عام مسلمانوں کو نقصان سے بچانے کی خاطر آبادیوں سے کہساروں کی جانب پسپا ہونے کا حکم جاری فرمایا... اور ایک بھرپور چھاپہ مار جنگ کی تیاری کا حکم دیا... پھر صلیبیوں کو زمین پر آنے کے بعد اس حقیقت کا ادراک ہوا کہ اس زمین پر آنا تو ان کے بس میں تھا، مگر یہاں سے جانے شاید نہیں...

مجاہدین اسلام کا اپنی صفوں کو منظم کر لینے کے بعد صلیبیوں پر یلغار کا ایک ایسا سلسلہ شروع کیا گیا کہ وہ نہ زمین پر محفوظ رہے نا آسمان میں... چلتی گاڑیاں اور قافلے مجاہدین کی بارودی سرنگوں کے ذریعہ ان کے ناپاک اجسام کو چیتھڑوں میں تبدیل کر دیتے تو دوسری جانب، نقل و حرکت محدود کر دینے اور کیمپوں تک محدود ہو جانے پر، فدائینِ اسلام بارود کے

ٹرکوں سے ان کی کمین گاہیں اڑاڈالتے... الغرض ہر طریقہ سے "ٹیکنالوجی" کا غرور خاک ہونا شروع ہو گیا...

ایک جانب تو مجاہدینِ اسلام کفر کو دن میں تارے دکھانے میں مصروف تھے، تو دوسری جانب صلیبی و صیہونیوں کے فرنٹ لائن اتحادی، کفر کے کاسہ لیس اور غلام پاکستان کی حکومت اور رائل انڈین آرمی حبِّ دین رکھنے والوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کے در پے ہو گئیں... مجاہدین کو گرفتار کر کے زندانوں میں پھینکا جانے لگا، کسی کو ڈالروں کے عوض بیچا جانے لگا، تو کہیں فوج میں سے اسلام پسند طبقے کا اخراج کیا جانے لگا... امریکیوں کے ساتھ مل کر غیرت مند قبائل کی سرزمین پر چھاپہ مار کارروائیوں کے ذریعہ مجاہدین کو شہید اور گرفتار کرنے کی کوششیں شروع کر دیں... اور پھر چشمِ فلک نے وہ شرم ناک منظر بھی دیکھا جب امت کی بیٹی عافیہ کو ان لعینوں نے صلیبی اتحاد کے سرغنہ امریکہ کے ہاتھوں فروخت کر دیا... اسی پر بس نہیں بلکہ کفر کے شانہ بشانہ "عالمی امن کے لیے" مجاہدین سے لڑنے کے لیے میدانِ عمل میں اتر آئے اور غیرت مند قبائل کی سرزمین پر باقاعدہ طور پر فوج پہلی بار داخل ہو گئی... اور وہاں مجاہدین سے جنگ میں مگن ہو گئی...

طاغوتی حکمرانوں کے چہرے سے نقاب اس وقت بھی اتر گیا جب کشمیر میں ہندو بنئے کے ساتھ فائر بندی کر کے مجاہدین کشمیر کے ساتھ بدترین غداری کا ثبوت دیا گیا... پھر یہ مرتدین اپنے ارتداد میں بڑھتے ہی چلے گئے، اسلام سے محبت رکھنے والے، کتنے ہی پرنور چہروں والے نوجوان، بنا کسی جرم کے اٹھا اٹھا کر لاپتہ کر دیے گئے... دنیا کے ہر قسم کے قانون سے بالاتر ہو کر وحشت و درندگی کی بدترین مثالیں قائم کی گئیں... ڈالروں کی ہوس، اور ملعون دنیا کی محبت نے انہیں خونِ مسلم کی ایسی چاٹ لگا دی جو کسی طور کم ہی نہ ہوتی تھی... اور پھر اسی دوران میں لال مسجد و جامعہ حفصہ کا اندوہ ناک سانحہ پیش آیا... اللہ کا گھر اور معصوم و پاکیزہ طالبات کی درس گاہ فاسفورس سے جلا دی گئی... معصوم طلبہ و طالبات کو شہید کر دیا گیا اور کتنے ہی ایسے تھے جن کو لاپتہ کر دیا گیا، صرف اس جرم کی پاداش میں کہ وہ کلمہ کی بنیاد پر بنے اس ملک میں کلمہ لا الہ کی حکمرانی کا مطالبہ کرتے تھے...

اس سربریت نے اس ناپاک فوج و حکومت کی اسلام دشمنی ہر خاص و عام پر عیاں کر دی اور امیر محترم بیت اللہ محسود شہید رحمہ اللہ 'جو کہ افغانستان کے محاذوں پر دادِ شجاعت دے چکے تھے' کی زیرِ کمان مجاہدین نے 'شریعت یا شہادت' کے نعرے تلے سرزمینِ پاکستان میں بڑے پیمانے پر طاغوتی حکومت اور فوج کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کر دیا، مجاہدین پر عرصہ حیات تنگ کرنے والی "بہادر" فوج اس ردعمل پر بوکھلا گئی، اور "بہادری" میں اس حد تک آگے چلی گئی، کہ وردی بھی دفتر میں جا کر پہننے لگی... بیت اللہ محسود رحمہ اللہ نے قبائل میں بھی اور بالخصوص حلقہ محسود میں بہت سی قبائلی روایتوں کو ختم کر کے خالص اسلامی ماحول قائم کر دیا... فدائی مجاہدین نے ناپاک فوج اور اس کے معاون طاغوتی اداروں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی... نیٹو کے سامانِ رسد کے قافلوں پر پے در پے حملوں کے ذریعہ سے غاصب صلیبیوں کی کمک کی کمر توڑ دی... مجاہدین طالبان کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے والی ناپاک فوج و حکومت کو، کہ جنھوں نے طالبان سفیر تک کو امریکہ کے ہاتھوں بیچ دیا تھا، ایسا زبردست سبق سکھایا کہ وہ اپنے "قلعوں" تک محدود ہو گئے...

شریعت کے نفاذ کی یہ تحریک، جو امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ سے بیعت تھی، دن بدن مضبوط ہی ہوتی گئی اور قبائل سے نکل کر ملک کے طول و عرض میں پھیلتی چلی گئی... یہاں تک کہ سوات کی غیور عوام بھی مجاہدین کے شانہ بشانہ کھڑی ہو گئی اور سوات بھی نفاذِ دین کی جدوجہد کا ایک بڑا میدان بن گیا... بیت اللہ محسود رحمہ اللہ نے صرف پاکستانی مرتد افواج و اداروں کو نشانہ نہیں بنایا بلکہ افغانستان میں بھی مسلسل تشکیلات کے ذریعہ عالمی کفر کا جینا دوبھر کیے رکھا... بیت اللہ محسود رحمہ اللہ کی ڈرون میں شہادت کے بعد اللہ رب العزت نے اس پاکیزہ تحریک کو ایک اور بہترین عسکری قائد سے نوازا اور حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ کی قیادت میں امریکی و پاکستانی طاغوت پر یہ تحریک قہرِ الٰہی بن کر نازل ہوتی رہی... حکیم اللہ محسود رحمہ اللہ نے جہاں پاکستان میں طاغوت کے ایوانوں پر لرزہ طاری کیے رکھا اور شریعت یا شہادت کے نعرے سے اولیائے الطاغوت کے دلوں کو سکیڑتے رہے، وہیں خوست میں فدائی ابو دجانہ خراسانی رحمہ اللہ کے ہاتھوں امریکی سی آئی اے کو اس کی تاریخ کا دوسرا بڑا ترین نقصان پہنچایا اور فیصل شہزاد فک اللہ اسرہ کے ذریعہ امریکہ کو باور کروایا کہ جب تک تمہارے خونی پنجے مسلمانوں کے لہو سے سرخ ہیں، تم ہماری پہنچ سے محفوظ نہیں ان شاء اللہ... امریکہ اور پاکستانی طاغوت کی آنکھوں میں کھٹکنے والے امت کے یہ ہیرے ان کی مشترکہ کارروائی اور ریکی میں کچھ عرصہ کے فرق سے شہید کر دیے گا اور اپنے رب کی جنتوں کے راہی بن گئے...

مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

"مومنوں میں کتنے ہی ایسے ہیں کہ جو اقرار اُنہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا... تو ان میں بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار میں ہیں اور اُنہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا"۔

ملک میں جہاں کہیں بھی شریعت کے نفاذ کی صدا اٹھی، رائل انڈین آرمی نے اسے بزور قوت دبانے کی بھرپور کوشش کی، اسلام آباد کی لال مسجد سے لے کر قبائل و سوات تک، محبانِ دین نے شجاعت و قربانیوں کی ان گنت مثالیں رقم کیں... اور آج اِنہی قربانیوں اور رب تعالیٰ کی خاص مہربانی کی بدولت ملک کے طول و عرض میں مجاہدین مضبوط ہیں... اور عنقریب ہی اس کھوکھلی طاغوتی حکومت و فوج کا غرور خاک کر کے اس دیس کو نورِ لا الہ سے جگمگانے والے ہیں ان شاء اللہ...

یہ صلیبی جنگ کفار و ان کے اتحادیوں کے خلاف افغانستان اور پاکستان دونوں میں لڑی گئی... اور ملا عمر کے رب کا وعدہ پوری بشارتوں کے ساتھ سچا ہوا... آج وہ مقدس تحریک جو ایک مدرسہ کے طالب علم نے تنہا شروع کی تھی، اور جس نے بیش تر افغانستان پر رب کا قانون نافذ کر لیا تھا، ایک بار پھر سے غلبہ کے لیے تیار ہے... اور فتح کی نوید اب کی بار ان شاء اللہ پاکستان سے ہوتے ہوئے ہند، بنگال و برما تک ہیں، کہ یہ لشکر اب رکنے والے نہیں، اور شریعت یا شہادت سے کم کسی بات پر راضی ہونے کے نہیں... یہ مجاہدین تو اپنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتوں پر یقین رکھتے ہیں... یہ راہِ جہاد کی فضیلتوں سے آگاہ ہیں، رب کی جنتوں کے شیدائی اور قفسِ دنیا میں اس رب کے حکم کے مطیع ہیں... راہ حق پر رب کے بھروسہ پر بڑھتے یہ قدم امت کی نشاۃ ثانیہ کی نوید ہیں...

اس ۱۶ سالہ صلیبی جنگ میں قابض امریکی لاشوں و نفسیاتی مریضوں کے علاوہ کچھ بھی حاصل نا کر سکے... شیخ اسامہ رحمہ اللہ کو شہید کر دیا گیا، لیکن شیخ اسامہ کا نظریہ، جماعۃ قاعدۃ الجہاد کا نظریہ آج دنیا کے کونے کونے میں ابھرتا نظر آتا ہے، اور شکست خوردہ اذہاں پر ہتھوڑا بن کر برس رہا ہے... امت مسلمہ بابرکت جہاد کی بدولت محکومیت سے ایک نئی وحدت بن کر ابھر رہی ہے، جو ظلم و طاغوت کا انکار کرتے ہوئے مسلم خطوں سمیت یورپ و امریکہ میں بھی سربلندی اسلام کے لیے کوشاں ہے... کواشی برادران، جنہوں نے گستاخِ رسول ﷺ کارٹونسٹوں کو ان کے ابدی ٹھکانے جہنم کی جانب سدھارا، اس کی تازہ اور روشن مثالیں ہیں کہ یہ امت احتجاجوں و ریلیوں سے نکل کر اب عملی طور پر کفر کو للکارنے والی بن چکی ہے... اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مجاہدینِ اسلام کو حق منہج پر قائم رکھتے ہوئے ساری دنیا میں غالب فرما دیں، یہاں تک کہ دین سارا اللہ ہی کے لیے ہو جائے اور فتنہ فساد اس دنیا سے ختم ہو جائے...

☆☆☆☆☆

بقیہ: وادیٔ پُرخار

مقصدِ جنگ اور شعار معرکہ کو مسخ کرنے کی مثال آج ہمیں بین الاقوامی عیسائیت کی اس کوشش میں نظر آتی ہے، جو ہمیں اس فکری جنگ کے بارے میں طرح طرح کے فریبوں میں مبتلا کرنے کے لیے صرف ہو رہی ہے اور تاریخ کو مسخ کر کے یہ افتراپردازی کی جا رہی ہے کہ صلیبی جنگوں کے پس پردہ سامراجی حرص کارفرما تھی، یہ سراسر جھوٹ ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ سامراج جس کا ظہور ان جنگوں کے بہت بعد ہوا ہے وہ صلیبی روح کا آلہ کار بنا رہا ہے۔

کیونکہ یہ صلیبی روح جس طرح قرونِ وسطیٰ میں کھل کر کام کرتی رہی ہے اس طرح اب وہ بغیر نقاب کے نہیں آسکتی تھی۔ یہ عقیدۂ اسلام کے ان معرکوں میں پاش پاش ہو چکی تھی جو مختلف النسل مسلمان رہنماؤں کی قیادت میں برپا ہوئے۔ ان میں صلاح الدین اور خاندانِ عمالیک کے توران شاہ کُردی تھے۔ ان لوگوں نے اپنی قومیتوں کو فراموش کر کے صرف عقیدہ اور نظریہ ہی کو یاد رکھا۔ اور عقیدہ ہی بدولت وہ ان کامیابیوں سے ہم کنار ہوئے۔

وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان بالکل سچا ہے، اور یہ جعل ساز اور فریب پیشہ لوگ جھوٹے ہیں۔

اصحاب الاخدود:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ، وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ، وَشَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ ، قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ، النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ، اِذْهُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ،وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ، وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ، اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ، اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ، ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ، اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ، اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ، وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ، ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ، فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ (البروج)

قسم ہے بُرجوں والے آسمان کی۔ قسم ہے اُس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ قسم ہے گواہی دینے والے کی اور اس کی جس کے مقابلے میں گواہی دی گئی کہ مارے گئے خندقوں والے، آگ کی خندقیں جن میں انہوں نے بہت سا ایندھن جھونک رکھا تھا۔ اور خندقوں میں بیٹھے ہوئے تھے اور اہلِ ایمان کے ساتھ جو (ظلم و ستم) وہ کر رہے تھے اُس کا تماشا دیکھ رہے تھے۔ وہ اہلِ ایمان کی اس بات سے برافروختہ تھے کہ وہ اُس اللہ پر ایمان لے آئے تھے جو زبردست اور سزاوارِ حمد ہے۔ اور اُس کی بادشاہت ہے آسمانوں کی اور زمینوں کی، اور اللہ ہر چیز کے حال سے واقف ہے۔ بے شک جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایذائیں دیں اور پھر توبہ نہ کی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لیے جلنے کا عذاب ہے، البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اُن کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ بے شک تیرے رب کی گرفت بڑی سخت ہے۔ وہی ہے جو اوّل بار پیدا کرتا ہے اور وہی ہے جو (قیامت کے روز) دوبارہ پیدا کرے گا۔ اور بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔ عرش کا مالک ہے اور عالی شان والا ہے۔ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

خیالات کا ماہنامچہ

ذہن میں گزرنے والے چند خیالات: اکتوبر ۲۰۱۷ء

معین الدین شامی

اللہ تبارک و تعالیٰ کا نہایت فضل و احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔ اللہ پاک کا شکر ہے کہ انہوں نے راہِ جہاد کا راہی بنایا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کا مطلب اور اس کے تقاضے بھی سمجھا دیں۔ اللہ پاک ہمیں جہادِ حق کرنے والا بنائیں، مقبول جہاد فی سبیل اللہ جس کا اختتام مقبول شہادت فی سبیل اللہ پر ہو، آمین یاربّ العالمین۔

عمران و نواز گٹھ جوڑ اور عدلیہ و فوج:

پہلے سینٹ اور پھر قومی اسمبلی میں نا اہل شخص کا پارٹی سربراہ رہنے پر قانونی بل منظور ہو گیا۔ ربڑ سٹامپ آف پاکستان المعروف صدرِ پاکستان ممنون حسین نے مہرِ تصدیق ثبت کی اور یہ قانونی بِل آئینِ پاکستان کا حصہ بن گیا۔ ساتھ ہی اس بل کے فیض کوئی بھی شخص پانچ سال کی مدت سے زیادہ نا اہل نہیں رہ سکتا، دوسرے الفاظ میں اگر آئینِ و قانونِ پاکستان کے مطابق اگر کوئی شخص شرابی، زانی، جواری وغیرہ یا اسی آئین کی اصطلاح میں ''صادق و امین'' نہیں رہا تو وہ خود کار طور پر / automatically پانچ سال کا عرصہ بیتتے ہی ''صادق و امین'' ہو جائے گا، الّا یہ کہ اس کو دوبارہ نا اہل نہ قرار دے دیا جائے۔

یہ بل سینٹ و قومی اسمبلی میں اکثریتِ رائے سے منظور ہوا۔ مزید یہ کہ اس بل کو صرف نااہل نواز شریف کے ٹولے کی حمایت حاصل نہیں تھیں بلکہ جنرل پاشا اور اسٹیبلیشمنٹ کے لانچ کردہ عمران خان کی بھی حمایت حاصل تھی۔ تحریکِ انصاف کے بعض 'معصوم' سینیٹرز، کیفے میں چائے پیتے رہے اور کچھ کو خبر ہی نہ ہوئی اور وہ بھُولے سے اس بل کو پاس کر بیٹھے۔

عدلیہ و فوج کا گٹھ جوڑ تو صاف ظاہر ہے اور انہی کی شہ پر عمران خان کا اُٹکنا بھی سب کے سامنے لیکن، عمران خان کی اس بل کی حمایت کی وجہ یہ بنی کہ اندیشہ ہے کہ عمران خان کو بھی نا اہل نہ قرار دے دیا جائے۔ عمران خان واقعی 'کھرا' آدمی ہے جس نے ٹی وی پر بیٹھ کر بتایا کہ وہ اپنے سالے گولڈ سمتھ کے ساتھ مل کر جوا کھیلتا رہا، سو وہ تو اپنی زبان کے مطابق ہی 'صادق و امین' نہ رہا۔ تو قومی اسمبلی کی سیٹ بھلے چلی جائے، پارٹی کی چیئر مین شپ تو نہ جائے!

یہ سب خبریں ہی تھیں، ان پر کیا تبصرہ کیا جائے؟ پاکستان میں الیکشن لڑنے اور حکومتی ذمہ داری پر بیٹھنے کے لیے صادق و امین ہونا ضروری ہے۔ کمال بات یہ ہے کہ آپ مسلمان ہوئے بغیر بھی صادق و امین ہو سکتے ہیں، بلکہ اس عجوبہ ملک میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ بھی صادق و امین ہوتے ہیں جیسے سلمان تاثیر گورنر پنجاب اور شہباز بھٹی ممبر قومی اسمبلی و وفاقی وزیر + عیسائی۔ اگر کوئی نام نہاد مسلمان ہو تو شیخ رشید کی صورت میں باکردار، صادق و امین اور آنٹی شمیم کی زلفوں کا اسیر ہو سکتا ہے۔

چلی ملی لیگ:

باوثوق ذرائع کے مطابق پاکستان کی وطن پرست و قومی پارٹی جس نے حال میں ہی اپنا نیا نام 'چلی ملی لیگ' رکھا ہے کی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں ایک اہلِ علم شخصیت نے پارٹی کے الیکشن میں حصہ لینے اور جمہوریت کے یکایک جائز ہونے کے 'فتوے' پر سوال اٹھایا۔ واضح رہے کہ پارٹی قیادت کے الفاظ میں ''برملا طور کے اوپر'' پارٹی کا مؤقف جمہوریت کے بارے میں عشروں سے حرام اور کفری نظام حکومت رہا ہے۔ اس سوال پر پارٹی قیادت میں سے ایک قائد کے بیٹے جو خود بھی قائد ہیں نے فرمایا: ''جنھاں تے کیہن تے اَسی پیہلے حرام کیہندے سی، اُنھاں تے کیہن تے اَسی حصہ لے لیا!''

یعنی جن کے کہنے پر ہم پہلے جمہوریت کو حرام کہتے تھے انہی کے کہنے پر ہم نے اس میں حصہ لے لیا!... اے مسلماں! ہوش کر، بیدار ہو!

ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور فوج:

ڈی جے آئی ایس پی آر میجر جنرل آصف غفور نے اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ فوج ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی۔ کسی دانا کا قول ہے کہ میں کسی بات پر اس وقت تک اعتبار نہیں کرتا یہاں تک کہ اس کی رسمی تردید نہ آ جائے۔ فوج ناموسِ رسالت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی۔ ناموسِ رسالت پر سمجھوتہ نہیں فوج سودا کرتی ہے۔ کمال ہے ویسے جس فوج میں سیکڑوں قادیانی ہوں، جو فوج ممتاز قادری کی قاتل ہو، جس فوج نے سیکڑوں عاشقانِ رسالت مجاہدین کو قتل کیا ہو، ہزاروں کو گرفتار کیا ہو اور جو سنہ پچاس کی دہائی میں تحریکِ ختمِ نبوت کے مظاہرے پر گولیاں چلا کر دس ہزار عاشقان کو قتل کر دے وہ کہتی ہے کہ ناموسِ رسالت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے؟ جو فوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن امریکہ و نیٹو کی فرنٹ لائن اتحادی ہو وہ سمجھوتہ نہیں کرے گی؟ جو فوج گستاخانِ رسالت کو گرفتار کرے اور پھر یہ کہہ کر جانے دے کہ ان افراد کو توہینِ مذہب نہیں توہینِ ریاست کی وجہ سے اٹھایا تھا اور پھر سمجھا بجھا کر چھوڑ دے وہ سمجھوتہ کرنے والی نہیں سودا بازی کرنے والی ہوتی ہے۔

پھر ہمارے کچھ نادان دوستوں نے ٹوئٹر و فیس بک پر لکھا کہ یہ 'بیانیہ' ہے۔ ریاست کا بیانیہ۔ کمال ہے صاحب! چوں چوں کا مربہ ریاست اور اس ریاست کے بیانیے!

سعودی عرب سے:

چند روز پہلے اخبار میں خبر تھی کہ بیت اللہ شریف کو عود اور آبِ زم زم سے غسل دیا گیا۔ ساتھ ہی اسی صفحے پر کچھ آگے خبر تھی کہ سعودی عرب میں سینما گھر کھولنے کی اجازت دینے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اقبال رحمہ اللہ نے شاید ایسی ہی قبیل کے بارے میں کہا تھا:

؎ یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

منافقت کی کوئی کَل شاید ہی ہوگی جو آلِ سعود میں نہ پائی جاتی ہو۔ بلکہ ماضی کے منافق بھی انہیں دیکھ کر سوچتے ہوں گے کہ کیا 'دماغ' پایا ہے۔

مزید شنید ہے کہ بادشاہی نظام ختم کر کے صدارتی نظام لانے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ امریکہ کو ظاہر ہے تھوڑا سا دنیا میں مشکل ہوتا ہوگا ناں بتاتے ہوئے کہ یہ بادشاہی نظام والے ہمارے پکے دوست ہیں۔ سو ان کے اشارے پر یہ صدارتی نظام لایا جائے گا اور محمد بن سلمان / محمد بن علمان کو صدرِ مملکت بنایا جائے گا۔ ابنِ علمان صاحب جو کہ ۲۰۳۰ء کا وژن رکھتے ہیں' کے مطابق سعودی عرب کو تیل کی پیداوار کے انحصار سے ہٹا کر، انفارمیشن ٹیکنالوجی، بزنس اور سیاحت پر معیشت کھڑی کرنا ہوگی۔

اس کے علاوہ پچھلے ڈیڑھ دو ماہ کے دوران دسیوں علمائے کرام کی گرفتاریاں اور مجاہدین کی شہادتیں عالمِ اسلام سے سوال کر رہی ہیں کہ آخر کب تک ہم ان دجالوں کو خادمِ حرمین شریفین سمجھتے رہیں گے جو خدمتِ حرم کے نام پر امتِ مسلمہ کو دہائیوں سے لوٹ رہے ہیں؟

شیعہ گردی:

یوں تو اس محرم الحرام کی آمد سے پہلے ہی ڈی جے آئی ایس پی آر نے پریس کانفرنس میں فرما دیا تھا کہ چند سال قبل راجہ بازار راولپنڈی میں اہلِ سنت کی قتل و غارت کے ذمہ دار روافض نہیں بلکہ اہلِ سنت ہی سے تعلق رکھنے والے ایک مسلک کے افراد تھے۔

یوں روافض کو خوب دہشت گردی پھیلانے اور گلی گلی محلہ محلہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں بکواسات کرنے کی آزادی مل گئی۔

دجال کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے ان روافض نے سوشل میڈیا اور میڈیا پر کمالِ منافقت سے اپنے دین کی تشہیر کی۔ عنوانات، اشتہارات اور ویڈیوز کے thumbnails میں حضراتِ ابو بکر و عمر، معاویہ و ابو ہریرہ اور اماں عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام بظاہر عقیدت سے لکھے اور اندر بکواسات کا ڈھیر لگا دیا۔

میڈیا پر عامر لیاقت اور اس قسم کے دیگر گستاخوں نے طوفانِ بدتمیزی برپا کیے رکھا۔

سچی بات یہ ہے کہ اس شیعہ گردی کا اصل علاج صرف اور صرف مجاہدینِ اہلِ حق کا ساتھ دینا اور اس دینِ تقیہ کے عالمی محافظوں امریکہ، اسرائیل و ایران اور علاقائی محافظوں پاکستانی فوج، خفیہ ایجنسیوں اور حکومت کی اصل کو سمجھنا اور ان کے خلاف دعوت و جہاد کے میدان میں اترنا ہے... پڑھیے جماعت قاعدۃ الجہاد برِّ صغیر کا جاری کردہ بیان ''القاعدہ برِّ صغیر: اہلِ سنت کی محافظ''۔

حجاب گالا:

امیر ما و حبیبِ ما حکیم الامت شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ، جہادی عمل سے متعلق عمومی ہدایات میں فرماتے ہیں کہ

''اہلِ دین سے ہمارا تعامل برادرانہ اور خیر خواہی پر مبنی ہونا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ان کی چھپی خطاؤں پر انہیں مخفی انداز میں نصیحت کریں اور اعلانیہ خطاؤں پر اعلانیہ انداز سے نصیحت کی جائے''۔

اللہ پاک سے ڈرتے ڈرتے اس موضوع پر کچھ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ ہماری ایک سیاسی مذہبی جماعت کے زیرِ انتظام، صوبہ پنجاب کے صدر مقام لاہور میں واقع پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں 'حجاب گالا' کا اہتمام کیا گیا۔ اس حجاب گالا میں مختلف شخصیات نے حجاب اور اس سے متعلقہ امور پر اظہارِ خیال کیا، بلکہ مرد حضرات نے بھی براہِ راست خواتین کے سامنے کھڑے ہو کر خطابات کیے پردے کے خصوصی انتظام کے بغیر۔ حالانکہ اس سیاسی مذہبی جماعت کے یہاں ماضی میں اس بات کا اہتمام کیا جاتا تھا کہ اگر مرد خطیب کو خواتین سے خطاب کرنا ہوتا تو یا تو مرد حضرات کی جگہ ہی علیحدہ رکھتے یا پھر کم از کم کپڑے کا ایک پردہ درمیان میں ضرور لٹکایا جاتا تھا۔

اس کے بعد ہال کے سٹیج پر نوعمر بچیوں نے مختلف قسم کے سکارف اور عبایوں کو اوڑھے ہوئے چکر لگایا، جسے 'ٹیبلو' کا عنوان دیا گیا۔ بندہ یہ لکھتے ہوئے نہایت عار محسوس کر رہا ہے کہ بچیوں کو رنگا رنگ سکارف اور عبایے اوڑھائے گئے تھے۔ ہر بچی کے ہاتھ میں ایک کتبہ تھا جس پر اس ملک کا نام درج ہوتا جس میں اس خاص طریقِ 'حجاب' کا فیشن ہے، مثلاً کویتی، مصری، سوڈانی، سعودی، عمانی، اماراتی، پاکستانی وغیرہ۔

نہایت افسوس کی بات یہ ہے کہ ان نوعمر بیٹیوں کو سٹیج پر 'کیٹ واک / cat walk' سے ملتے جلتے انداز سے چلایا گیا گویا ریمپ / ramp پر چل رہی ہوں اور پھر ایک جگہ کھڑے ہو کر گول گھوم کر نقطۂ آغاز کی طرف واپس لوٹایا گیا۔

تقریب کے اختتام پر شرکا نے 'قومی' ترانہ بجنے پر اپنے سینوں پر ہاتھ رکھے جس طرح کے مغرب سے روایت آئی ہے۔

صرف ایک مثال کہ حجاب گالا انتظامیہ کی مدارالمہام فخریہ انداز میں جتلا رہی تھیں کہ

''ہماری اناؤنسرز نے بالکل پروفیشنل انداز میں پروگرام کنڈکٹ کیا اور ٹی وی شوز ہوسٹس کی طرح اناؤنسنگ کی''۔

یہ سب ''فروغِ حجاب'' کے نام پر حجاب کے لیے گالی ہے۔ پردہ کیا ہے اور احکاماتِ پردہ کیا ہیں'، پر علمائے کرام نے خوب بحث فرمائی ہے۔ خود قرآنِ عظیم الشان اس حوالے سے رہ نمائی کرتا ہے۔

بلاشبہ کل تک فحش لباس میں گھومنے والی کے لیے نیلا پیلا سکارف اوڑھ لینا ایک بہتری کی جانب قدم ہے لیکن دین و اسلام کے علم برداروں کے لیے اسی پیلے پیلے، اودے اودے، نیلے نیلے پیرہنوں کی طرف رہ نمائی درست قدم نہیں بلکہ ایک قبیح روایت ہے۔

گزارش ہے کہ ان اعمال کا جائزہ و محاسبہ کریں اور علمائے کرام سے رہ نمائی لیں۔ ہماری فوز و فلاح دین و شریعت کی کامل اتباع میں ہے نہ کہ رینڈ کارپوریشن کے مطابق ماڈریٹ اور مغرب سے امپورٹڈ اسلام میں۔

قرآن سے رہ نمائی لیجیے کہ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ اور وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ کے احکامات خواتینِ اسلام سے کس امر کے متقاضی ہیں۔

کتبِ سیرت اٹھائیے اور جانیے کہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے پردہ فرماتی تھیں۔ خدیجہ و عائشہ اور حفصہ و زینب، مریم و آسیہ اور سارہ و ہاجرہ رضی اللہ عنہن کا اسوہ کیا تھا۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے حقیقی اسوے کی طرف دعوت دینے کو آپ چاہے تو ”تاریک خیالی“ قرار دیجیے، ”دقیانوس ذہنیت“ کی عکاسی کہیے، ”رجعت پسندی“ کہہ کر گزر جایئے یا ”کٹھ ملائیت“ گردانیے... لیکن ہم پھر بھی پورے شرح صدر سے یہی عرض کریں گے کہ

طاقِ دل میں اجالا اگر چاہیے، تو پرانے چراغوں سے ہی پیار کر!

جنرل احسان، سابق ڈی جی آئی ایس آئی:

جنرل احسان الحق خان کو نو گیارہ کے بعد صرف ایک ماہ کے اندر اکتوبر ۲۰۰۱ء میں ڈی جی آئی ایس آئی بنایا گیا۔ جنرل احسان نے اپنی میعاد پوری کی اور ۲۰۰۴ء میں آئی ایس آئی سے فارغ ہوا اور جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی بنایا گیا۔ اس کا سارا دور، خصوصاً ۲۰۰۱ سے ۲۰۰۴ تک نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ گزشتہ دنوں پرو اسٹیبلشمنٹ صحافی، سلیم صافی کو دیا گیا اس کا ایک انٹرویو سنا۔ یوں تو یہ انٹرویو کئی اہم موضوعات لیے ہوئے تھا لیکن اس میں سے دو تین باتیں ہمیں زیادہ لائقِ تبصرہ معلوم ہوئیں۔

ایک تو جنرل احسان کی باتیں سن کر یہ معلوم ہوا کہ چونکہ نو گیارہ کے بعد ساری کی ساری دنیا بشمول چین و روس امریکہ کے ساتھ تھے اس لیے پاکستان کا دہشت گردی کی عالمی جنگ میں کلیتاً حصہ لینا ہی درست فیصلہ تھا۔ البتہ اس کا کہنا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی پالیسیوں کا جائزہ لینا چاہیے تھا اور امریکہ کا یوں کلی ساتھ بعد تک نہیں دینا چاہیے تھا اور ہے۔ ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتا ہے کہ چونکہ امریکہ نے یہ بات طے کر لی تھی کہ دنیا میں freedom (آزادی) کے نام پر کسی قسم کی کوئی بھی تحریک برداشت نہیں کی جائے گی تو ایسے میں افغانستان ہو یا کشمیر کہیں بھی ہم بھی کسی تحریک کو کسی بھی درجے میں سپورٹ نہیں کر سکتے۔

مزید جنرل احسان کا کہنا یہ تھا کہ دنیا ایک اور سرد جنگ کی طرف جا رہی ہے جس میں طاقت صرف امریکہ کے پاس نہیں بلکہ چین اور روس بھی حصہ دار بن رہے ہیں۔ سو ایسے میں ہمیں نہ امریکہ سے تعلقات خراب کرنے چاہئیں اور نہ یہ سوچنا چاہیے کہ آئندہ تعلقات کے لیے ہمیں چین کی طرف اس نظر سے دیکھنا ہو گا جس نظر سے اس وقت ہم امریکہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ جنرل احسان کے مطابق دنیا کی ساری طاقتوں سے ملا کر، بنا کر رکھنے کی ضرورت ہے۔

فور سٹار جنرل رہنے، آئی ایس آئی کے چیف جیسی اہم پوزیشنوں پر رہنے کے باوجود جنرل احسان ایک بات سمجھنے سے یا تو عاری ہے یا پھر خود تو سمجھتا ہے لیکن نہیں چاہتا کہ لوگ سمجھیں کہ اصل طاقت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ ہیں۔ انہی کے سہارے پر جیا جاتا ہے اور انہی کے اذن پر یہ جان انہی کے راستے میں فدا کر دی جاتی ہے۔ مومن کے یہاں ہار اور جیت کچھ نہیں ہوتی۔ مومن کے یہاں صرف جیت اور جیت کا آپشن ہوتا ہے یعنی win win situation۔ ہمیں نہ چین چاہیے نہ روس و امریکہ۔ صرف اپنے ربّ کو منا لیں اور اس کے راستے پر ڈٹ جائیں تو ہماری دنیا بھی سنور جائے اور آخرت بھی۔

اس بات کو جنرل احسان ہی کی بات سے سمجھیں کہ جب سلیم صافی نے اس سے پوچھا کہ کیا ہم طالبان (امارتِ اسلامیہ) کو دبا کر یا مجبور کر کے اپنے ساتھ نہیں ملا سکتے تو جنرل احسان نے کہا کہ یہ بات ممکن نہیں ہے۔ طالبان ایک زمینی حقیقت ہیں اور امریکہ ان کو ختم نہیں کر سکا تو ہم کیسے انہیں دبا کر یا مجبور کر کے کوئی کام کر سکتے ہیں۔

سلیم صافی نے کمالِ بد دیانتی کے ساتھ کہا کہ طالبان کا تو صرف افغانستان کے پانچ فیصد علاقے میں presence (وجود) ہے۔ جس کے جواب میں جنرل احسان نے کہا کہ ہم اس کو تین categories یا درجوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک وہ علاقہ جہاں طالبان کی حکومت ہے، دوسرا جہاں طالبان contest یا مزاحمت و مقابلہ کر رہے ہیں اور تیسرا وہ علاقہ جہاں ان کا presence یا وجود ہے۔ گویا جنرل احسان نے افغانستان کی سرزمین کو تین حصوں میں تقسیم کر کے بات کی۔ مزید کہا کہ طالبان آج ماضی کی نسبت بہت مضبوط ہیں یہ صرف پانچ فیصد علاقے میں presence کی بات شاید دس سال پہلے تھی اب نہیں ہے۔

جنرل احسان ہی کی بات سے ثابت ہو گیا کہ جس افغانستان اور اس کے طالبان کے خلاف جنگ کا حصہ پاکستان آج سے سولہ سال پہلے بنا تھا وہ طالبان آج بازی جیت چکے ہیں۔ لمحۂ فکر یہ یہ ہے کہ جب طالبان بازی جیت چکے، امریکہ ہزیمت کا شکار ہوا تو ہم آج بھی اسی امریکہ یا اس کا کوئی متبادل چین و روس کیوں تلاش کر رہے ہیں اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی غلامی میں ویسے آنے کو کیوں تیار نہیں جیسا کہ اللہ کی غلامی میں آنے کا حق ہے؟!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔

☆☆☆☆☆

مقتول یقیناً مجرم تھا، کیوں حُسن سے اُس نے پیار کیا

اُس بازوئے قاتل کو چومو، کس شان کا کاری وار کیا
مقتول یقیناً مجرم تھا، کیوں حُسن سے اُس نے پیار کیا

اس جور کو سب نے دیکھ لیا جو تم نے سرِ بازار کیا
اس ظلم کو دنیا کیا جانے جو تم نے پسِ دیوار کیا

لو عقل و خرد کی شام ہوئی وہ علم کا سورج ڈوب گیا
پھر روزۂ ضبطِ غم ہم نے دو اشکوں سے افطار کیا

دل پیشِ خدا کچھ اور جھکا، سر پیشِ بُتاں کچھ اور اُٹھا
تھا ایک انوکھا سجدہ جو عاشق نے کنارِ دار کیا

تکبیر مسلسل کہہ کہہ کر اور خون کے چھینٹے دے دے کر
سوئے ہوئے سورج کو تم نے کن جتنوں سے بیدار کیا

سویا ہوا سورج کیا جانے اُس لمبی رات میں کیا بیتی
اک ایک کرن کو چُن چُن کر، ڈائن نے ذلیل و خوار کیا

کچھ زخم دلوں سے ہم نے چُنے، اِک ہار پرویا زخموں کا
اُس ہار کو دستِ قدرت نے ظالم کے گلے کا بار کیا

کیا راز کہ ہے معتوب وہی، مغضوب وہی، مطلوب وہی
تاریخِ بشر کو جس جس نے خوں دے کے گل و گلزار کیا

جب لوگ تعیش گاہوں میں سرشارِ شرابِ رنگیں تھے
کچھ رندوں نے اُن لمحوں میں اِک خون کا دریا پار کیا

صیاد تری صیادی کی اب داد بھی کوئی کیا دے گا
سامانِ ہزار آزاد کیا اور بند لبِ گفتار کیا

رنگین گلو! ہم کیا کرتے؟ مجبورِ نظامِ گلشن تھے
ہر شاخِ لطیف و نازک پر اک سنگِ اَلم کو بار کیا

شب بادۂ عشرت کے خم پر ساقی نے لگا دیں تھیں مُہرِ عبا
تب اشک کے ساغر ہم نے بھرے اور محفل کو سرشار کیا

وہ مرنے والوں کی عظمت، یہ جینے والوں کی پستی
ان دونوں مناظر نے مل کر جینے سے ہمیں بے زار کیا

یہ ملتِ احمد مرسل ﷺ ہے اِک ذوقِ شہادت کی وارث
اِس گھر نے ہمیشہ مَردوں کو سُولی کے لیے تیار کیا

نعیم صدیقیؒ

اے امام الکعبہ سدیس صاحب! ذرا دیکھو نا!
یہ ہے امریکہ کی انسانی خدمت شام اور عراق میں۔۔۔۔!

یہ اندازِ مسلمانی ہے؟

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

پاکستان امریکہ کو راضی کرنے، رکھنے کے لیے آج کل تگ ودو میں مبتلا ہے... وزیر خارجہ فرطِ غلامی میں زبان وبیان کی ساری حدیں توڑ بیٹھے... قومی اسمبلی میں حقانی نیٹ ورک کے خلاف مشترکہ آپریشن کی پیش کش پر نیز پاکستان مخالف امریکی تجزیہ نگار کو ویزا دینے پر بجاطور پر دہائی دی گئی... وضاحت طلب کی گئی... عملی اقدام، ڈومور بجالاتے ہوئے ۵ سال سے طالبان کے پاس یرغمال امریکی جوڑا بھی بازیاب کروادیا... جسے فخریہ طور پر آئی ایس پی آر نے مشترکہ جاسوسی کا نتیجہ قرار دیا... تاہم ٹرمپ نے منہ چڑا شکریہ ادا کیا جس میں تحقیر اور طنز کی آمیزش تھی... قید کے دوران جوڑے کے ہاں تین خوب صورت بچے پیدا ہوئے... یہ سارے قیدی ہشاش بشاش صحت مند چہروں پر طالبانہ سکنیت لیے ہوئے ہیں ضمناً یہ حیرت بھری سرگوشیاں ہوئیں کہ قید کے آثار دور دور بھی ان چہروں پر نہیں! جس کے بعد بچوں کے چہرے مغربی میڈیا کی تصاویر میں چھپادیے گئے... تقابل کے لیے عافیہ کا کملایا ہوا چہرہ، ماں سے چھین لیے گئے بچے بھی یاد کر لیجیے... دہشت گرد اور وحشت گرد کون!

امریکہ کو راضی کرتے ہم رب کو کلیتاً بھولے بیٹھے ہیں... اپنی ترقی پسندیوں، خدا بیزاریوں کی یقین دہانیاں کروانے کے اندھادھند اقدامات پر تلے بیٹھے ہیں... ختم نبوت، شانِ رسالتؐ بارے مغربی تحفظات دور کرنے ہی کے لیے حلف نامے والی ترمیم کا قدم تھا... ہنگامہ اٹھ جانے پر پینترا بدل لیا... رنگ میں بھنگ ڈالنے کو کیپٹن صفدر کی قومی اسمبلی میں تقریر میں قادیانی مسئلے پر سخن طرازی نے مشکل کھڑی کر دی... جس پر ناقدانہ کلام فرماتے ہوئے وزیر قانون رانا ثناء اللہ ہوش کھو بیٹھے... آپا نثار فاطمہ جیسی دینی غیرت والی ماں کے بیٹے نے اسے مبنی برنفرت (Hate Speech) قرار دے دیا... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور شان کا دفاع کیا... اب اس گمراہ کن مغربی کافرانہ اصطلاح کے تناظر میں دیکھا جائے گا؟

کیا ہم دہشت گردی کی اصطلاح کا فریب پوری دنیا میں جی بھر کر دیکھ نہیں چکے؟ شانِ رسالتؐ پر پوری دنیا میں گستاخیوں اور غنڈہ گردیوں کے طومار باندھے جائیں تو وہ نفرت بھری تقریر رگفتگو، زبان وبیان قرار نہ پائیں... اقلیتوں کو ہتھیلی کا پھپھولا بنا کر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی شہ رگ دبوچی جائے گی؟ غلط مبحث نہ کریں... احسن اقبال کو بھی یہ بیان شاید امریکہ میں ہونے کی وجہ سے دینا پڑ گیا... رانجھا راضی کرنے کو یہ مت بھولیں کہ پاکستان کے در وبام ہلا دینے والی ایشوز میں ہاتھ ڈالنے کا نتیجہ ہلاکت خیز ہو سکتا ہے... میڈیا پر دانشوریاں بگھاری جاتی رہیں لیکن ممتاز قادری شہید کا جنازہ اٹھا تو شرکت کی سعادت حاصل کرنے کو بظاہر دین سے بے نیاز بھی سبھی دیوانہ وار لپکے، تمام تر میڈیائی بلیک آؤٹ کے باوجود!

اب امریکی خدا کی خدائی اور اس سے رزق پانے کی دیوانگی میں حکومت ایمان نگلے بیٹھی ہے، اس کی بے بسی کی تازہ ترین تصاویر دیکھ لیں... امریکی پے درپے خوفناک طوفانی تھپیڑوں سے دم بھر سنبھلے بھی نہ تھے کہ لامنتہا آگ کے بگولوں نے آن لیا... امریکہ کی امیر ترین اور آبادی میں سب سے بڑی ریاست کیلی فورنیا میں وسیع رقبے پر محیط، بڑھتی پھیلتی، املاک چاٹتی، نگلتی... راکھ کے ڈھیر دھوئیں کے گہرے بادل چھوڑتی آگ ہے... تیز ہوا (بعض جگہ ۷۵ میل فی گھنٹہ) آگ بجھانے کے سارے انتظامات کو ناکارہ کئے دیتی ہے... ۷۳ ہیلی کاپٹر، ۳۰ ایئر ٹینکر، ۸ ہزار آگ بجھانے کا عملہ اس آگ کو بجھانے روکنے میں ہلکان ہوا جارہا ہے... بے بسی دیدنی ہے سائنس اور ٹیکنالوجی کے معبود کی! کیلی فورنیا جل رہا ہے... سو کلومیٹر کے فاصلے پر سان فرانسسکو تک دھواں جارہا ہے... صرف ایک کاؤنٹی سنٹیا روزا دیکھئے جو (ایک لاکھ ۷۵ ہزار آبادی) راکھ ہو چکی ہے... طوفانوں سے کئی گنا زیادہ ہلاکت خیز یہ آگ ہے... ایک لاکھ ۹۱ ہزار ایکڑ (۴ گنا واشنگٹن ڈی سی) جل چکا ہے... ۳۵۰۰ بڑی عمارات راکھ ہو چکی ہیں... یہ علاقہ شراب سازی کا مرکز تھا... شراب کی ۵ بڑی فیکٹریاں تباہ ہو گئیں... مزید ۱۱ داؤ پر لگی ہیں... بھنگ کے کھیتوں کا کروڑوں ڈالر کا نقصان ہوا...

طوفانوں کے بعد یہاں بھی آبادیوں کا وہی جبری انخلا دوبارہ ہے... نکلو، بھاگو، تمہارے پیچھے آگ آرہی ہے! دور دور بارش کا نام ونشان نہیں... تادم تحریر ہوا، مکمل خشک ہوا پھر تیز ہو گئی ہے... سب کچھ قابو سے باہر ہے... جن جگہوں سے آگ ہو کر جاچکی وہاں مناظر عبرت ناک ہیں... گاڑیوں کے جلے ڈھانچے... بزنس، گھر، اموال سب پگھل گئے راکھ ہو گئے... پہلے طوفانوں میں کچرا بنا لیکن کچھ در ودیوار باقی تھے... اب تو آگ یوں سب نگل گئی کہ چٹیل زمین باقی رہ گئی...

قیامت سے پہلے قیامت دیکھ لی... صعیداً جُرزا، فائر پروف سیف بھی جل گئے... باقی کچھ بھی نہ بچا... کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے، کے المناک مناظر... ڈزنی لینڈ سے شعلے نظر آرہے ہیں... شراب جل گئی... بھنگ جل گئی... امریکی قوم کو رب تعالیٰ نے ہلا مارا... کس نشے، کس پینک میں پڑے ہو... تمہارے ووٹوں کے منتخب کردہ دنیا میں جو کچھ کر رہے ہیں،

تم بھی اس کے برابر کے ذمہ دار ہو، جمہوریت والے جمہورو!جو امریکہ نے دنیا بھر میں مسلط کیا، وہی سارے عذاب امریکیوں کے حصے آرہے ہیں... مسلم ممالک میں آگ بھڑکا کر جو ملبے کے ڈھیر تم نے بنائے، تم بھی وہ ذائقہ چکھو...افغانستان میں بموں کی ماں (MOAB)استعمال کیے بار بار... اب تم آگوں کی ماں (MOAF) سے نمٹو... اب تمہارا میڈیا خوف ناک تصاویر دکھارہا ہے... آگ سے پہلے... طوفان سے پہلے... لاس ویگاس میں گولیوں کی برسات سے پہلے... اور بعد کی تقابلی تصاویر...

یہی مناظر ہم نے اشک بار آنکھوں سے براہ راست یا بالواسطہ تمہارے ہاتھوں دنیا میں تخلیق ہوتے بار بار دیکھے... جنگ سے پہلے... بموں سے پہلے لہلہاتا افغانستان، عراق، شام کی تصاویر...بعد کی تصاویر... حلب کی تاریخی اموی مسجد ... نمازیوں سے بھری، اذانوں، قرأتوں سے معمور...پہلے اور جنگوں کی تباہی کے بعد اجڑی سنسان، ہنستے بستے بازار، بھرے پرے شہر پہلے اور جنگ کے بعد جھلسے، سیاہ درودیوار راکھ اور خون کی آمیزش لیے... اللہ کے قہر کے سامنے امریکہ کی اوقات سامنے آگئی ہے، ہم کس کھیت کی مولی ہیں...یوں بھی نفاق پر اللہ کا غضب کافر سے شدید تر ہے... اللھم احفظنا ، ربنا اغفرلنا اگ

ان کی دیوانگی کا تو یہ عالم ہے کہ لاس ویگاس میں نفسیاتی طور پر پراگندہ ہو جانے والے (بچ جانے والے)افراد کی تسکین اور دلجوئی کے لیے لوتھرن چرچ نے ۱۹سکون آور (Comfort)کتے بھیجے... وہ کتے جو نابینا افراد اور بوڑھے لوگوں کی دلجوئی راحت اور مدد کے لیے تربیت یافتہ ہیں... دہلائے گئے نفسیاتی مجروحین کی عیادت کتے کریں گے... چرچ کے پاس راحت کا سامان اب کتے رہ گئے ہیں؟؟!!

؎ منحصر کتوں پہ ہو جن کی راحت

بے سکونی ان کی دیکھا چاہیے

ہمارے ہاں انسانوں کی فراوانی ہے جو فرشتوں کی ہمراہی میں عیادت، مزاج پرسی، دلجوئی کو آتے ہیں... لاباس طھور ان شاء اللہ، پریشاں نہ ہو اللہ نے چاہا تو یہ بیماری پاک کرنے والی ہے (صحت یاب ہو جاؤ گے) کی سنت بھری دعا، تسلی دیتے ہیں... اس کی جگہ زبان نکالے کتا... محبت سے منہ چاٹے گا... بھونکے گا اور بگڑی بہکی نفسیات (ڈارون زدہ) قرار پا جائے گی...

اب اگر ہر جگہ سکون آور ہزاروں کتوں کی مانگ شروع ہوگئی تو ۹ طوفان زدہ ریاستوں، پورٹوریکو، ورجن جزائر، کیلی فورنیا بھر میں ہزاروں کتے درکار ہوں گے... خنزیر کے گوشت کی فراہمی کی تجارت جو ہم نے افغانستان میں امریکہ نیٹو کے لیے کی... خدانخواستہ اب اس نئی تجارت کے امکانات کے پیچھے نہ چل دیں، پناہ بخدا... ہماری دیوانگی کی علامات بھی کچھ کم نہیں ہیں...

مثلاً اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سندھ کے ایڈیشنل آئی جی ٹیررازم کا حکم نامہ ملاحظہ ہو... تمام تعلیمی اداروں کے سربراہ ایسے طلبا پر نظر رکھیں جو نماز پڑھتے ہوں، اور ایسی طالبات پر نگاہ رکھیں جو حجاب لیتی ہوں، یہ فرانس، ہالینڈ، آسٹریا سے تشریف لائے ہیں، منشیات، شیشہ، شراب والوں پر تو نگاہ نہ رکھیں... نظر بد ساری نماز، حجاب پر مرکوز ہوگئی؟ نماز اور حجاب، صادق امین کی شرائط والے آئین کے تحت جرائم ہوگئے؟ امریکہ پرستی، کفر نوازی کی کوئی حد تو ہو!

یہ آئی جی کسی قانون، آئین شکنی کی زد میں نہیں آتے؟ اسی پر بس نہیں... دو تعلیمی اداروں (پنجاب کے شہروں) سے اساتذہ کی (نئی علمی تحقیق) بچیوں کو دی گئی تعلیم سامنے آئی... سنئے اور سر دھنیے :''فرعون اور نمرود عادل باشاہ تھے... عوام کو کھانے کھلاتے، خدمت خلق کرتے تھے... اللہ نے انہیں معاف فرما دیا ہے''... فرعونِ دوراں کو ملی معافی کا تذکرہ اوپر ہو چکا... شاید ایسی ہی معافی آنجہانیوں (فرعون و نمرود) کو ملی ہوگی... جو قرآن کے مطابق صبح شام آگ پر پیش کئے جاتے ہیں... دماغوں میں بھس بھرنے کو یہ تعلیم کافی نہ تھی...

کریلے پر نیم چڑھی یہ خبر ہے کہ لاہور جوہر ٹاؤن کا نجی سکول ننھی بچیوں (اول دوئم جماعت) کو عشق عاشقی اور جنس پر مبنی تعلیم دے کر انہیں ہوش سنبھالنے سے بھی پہلے اخلاقی گراوٹ کی شاہکار کتاب پڑھا رہا ہے... بدکاری بے راہ روی کی تربیت ان کور ذوقوں، کم نصیبوں کے نزدیک ترقی کی ضمانت ہے؟(والدین کی نافرمانی بھی اسی کہانی کا تڑکا ہے جو پڑھائی جارہی ہے)اس ملک پر آسیب کا سایہ ہے؟ حکومت تو ڈالر بند ہونے پر ہوش کھوئے بیٹھی ہے... عوام میں ذی ہوش کوئی نہیں؟ دایاں بازو کیا مفلوج ہو چکا؟

؎ ہر کوئی مست مئے ذوقِ تن آسانی ہے

تم مسلمان ہو! یہ اندازِ مسلمانی ہے؟

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

غیر کے حبیب تم، خادمِ صلیب تم... کتنے بدنصیب تم!

مصعب ابراہیم

کہساروں کی سرزمین افغانستان کے غیورو جسور اہلِ ایمان نے گزشتہ چار دہائیوں میں اللہ کے دین کی خاطر دنیاوی مصائب و آلام اور تنگی و مشقت تو بے شک بہت سہی ہے لیکن ان تمام تنگیوں اور آزمائشوں نے اُنہیں بلاشبہ ایمان وایقان کے اُس مرتبے تک پہنچادیا ہے کہ جس کے مقابل میں مسلمانوں کی گردنوں پر قابض عرب و عجم کے حکمران اپنے سارے دنیاوی آرام وسکون، کروفر، سامانِ عیش و عشرت، اربوں کھربوں پر محیط سرمایہ کاریوں، تیز رفتار ''ترقیوں'' اور تمام تر متاعِ دنیا کو سنبھال لینے کے باوجود بھی بونوں سے بھی بونے دکھائی دیتے ہیں!

اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ فاقہ مست 'دنیا کی ترقی سے بے شک محروم رہے، درہم ودینار کی فراوانی وازدیاد بھی اُنہیں میسر نہیں آئی، سرمائے کی بڑھوتری بھی اُن کے ہاں مفقود ہی رہی، دنیاوی سٹیٹس کی برتری وبلندی سے بھی وہ تہی دامن ہی رہے... لیکن جان رکھیے کہ اس سب کے باوجود حقیقی 'بچت' اور 'انوسٹمنٹ' اُن اللہ والوں نے ہی کی ہے! کیونکہ وہ دنیاوی مارکیٹ کے اتارچڑھاؤ سے بے بہرہ سہی لیکن اخروی اجر وثواب سے بہر حال ہر طرح سے واقف بھی ہیں اور اُس کے حریص بھی... اور اسی اجر وثواب کے حصول کے لیے اُنہوں نے دنیاداری کی دوڑ میں پیچھے رہنا گوارا کرلیا لیکن اخروی فوز وفلاح میں تھوڑی سی کمی بھی اُنہوں نے قبول نہیں کی... کیونکہ وہ اپنے رب کے وعدے کو یاد رکھنے والے ہیں کہ

هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ

لیکن ان بندگانِ خدا کے برعکس کچھ بندگانِ حرص وہوس بھی ہیں کہ جو دنیا کی حقیر زندگیاں بچانے، ''تورابورا بننے'' اور ''پتھر کے دور'' میں بھیج دیے جانے کے ڈر سے اسلام کا قلادہ گردنوں سے اتار کر پوری طرح سے وقف برائے صلیب ہوگئے، اِنہوں نے ایسے گھاٹے اور خسارے کا سودا کیا اور ذلت کی ایسی کھائیوں میں کُودے کہ جس کے بعد ان کے پلّے ایمان رہا، نہ اسلام... غیرت رہی، نہ حمیت... عزت رہی، نہ توقیر... شتر مرغ کی طرح ریت میں سر دے دینے کے بعد کہا گیا کہ ''جب طوفان آرہا ہو تو سر نیچے کرلینا چاہیے، کہیں وہ سر ہی ساتھ نہ لے جائے''... لیکن ''سر نیچے کرنے'' کے بعد پسپائی اور رسوائی کا سفر رُکا تھوڑی! بلکہ ''قومی مفاد'' کے نام پر ہر طرح کے شرعی اصول و قاعدے اور دینی فرائض وضوابط سے دامن جھاڑنے کا جو سفر گراوٹ شروع ہوا، وہ ہنوز جاری ہے! ''اسلام کا قلعہ'' سے موسوم ملک میں جاری ونافذ نظام بے دینی کی اس حد تک جا پہنچا کہ ''قلعہ ٔ اسلام'' میں دین وشریعت ہی محبوس ومقید ہو کر رہ گئے!!!

گزشتہ کچھ عرصہ ''مدینہ ثانی'' میں قائم نظامِ خبیثہ کی بہت سی پرتیں کھلی ہیں اور اس کا مکروہ چہرہ واضح تر ہوا ہے... ظاہر ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی سنت اور اُس کا قانون کبھی نہیں بدلتا اور یہ اُسی پروردگارِ عالم کی سنت ہے کہ کفر کی چاکری کو فخر گردانتے اور دین وشریعت سے خیانت کرنے والوں کو پھر ذلتوں کے ایسے گھونٹ پینے پڑتے ہیں کہ وہ دین سے تو پہلے ہی ہاتھ دھوئے ہوتے ہیں، پھر دنیا بھی اُن پر تنگ ہوتی چلی جاتی ہے... جن أئمۃ الکفر اور اُن کی ٹیکنالوجی سے لرزہ براندام ہو کر امت سے خیانت کی گئی، وہی سردارانِ کفار اب اِن خائنین کے گلے کو آرہے ہیں اور ماضی میں اِنہوں نے اپنے چہرے پر جتنے ماسک اور پردے چڑھا رکھے تھے وہ بھی اب اترتے چلے جارہے ہیں... ذرا حالیہ دنوں میں پیش آنے والے واقعات دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ 'امت کے غداروں کی اصلیت کو اِنہی کی کرتوتوں کے ذریعے آشکار کررہے ہیں...

اکتوبر ۲۰۰۱ء میں جہاں امارت اسلامیہ افغانستان پر صلیبی صیہونی حملے کا آغاز ہوا، وہیں پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کی 'کمانڈ' بھی تبدیل ہوئی اور لیفٹیننٹ جنرل احسان الحق کو اس کا سربراہ بنادیا گیا... اسی نے پرویز مشرف کی سرکردگی میں پاکستانی فوج کو صلیبی صیہونی سپاہ کے لیے ''صف اول کی اتحادی'' بنایا اور امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط میں بنیادی کردار ادا کیا... اس کے بعد سے آج تک صلیبی افواج کی اس ''صف اول'' کے خلاف جس نے بھی عَلَم جہاد بلند کیا' اُس پر خاکی وردی والوں نے بھارتی خفیہ ایجنسی 'را' کے ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا...

اب ۵/اکتوبر ۲۰۱۷ء کو لندن سکول آف اکنامکس کے تحت ایک تقریب میں آئی ایس آئی کا یہی سابق سربراہ احسان الحق 'بھارتی خفیہ ایجنسی 'را' کے سابق سربراہ امرجیت انگھ دُلت کے ساتھ ناؤنوش کرتے، قہقہے بکھیرتے اور 'جپھیاں' ڈالتے پایا گیا... اب کوئی پوچھے کہ را کی ایجنٹی کون کررہا ہے اور اُس کے ساتھ 'بیک ڈور' یارانے کون پروان چڑھا رہا ہے؟!

اسی طرح ''ایمان تقویٰ اور جہاد'' کا نقاب بھی جرنیلوں نے خود اپنے ہاتھوں اتار دیا ہے... تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ نواز شریف کو نااہلی کے سبب وزارت عظمیٰ اور نواز لیگ کی صدارت سے الگ ہونا پڑا، ایسے میں حکمران پارٹی نے اُسے نواز لیگ کی صدارت دوبارہ سونپنے کے لیے اسمبلی سے مسودہ قانون منظور کروایا، جس کے تحت کسی بھی نااہل شخص کو پارٹی عہدہ رکھنے کا حق دیا گیا... مسئلہ مگر یہ ہوا کہ نواز لیگ اپنی قادیانیت نوازی سے مجبور ہو کر مذکورہ مسودہ قانون میں ختم نبوت کے حلف نامے کو 'اقرار نامے' میں تبدیل کروا بیٹھی (یہ ایک لمبی بحث ہے کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں علما کی معتدبہ تعداد ہونے کے باجود یہ قانونی مسودہ کیونکر پاس ہوا، نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ ختم نبوت کے حوالے سے صریح اور دوٹوک احکاماتِ شریعت کی بجائے اگر قانون وآئین ہی کو حرفِ آخر مانا گیا ہے تو یہ ''حرفِ آخر'' کسی بھی وقت ''نقش بر آب'' ثابت ہوگا)... ایسے میں محض ن لیگ کو

مزید ذلیل کرنے کے لیے شیخ رشید جیسے لال مسجد کے مجرم متحرک ہوئے اور ساتھ ہی ۵/ اکتوبر کو ڈی جی آئی ایس پی آر نے محض ن لیگ کو دیوار سے لگانے کے لیے پریس کانفرنس میں بیان داغ دیا کہ "ناموس رسالت پر پاک فوج کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی"... حالانکہ اس ملک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی سب سے بڑی دشمن یہی فوج ہی تو ہے! ہم یہ بات کرتے ہیں تو اس کے دلائل بھی رکھتے ہیں، بحمد للہ! کیا یہ پاکستانی تاریخ کا حصہ نہیں کہ تحریک ختم نبوت کے دور میں لاہور کی سڑکوں پر اسی فوج نے ہزاروں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بے دریغ شہید کیا تھا؟

۷ جنوری ۲۰۱۵ء کو پیرس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو عاشقوں (کواشی برادران رحمہا اللہ) نے گستاخانہ خاکے چھاپنے والے میگزین چارلی ایبڈو کے گستاخوں کو خون میں نہلایا... کیا یہ پاکستانی فوج کا اُس وقت کا ترجمان عاصم باجوہ نہیں تھا جس نے ۲۰ جنوری ۲۰۱۵ء کو برطانیہ میں بیٹھ کر سی این این کو انٹرویو دیا اور کہا: "دنیا میں کہیں بھی ۱۰۰ فی صد تحفظ کی ضمانت نہیں دی جاسکتی، جس کی مثال پیرس واقعہ ہے، دہشت گرد کبھی بھی، کہیں بھی اور کسی بھی وقت حملہ کرسکتے ہیں"؟

جب ناروے، ڈنمارک، فرانس اور امریکہ میں ملعونین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے بنائے تو پوری دنیا میں مسلمانوں کی غیرت ایمانی نے جوش مارا اور پاکستان کے اہل ایمان نے بھی اس موقع پر اپنی غیرت وحمیت کا ثبوت دیتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو اور حرمت پر سب کچھ وار دینے کا عہد کیا... کیا اُس وقت بھی یہی مفسد نظام پاکستان، فوج اور سیکورٹی ادارے نہیں تھے جو گستاخ ممالک کے سفارت خانوں کو تحفظ دیے کھڑے تھے؟

پاکستان میں دندناتے لبرلز اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کے متعلق مجلہ نوائے افغان جہاد میں پہلے بھی عرض کیا جاچکا ہے کہ ان ملعونین کو فوجی جنتا کی پوری حمایت حاصل ہے! اگر ایسا نہیں ہے تو آخر کیوں ان میں سے کچھ مجرم خبثا کو خفیہ ایجنسیوں نے اٹھایا، چند دن اُنہیں اپنے پاس مہمان رکھا اور پھر زندہ سلامت چھوڑ دیا، ناصرف چھوڑ دیا بلکہ ملک سے فرار بھی کروادیا...

عاشقِ رسول ممتاز قادریؒ کی پھانسی پر عمل درآمد راحیل شریف کے احکامات پر ہوا اور پھانسی کے بعد جنازہ کے موقع پر جب راولپنڈی کے تمام کوچہ وبازار اور شاہراہیں اس عاشقِ رسول کا جنازہ پڑھنے والوں سے بھر گئیں تو اُس وقت کا فوجی ترجمان عاصم باجوہ بنفس نفیس اس کام پر لگا رہا کہ ہر ہر ٹی وی چینل کو فون کرتا رہا اور ممتاز قادریؒ کے جنازے کا مکمل میڈیا بلیک آؤٹ کرنے کے احکامات جاری کرتا رہا... کیا ناموس رسالت کا تحفظ کرنے والے ایسے سیاہ بخت ہوتے ہیں؟

راحیل شریف کی ریٹائرمنٹ کے بعد قمر باجوے کو آرمی چیف بنایا گیا تو بعض حلقوں میں یہ شور اٹھا کہ باجوہ قادیانی ہے، لیکن اس پر کسی نے کان نہیں دھرا... اُس وقت بھی مجلہ نوائے افغان جہاد نے قادیانی آرمی چیف کے حوالے سے علمائے کرام کو عار دلانے اور عملی اقدام اٹھانے پر ابھارنے کی کوشش کی تھی... اب موجودہ فوجی ترجمان نے 'بغضِ نواز' میں ناموس رسالت پر سمجھوتہ نہ کرنے کا بیان دیا تو نواز شریف کے داماد کیپٹن (ر) صفدر نے نہلے پہ دہلا مارتے ہوئے قومی اسمبلی میں کھڑے ہو کر کہا کہ "پاکستان میں فوج سمیت کسی بھی محکمے میں اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے ہوئے قادیانی ملک کے لیے خطرہ ہیں، اس لیے اُنہیں فوری طور پر عہدوں سے ہٹایا جائے، احمدی ملک کے لیے زہرِ قاتل ہیں"... اب سب کو زبان لگ گئی ہے کہ صفدر کا اشارہ قمر باجوہ کی طرف تھا... باقی تمام اعمال وافعال سے قطع نظر 'صفدر کا یہ موقف تو بالکل درست ہے کہ جب قادیانیوں کی پارلیمنٹ میں رسائی قانونی طور پر ممکن نہیں اور ممبران پارلیمنٹ کے حلف میں (بدنیتی سے) کی گئی تبدیلی پر فوجی ترجمان بھی "ناموس رسالت" کی مالا جپنے لگا، تو پھر فوج اور اس کے اداروں میں اعلیٰ ترین عہدوں پر قادیانی ملعونوں کی موجودگی کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟

اس نکتہ پر آکر "ناموس رسالت پر سمجھوتہ نہ کرنے" اور "ایمان تقویٰ جہاد" والی فوج کے ترجمان نے سارے چغے ہی اُتار دیے اور کُھل کر بیان کردیا کہ پاکستانی فوج ایک لادین اور سیکولر فوج ہے! صفدر کے بیان سے اگلے ہی دن فوجی ترجمان آصف غفور نے کہا:

> "کیپٹن (ر) صفدر کی اسمبلی میں تقریر پاک فوج میں اقلیتوں اور مسلمانوں میں تفریق کی سازش ہے، جب ہم وردی پہنتے ہیں تو مذہب، صوبے اور قبیلے کے بغیر ہم صرف پاکستانی سپاہی ہوتے ہیں، پاک فوج ایک قومی فوج ہے، پاکستان کے لیے پاک فوج میں شامل غیر مسلموں کی قربانیاں کسی طور کم نہیں ہیں۔ مختلف جگہوں پر اب تک ۵۹ غیر مسلم فوجی افسر اور جوان جان کی قربانی دے چکے ہیں"۔

اس کا مطلب تو یہی ہے کہ گویا مملکتِ پاکستان کی فوج کُلّی طور پر سیکولر ہے اور (سیاسی مذہبی جماعتوں کے نزدیک) ریاست مکمل اور خالصتاً طور پر "اسلامی"! ایک سے بڑھ کر ایک تضاد! اور تضاد بھی ایسے کہ جو کسی طور پر لطیفوں سے کم نہیں! لیکن یہ لطائف ہنساتے نہیں رُلاتے ہیں کہ ایک گُھپ اندھیری سیاہ رات کو کس طرح چمکتا دمکتا دن باور کروایا گیا ہے!

آپ یوٹیوب پر "میجر افضال" لکھ کر سرچ کرلیں آپ کو "دہشت گردوں" کے خلاف لڑتے ہوئے "شہید" ہونے والے قادیانی افسر کے جنازے، قبر پر "چاک وچوبند دستے کی سلامی"، اُس کے "کارہائے نمایاں" اور اُس کے اہلِ خانہ کے "ملکی حفاظت کے لیے قادیانیوں کی قربانیوں پر تقریریں" آسانی سے مل جائیں گی... یہ صرف ایک قادیانی افسر کا

معاملہ نہیں ہے بلکہ ایسے درجنوں افسر اور سپاہی تو اب تک جہنم واصل ہو چکے ہیں اور بیسیوں افسران اور ہزاروں سپاہی اس "پاک" سپاہ میں شامل ہیں!

کاش کہ کوئی ایمانی غیرت وحمیت والا ان فرعون صفت جرنیلوں کے گریبان پکڑ کر دہائی دے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کو شاملِ لشکر نہیں کیا جاتا بلکہ اُن کے خلاف لشکر کشی کی جاتی ہے!یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے خلاف خود لشکر روانہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسی لشکر کے ذریعے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں جھوٹے مدعیانِ نبوت اور اُن کے پیروکاروں کو تہہ تیغ کروایا!

قوم کو یہ جرنیل دن رات پٹی پڑھاتے ہیں کہ "دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا"... لیکن حقیقتِ حال تو اب خود اِن کے ترجمان کے منہ سے واضح طور پر نکل رہی ہے کہ "پاکستانی فوج کا کوئی مذہب نہیں!"...یعنی ہندو ہو، سکھ ہو، عیسائی ہو، رافضی ہو یا پھر قادیانی ہو'وردی پہننے کے بعد وہ پاکستانی سپاہی ہے اور بس!

اسی لیے جب یہ دین ومذہب سے لاتعلق بلکہ بے زار فوج ہے تو اس کی فطرت اور سرشت میں ہی اسلام، اہل اسلام، دین اور اہل دین سے عداوت وبغض پنہاں ہو گا...یہی عداوت وبغض'ان کے کالے کرتوتوں میں جھلکتا ہے کہ اِنہیں صرف ایک 'آرڈر' آنے کی دیر ہوتی ہے پھر آزاد قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے پورے خطے کو روند ڈالنے سے اِنہیں کچھ فرق نہیں پڑتا، جامعہ حفصہ ولال مسجد سمیت ہزاروں مساجد ومدارس کو مسمار کر دینا ان کے لیے کچھ معنی نہیں رکھتا اور ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر دینا اِن کے نزدیک "روٹین کی کارروائی" اور "کولیٹرل ڈیمج" سے زیادہ کچھ نہیں ہوتا...

ایسی ہی "روٹین کی کارروائی" اِنہوں نے شمالی وزیرستان میں "ضربِ عضب" کے نام سے کی اور پورے شمالی وزیرستان کو کھنڈرات میں تبدیل کرنے کے بعد فتح کے شادیانے بجائے، اپنی فتح کو ثابت کرنے کے لیے میران شاہ میں "یونس خان" نامی کرکٹ سٹیڈیم بنوایا اور غیر ملکی کھلاڑیوں کو وہاں لا کر کرکٹ میچ کا انعقاد کیا گیا...اس کرکٹ میچ کے بارے میں فوجی ترجمان آصف غفور نے ایسی لمبی گپ لگائی کہ جو "تاریخِ گپستان" میں باقاعدہ "مستند حوالے" کے طور پر یاد رکھی جائے گی۔ اُس نے کہا کہ میران شاہ میں ۲۵ لاکھ افراد نے کرکٹ میچ دیکھا...اسے کہتے ہیں کہ جب بے شرم ہو کر جھوٹ کے بل پر ہی ساری عمارت اور مقدمہ قائم کرنا ہے تو پھر "کھلے ڈلے" جھوٹ بولو!لیکن لطف کی بات یہ کہ اس جھوٹ پر بھی یقین کرنے والوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگے ہیں...حالانکہ حالیہ سرکاری مردم شماری ہی کے نتائج کو دیکھا جائے تو شمالی وزیرستان کی کُل آبادی ۵۴۳۲۵۴ نفوس پر مشتمل ہے جب کہ جنوبی وزیرستان کی کُل آبادی ۶۷۹۱۸۵ افراد پر مشتمل ہے اور دونوں کی آبادی ملا کر کُل ۱۲ لاکھ بھی نہیں بنتی اور یہ جرنیل ایسے سٹھیا گئے ہیں کہ اِنہوں نے اس کُل آبادی کے دوگنا سے بھی زائد افراد سے "یونس خان سٹیڈیم" کو بھر دیا!!!

پھر اس سب کے بعد دنیا کو بتایا گیا کہ آپریشن کامیاب ہو چکا ہے کیونکہ ۲۵ لاکھ لوگوں نے سٹیڈیم میں میچ دیکھا...وہ الگ بات ہے کہ میچ والے دن بھی سارا دن پورے وزیرستان میں کرفیو رہا اور اس کے بعد بھی وزیرستان کے مختلف علاقوں میں مسلسل کرفیو ہی لگا ہوا ہے...یہ کیسی کامیابی ہے کہ جس کو بغیر کرفیو لگائے "سنبھالا" ہی نہیں جا رہا؟!اسی کرفیو کی تازہ ترین مثال شمالی وزیرستان کی تحصیل دوسلی کے اسد خیل گاؤں کی ہے، جہاں پورے گاؤں کے باشندوں کو (بشمول خواتین، بچوں اور ضعیف العمر افراد) اُن کے گھروں سے نکال کر ایک کھلے اور چٹیل میدان میں لا کر بٹھا دیا گیا ہے اور تادمِ تحریر کئی دن بیت گئے ہیں کہ یہ مظلومین اُسی میدان میں کھلے آسمان تلے موجود ہیں۔ ارد گرد آرمی کا کڑا پہرہ ہے اور کوئی بھی فرد اشیائے خورد ونوش اور کھانے پینے کا سامان لے کر اِن افراد کے قریب نہیں جا سکتا...یہ مجبور وزیرستانی مسلمان کڑے فوجی پہرے میں اپنے بال بچوں، خواتین اور بزرگوں کے ساتھ بھوکے پیاسے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا جرم یہ ہے کہ ان کے گاؤں کے قریب فوج پر حملہ ہوا اور یہ فوج کے دفاع میں نہیں اُٹھے...یہ ہے اس لادین اور سیکولر فوج کا اہلِ ایمان سے سلوک اور یہ ہے اس کے "کامیاب فوجی آپریشن" کا حال!!!

اے پاکستانی کے مسلمان بھائیو!یہ "سب سے پہلے پاکستان" والی لادین فوج ہے!اس کے مکروہ چہرے کو پہچان جائیے!ہمیں اللہ پاک نے الحمدللہ مسلمان گھرانوں میں پیدا کیا ہے اور دینِ اسلام جیسی نعمتِ کبریٰ وعظمیٰ بنا مانگے ہی ہمیں عطا فرمائی ہے...بلاشبہ یہ اُس ذاتِ باری تعالیٰ کا ہم پر احسانِ عظیم ہے، اس احسان کی قدر کیجیے کہ بسا اوقات نعمتوں کی ناقدری اُن کے چھِن جانے کا سبب بن جاتی ہے...اس نعمت کی قدر کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ ہر ہر معاملہ میں "سب سے پہلے ہے اسلام" کو اپنا شعار بنائیے!اور یاد رکھیے کہ وہ دن قریب ہی آن لگا ہے کہ جب یہ پوری زمین چپٹی کر دی جائے گی، کوئی اونچ نیچ نہیں ہو گی، کوئی سرحدی لکیریں نہیں ہوں گی اور اپنے رب کے ہاں حاضری ہو گی تو وہاں "سب سے پہلے اسلام" نے ہی کام سنوارنا ہے!ابدی اور لامتناہی زندگی کے لیے سامان کیجیے!اس لادین فوج کے بت کو توڑیے اور اس کی سرکوبی کے لیے مجاہدین کے شانہ بشانہ ہو جائیے!

☆☆☆☆☆

پاکستان پر قابض جرنیلوں اور حکمرانوں سے چند باتیں!

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

جماعۃ قاعدۃ الجہاد برصغیر کے ترجمان استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ نے پچھلے سال اہل سنت نوجوانوں کی مسلسل جبری گمشدگیوں، جعلی مقابلوں میں شہادتوں اور عقوبت خانوں میں اُن سے روا رکھے جانے والی اذیتوں کے حوالے سے پاکستانی جرنیلوں اور حکمرانوں کو مخاطب کر کے یہ حقائق بیان کیے تھے اور اُن کی بزدلی، سفاکیت اور دین دشمنی کی چند مثالیں قوم کے سامنے رکھیں تھیں...لاپتہ افراد کا مسئلہ آج پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ چکا ہے اور نوجواناں، اسلام کو جعلی مقابلوں میں شہید کرنے کا بہیمانہ وظالمانہ سلسلہ بھی دراز ہوتا چلا جارہا ہے۔ اسی تناظر میں استاد اسامہ حفظہ اللہ کا یہ بیان دوبارہ شامل اشاعت کیا جارہا ہے تاکہ اس آئینہ میں مجاہدین کا صاف شفاف، بے داغ اور مبنی بر شریعت منہج بھی سمجھا جاسکے اور پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کا رزیل ترین کردار بھی دیکھا جاسکے![ادارہ]

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی امام المجاہدین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین، اما بعد!

بزدل بن کر چھپاتے کیوں ہو؟

ہم نے جو کچھ کیا ہے، جو کچھ کرتے ہیں اور جو کچھ بھی کرنا چاہتے ہیں، وہ چپ کچھ کہتے ہیں، چھپایا کبھی نہیں ہے، ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتے ہیں، قوم کے سامنے بتانے سے ہچکچائے کبھی نہیں بلکہ اپنی قوم کو باخبر رکھنے سے ہی فرحت ہوتی ہے، جب تمہارا میڈیا چھپاتا ہے، سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بتاتا ہے تو ہم خود اعلان کرتے ہیں۔ اپنے کام کی تفصیل پوری ذمہ داری کے ساتھ بتادیتے ہیں، کوئی ایک واقعہ، کوئی ایک کارروائی ایسی نہیں جو ہم مجاہدین نے کی ہو اور اسے ظاہر نہ کیا ہو یا اسپر شرمندہ ہو کر کسی اور کے سر تھوپا ہو! جس افسر اور تمہارے جس اجرتی قاتل کو بھی مارا من وعن تمہیں اور اپنی قوم کو اس سے باخبر کر دیا، اعلانیہ بتاتے آئے ہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں، کس مقصد کے لیے میدان میں ہیں اور کون ہمارا ہدف ہے۔ مگر تم سچ کا ڈھنڈورا پیٹ کر سچ بولنے سے شرماتے کیوں ہو؟ قوم کی حفاظت کے نام پر خون بہا کر قوم ہی کے سامنے اس کی ذمہ داری لینے سے جھجکتے کیوں ہو؟ حقائق کو چھپانے اور جھوٹ کو سچ کا لبادہ پہنانے میں ہی تمہیں اپنی عزت اور تنخواہ کی حفاظت کیوں نظر آتی ہے؟

پنجروں میں عرصے سے بند نہتے صالح نوجوانوں کو اگر رسیوں سے باندھ کر گولیوں سے چھلنی کرتے ہو اور شہید کر کے ان کی لاشیں پھینک دیتے ہو.... تو پھر بہادر بن کر بتا بھی دیا کرو! اصول قانون، عدالتیں اور آئین نامی کھلونے تمہارے اپنے ہاتھ ہی کے تو بنے ہوئے ہیں! اگر اپنے ہی ہاتھوں سے ان کی توڑ پھوڑ اور پامالی ہو تو اس میں شرم کیسی اور عار کیوں؟ ڈالر ہے، قوت اور میڈیا ہے پھر بزدلی کے ساتھ جھوٹ، فریب اور دھوکہ کیوں؟ جھوٹی جھڑپوں اور جعلی مقابلوں کے ڈرامے بنا کر سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کیوں پیش کرتے ہو؟ جن ماؤں بہنوں کا دوپٹہ تک کسی غیر مرد نے نہیں دیکھا تھا، آج تمہارے بدمعاش اور بدکردار اجرتی غنڈے انہیں پکڑ پکڑ کر اغوا کر رہے ہیں.... قوم کی ترقی کے نام پر اگر فتح کے یہ جھنڈے گاڑے جارہے ہیں تو پھر قوم کو سچ بتانے اور حقائق سامنے رکھنے سے تمہاری جان کیوں جاتی ہے؟

۲۰۱۳ء میں لاہور کے اندر پانچ نوجوانوں کو ان کے اہل خانہ سمیت تمہارے ایجنسی والوں نے ایک گھر میں محصور کیا، محصور پانچ خواتین میں سے چار حاملہ بھی تھیں، تمہارے کارندوں نے ان سے وعدہ کیا کہ مرد اسلحہ رکھ کر اگر گرفتاری دے دیں تو خواتین اور بچوں کو بحفاظت ان کے رشتہ داروں کے حوالے کر دیں گے۔ نوجوانوں نے گرفتاری دے دی، مگر تمہاری ایجنسی کے غنڈے ان خواتین کو دن دہاڑے اپنے ساتھ لے گئے۔ واقعہ میڈیا میں بھی آیا۔ اب ان نوجوانوں میں سے بعض کو شہید کرنے کی اطلاع ہے، رات کے اندھیرے میں سیلوں سے نکال کر ان کے سروں میں گولیاں ماردی گئیں جب کہ خواتین کہاں ہیں؟ ڈھائی سال سے ان کا کوئی اتا پتا نہیں! رشتہ داروں نے ڈھائی سال بعد جا کر خاموشی توڑ دی اور اپنی ان بیٹیوں کا پوچھا تو تمہارے ذمہ دار حکام صاف انکاری ہوگئے، مکر گئے، کہ ان خواتین اور بچوں کا انہیں پتہ تک نہیں بلکہ یہ تو گرفتار ہی نہیں ہوئے ہیں!...

تمہارا آپریشن ضرب عضب امریکی میرین کی سرپرستی میں جاری ہے۔ عرب مجاہدین کو امریکی ڈرون نے شہید کیا، ان کی خواتین اور بچوں پر تمہاری فوج نے شیلنگ جاری رکھی، مجبور ہو کر یہ علاقے سے نکلنے لگے تو تمہاری فوج نے ان نہتے ضعفا پر دو دفعہ کمین (گھات) لگائی، اللہ تعالیٰ نے انہیں یہاں بھی بچالیا تو پناہ کی تلاش میں یہ بے چارے وانا سے ٹانک کی طرف نکلے....ڈرون سروں پر تھا، امریکیوں کے حکم پر تمہاری فوج کا خصوصی دستہ جنڈولہ سڑک پر ان "خطرناک" دہشت گردوں کو اٹھانے کے لیے آیا، بس میں سوار وانا کی سواریاں گواہ ہیں کہ ان خواتین اور بچوں کو تمہاری بہادر فوج اغوا کر کے لے گئی... کس جیل یا کیمپ میں انہیں رکھا گیا؟ کس عدالت میں مقدمہ چلا؟ امریکیوں کے ہاتھوں تم

نے انہیں بیچ دیا یا تمہاری فوج کے غنڈوں کی قید میں اب تک یہ خواتین سسک رہی ہیں؟ کس حال اور کس کے رحم وکرم پر ہیں؟ ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں، گرفتاری کی خبر تک میڈیا کے کسی چینل یا کسی اخبار میں نہیں آئی!... عدنان شُکری امریکہ کو مطلوب عرب مجاہد تھے، ان کا جرم 'جہاد' تھا اور گناہ 'امت مظلومہ کا دفاع' تھا، امریکی ڈرون کے سائے میں وانا کے اندر تمہاری فوج نے ان پر چھاپہ مارا، عدنان رحمہ اللہ کو شہید کرکے تمہارے افسروں نے امریکیوں سے شاباش اور انعام وصول کیا جب کہ عدنان رحمہ اللہ کی بیوہ اور بچوں کو پکڑ کر تمہارے یہ فوجی ساتھ لے گئے.... یہ مہاجر خاتون کہاں ہیں اور بچے کس حال میں ہیں، کسی کو نہیں پتہ!

کراچی سے پشاور تک پورے پاکستان میں شہر شہر گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے، رات کے اندھیرے میں تمہارے فوجی گھروں کے اندر گھستے ہیں، ایسے نوجوانوں کو گھسیٹ کر لے جاتے ہیں جن کا جرم ان کی دین داری ہے، گناہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل ہے اور خطرناکی کی علامت ان کے چہرے پر موجود سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے! کہاں لے جائے جاتے ہیں؟ کس قانون کے تحت کس عدالت میں پیشی ہوتی ہے؟ کسی کو کوئی علم نہیں! میڈیا میں خبر تک تم آنے نہیں دیتے! والدین اور رشتہ دار بولنا چاہیں تو انہیں بھی خاموش رکھنے کے لیے تمہارے کارندے دھمکیاں دے دیتے ہیں۔ نوجوانوں کو گرفتار کرکے پھر غائب کرنے کی شرح میں اس قدر اضافہ ہوا کہ اس دوڑ میں 'ہمارے' پاکستان کا ریکارڈ اسرائیل کے برابر پہنچ گیا!

محض پانچ ماہ کے اندر ڈیڑھ سو سے زیادہ مجاہدین کو پھانسی دے دی گئی۔ یہ وہ تعداد ہے جنہیں تم جرنیلوں اور حکمرانوں نے اعلانیہ نام نہاد عدالتوں سے سزائیں دلوائیں جب کہ ماورائے عدالت قتل کی تعداد تو ہزاروں میں پہنچ چکی ہے۔ تمہاری فوج اور ایجنسیوں کے پاس بے شمار نوجوان اور بوڑھے قید ہیں، یہ کب اور کیسے قید ہوئے؟ رشتہ دار، اقربا اور علاقے کے تمام لوگ جانتے ہیں۔ گرفتاری کی تاریخیں تک انہیں یاد ہیں۔ مگر قید میں موجود ان نہتے جوانوں اور بوڑھوں کو قتل کرکے یہ بتا کر ان کی لاشیں گرائی جاتی ہیں کہ یہ مقابلے میں مارے گئے، ہر دوسرے روز پانچ چھ قیدیوں کی شہادت معمول بن چکی ہے، جھوٹی جھڑپوں اور جعلی مقابلوں میں انہیں مارنے کا ڈرامہ ہر چند دن بعد تم میڈیا میں دے دیتے ہو، ان قیدیوں پر کس عدالت اور کس اصول کے تحت مقدمہ چلا؟ ان کا موقف کیا تھا، جرم کیا تھا؟ یہ کسی کو ہیں بتایا جاتا!

تمہاری خفیہ ایجنسیوں کے اہل کاروں کا گھروں میں گھس کر عفت مآب ماؤں اور بہنوں کو اٹھانے کا سلسلہ بھی تیز تر ہو گیا ہے، یہ بہنیں کہاں چلی جاتی ہیں، کسی کو نہیں پتہ.... میڈیا کا کوئی چینل یا اخبار اس موضوع پر بات نہیں کرتا.... ایسی خاموشی ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں... خواتین کے رشتہ دار بولنا چاہیں تو انہیں بھی تم غائب کر دیتے ہو.... ایک نہیں، دو نہیں ... اغواشدہ بہنوں کی تعداد بھی سیکڑوں سے تجاوز کر گئی ہے!

قوم کی خیر خواہی کا اگر دعویٰ ہے تو قوم کے سامنے سچ بول کر دکھاؤ!

قوم کے ساتھ اگر ہمدردی کا زعم ہے، اس کے نقصان پر دکھی اور بھلائی پر خوش ہونے کا اگر دعویٰ ہے تو پھر قوم کے سامنے جھوٹ مت بولو بلکہ سچ سچ بتا کر رکھ دو۔ بتادو کہ ہم اس ملک میں اسلام نہیں چاہتے، حیا اور ایمان وہمارے لیے یہاں ناقابل برداشت ہے، بدکرداری اور بدفعلی قومی سطح پر رواج دینا ہمارا نصب العین ہے اور کفر ولادینیت کا پرچار ہمارا حکومتی ہدف ہے۔ واضح کر دو کہ قوم کو ہوس اور شہوت کے بندوں کا غلام رکھنا ہماری کوشش ہے، شیطانی اور خود غرضانہ ہوس کی خاطر قوم کا دنیاوی سکون تباہ اور اخروی زندگی برباد کرنا ہماری منزل ہے اور اس کے لیے قوم کے بچے بچے کو نفس اور شیطان کا اسیر بنانا ہی ہماری مہم ہے۔ بتادو! اور ڈنکے کی چوٹ پر بتادو کہ اللہ کے دین کے ساتھ دشمنی اور دین داروں کے خلاف جنگ ہمارا منشور ہے!۔ دین کو محض مسجد تک محدود کرنا ہمارا مقصود ہے اور اللہ کی کتاب کو ہوائے نفس کے پجاریوں کے تابع رکھنا ہمارا مقدس آئین ہے... جہاد انبیاء علیہم السلام کا وظیفہ ہے، عظیم عبادت ہے، قرآن کی سیکڑوں آیات کا نچوڑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا واضح اور لاینفک حصہ ہے، پھر اللہ کی شریعت کو اللہ کی زمین پر عملاً حاکم بنانے کے لیے قتال کرنا اس جہاد کی بنیادی شرعی تعریف ہے۔ مگر تم اعلان کر دو کہ جہاد کی ان تعلیمات کو مسخ کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ کے اس معنی کو معاشرے سے ختم کرنا ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔ قوم سے مت چھپاؤ کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسرِ جنگ دشمنوں کا دفاع ہی ہمارا 'جہاد' ہے.... بلکہ 'جہاد' کا مطلب ہی ظالموں اور کافروں کی غلامی بتا دو، طواغیت کے دفاع کی خاطر اپنی ماؤں اور بہنوں کو اغوا کرکے غائب کرنا یا امریکیوں کو بیچنا ہی 'جہاد' کا جدید مفہوم سمجھا دو! جو اللہ کی شریعت نافذ کرنے کے لیے قدم بڑھائیں، ان کی بستیوں کی بستیاں تباہ کرنا اور ان کے بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کو پکڑ پکڑ کر گولیوں سے چھلنی کرنا اپنے اس بین الاقوامی جہاد کی تعریف پڑھا دو! بتادو! اور بغیر کسی جھجک کے اعلان کرو کہ آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ معاشرت ہمارے لیے نمونہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عدل وانصاف آج ہمارے لیے مثال نہیں رہا بلکہ نیویارک، واشنگٹن اور پیرس میں قائم حکومت و معاشرت ہماری آئیڈیل ہیں، وہاں کی طرز حکومت اور اندازِ معاشرت ہی ہمارے 'اسلامی' اور 'فلاحی' مملکت کا طرز اور انداز ہوگا...... اور اس

’اعلیٰ‘ منزل تک پہنچنے کے راستے میں آنے والی ہر مزاحمت کو بموں اور میزائلوں سے اُڑانا ہمارا اساسی ’ڈاکٹرائن‘ ہے!

یہ سوفی صد سچ اور واضح حقیقت بتانے کے بعد تمہارے لیے یہ بھی بتانا پھر کوئی مشکل نہیں ہوگا کہ اس ملک میں آئین ہے، قانون ہے، عدالتیں ہیں اور اصول بھی ہیں.... یہاں انسان، بچوں اور خواتین کے ’حقوق‘ بھی ہیں اور ’آزادیٔ رائے‘ کی بھی کھلی چھوٹ ہے! مگر یہ سب ’حقوق‘ ان کے لیے ہیں جو دین بے زار ہوں اور یہ ’آزادی‘ صرف وہی منائے جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کا نفاذ نہیں چاہتے ہوں۔ مگر جو بھی آج کے اس دور میں اسلام کی ’دقیانوسیت‘ کو غالب رکھنے کا ایجنڈا رکھتا ہو، قرآن پر من و عن عمل کا عزم رکھتا ہو، اس کے لیے مکمل بے اصولی ہی ہمارے ہاں اصول ہیں، ایسے ’خطرناک‘ شخص کی نہ جان کی عظمت ہے اور نہ عزت کی حرمت ہے۔ ایسے لوگوں کو ختم کرنے، بدنام کرنے اور آئندہ نسلوں کے سامنے عبرت بنانے کے لیے سچ کو جھوٹ بنانا عین سچ ہے اور بدترین ظلم کو عدل دکھایا عین عدل ہے.... !یہ بھی کہہ دو کہ چور لٹیرے ڈاکوؤں کے لیے اس ملک میں مقام ہے، حکومت کے ایوانوں تک میں مرتبہ ہے مگر قرآن کے حکم پر جہاد کی عبادت ادا کرنے والوں کے لیے یہاں قول کی آزادی ہے نہ عمل کی! سمجھا دو کہ یہاں طوائفوں کے لیے عزت ہے، ملک دولخت کرنے والوں کے لیے پروٹوکول ہیں، قوم کی بیٹیوں کو بیچ دینے والوں کے لیے انعامات ہیں اور قوم کے دشمنوں کی خاطر اپنوں پر آگ و بارود کی بارشیں برسانے والوں کے لیے ترقیاں اور پلاٹ ہیں مگر مظلوم امت کی خاطر اپنا آج قربان کرنے والے بے لوث مجاہدین کے لیے یہاں ’زیرو ٹالرنس‘ ہے، ان کے کوئی حقوق نہیں، انہیں خفیہ سیلوں میں گلنے سڑنے کے لیے بند کرکے غائب کر دیا جائے یا قید سے نکال کر گولیوں سے چھلنی کرکے ان کی لاشیں پھینکی جائیں، آگ و بارود کی بارش برسا کر ان کی بستیوں کی بستیاں صفحہ ہستی سے مٹائی جائیں، ان کی مائیں اور بہنیں اغوا کرکے غائب کی جائیں یا ان پر وحشی، دہشت گرد اور غیروں کے ایجنٹ جیسی جھوٹی تہمتیں لگائی جائیں... یہ سب صرف جائز ہی نہیں ہیں مطلوب ہیں اور ایسے غیر ’منطقی لوگوں‘ کے خلاف ہماری جنگ کی بنیادی حکمت عملی ہے!

یہ حق ہے جو دبائے دب نہیں سکتا!

لیکن اگر تم قوم کے سامنے حق نہیں بتاتے ہو، جھوٹ بولنے پر بضد اور قوم کو اندھا بہرا رکھنے پر ہی مصر ہو تو پھر ماننا پڑے گا تمہیں کہ نہ اس قوم کے ساتھ تم مخلص ہو اور نہ اس ملک سے تمہیں محبت ہے، تمہیں صرف اپنی عیاشیاں اور شاہ خرچیاں عزیز ہیں۔ تمہیں دین قیمتی نہ ہی تمہارے ہاں یہاں کے مظلوم عوام کی دنیا کی کوئی حیثیت ہے۔ اپنی اولاد کے بھی تم دشمن ہو اور اس قوم کے بچوں کے بھی تم مجرم ہو...!اگر قوم کا رتی برابر بھی خیال ہوتا تو اس کے سامنے سچ بولنے سے خائف نہ ہوتے، جرات و بہادری دکھاتے ہوئے سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ بتاتے اور قوم کے دشمنوں کا آلہ کار بن کر اپنے ہی لوگوں کا قتل عام تم نہ کرتے۔ مگر تمہارا یہ جھوٹ، دھوکہ اور فریب کیا حق کو باطل دکھانے میں کامیاب ہوجائے گا؟ قتل وغارت، بم باریوں، گرفتاریوں، اغوا اور غنڈہ گردی سے یہ مبارک جہاد تم کیا دبا سکو گے؟ یہی تو تمہاری غلط فہمی ہے اور یہی خود فریبی!

المرء یقیس علی نفسہ اپنا اور اپنی فوج کا گمان ان مجاہدین پر کرنا ہی تمہاری سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔ مجاہد قافلہ جہاد میں ترقی، مراعات، تنخواہ اور پلاٹوں کے حصول کے لیے شامل نہیں ہوتا بلکہ میدان جہاد میں اترنے سے پہلے ہی اسے اس راستے کے نشیب و فراز بھی پتہ ہوتے ہیں اور شہادت کی صورت میں اپنی منزل بھی اسے خوب معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اس کا مقصد اور اللہ کے دین کو اللہ کی زمین پر غالب کرنے اور اسے تمہارے ظلم سے پاک کرنے کے اس راستے میں قتل ہوجانا مجاہد کی آرزو ہوتی ہے۔ قتل اور قید و بند جیسے حربوں سے جو تم انہیں ڈراتے ہو، اللہ تعالیٰ کے راستے کی ایسی آزمائشوں کا آنا مجاہد کے لیے اجر کا باعث اور خوش بختی کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ اس قافلہ جہاد کی ہی برکت ہے کہ اس کا سامنا کرتے ہی تمہاری خباثت کھل کر نکل آئی اور یہ ان مجاہدین کا احسان ہے کہ ان کی قربانیوں کی بدولت تمہاری دین دشمنی، وحشت، خودغرضی اور رذالت عام مسلمانوں کی نظروں میں واضح ہوگئی۔ مجاہد بھائیوں کی اسیری و شہادت ہو یا مظلوم بہنوں کی سسکیاں، یہ سب تمہاری دین دشمنی اور قوم کے ساتھ خیانت کا پردہ چاک کر دیتی ہیں۔

جو حقیقت کتابوں میں لکھی گئی ہے اور تقریروں میں بیان ہوئی ہے آج اس کی زندہ اور حقیقی تصویریں قوم خود اپنی آنکھوں سے گلی کوچوں، بازاروں اور تعلیمی درس گاہوں میں چلتی پھرتی دیکھ رہی ہے۔ جتنا تم اس حق کو دباتے ہو اتنا ہی یہ ابھرتا ہے۔ جتنا تم حقائق پر پردہ ڈالتے ہو اتنا ہی یہ حقائق بے پردہ ہوکر تمہارے کفر اور ظلم کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی تحریض دلاتے ہوئے ظاہر ہوتے ہیں۔ کراچی سے خیبر تک ہر وہ مجاہد جسے تم گرفتار کرتے ہو، شہید کرکے اس کی لاش پھینک دیتے ہو یا اپنی عدالتوں سے پھانسی پر لٹکاتے ہو.... ان میں سے ہر ایک کی زندگی کھلی اور روشن کتاب ہے، ان کی گزری زندگی شہادت دیتی ہے کہ یہ نوجوان تمہاری طرح قوم کے دشمن اور عوام کے لٹیرے نہیں تھے، یہ خود غرض اور لالچی نہیں تھے.... بلکہ ہر ایک کا کردار روشن مینار ہے۔ ہر ایک محبت واخوت، خیر خواہی و ہمدردی اور دین داری وللّٰہیت کی جیتی جاگتی تصویر تھا۔ گلی کوچے،

رشتہ داروں اور سناساؤں میں ان عظیم نوجوانوں کا عظیم کردار زندہ رہتا ہے۔ ان کا تقابل جب تمہاری فوجِ خود غرض حکمرانوں اور امریکہ غلام بدعنوان جرنیلوں سے کیا جاتا ہے تو لامحالہ اقبال کے یہ شاہین دلوں کے حکمران بن جاتے ہیں۔ یہ محکوم دل بھی پھر میدان جہاد میں کودنے اور تمہارے ظلم و کفر کے خلاف صف آرا ہونے کے لیے تڑپتے ہیں۔

میں خود شاہد ہوں کہ جب بھی تم نے کسی ایک مجاہد کو مارا تو اس کے جاننے والوں میں آئندہ نسل کے بچوں تک کی جہاد سے محبت میں اضافہ ہوا۔ قافلہ جہاد میں ایک کی شہادت دس کی آمد کا سبب بنتی دیکھی ہے اور ایک کی گرفتاری بیسیوں کی زندگیوں میں انقلاب لانے کی وجہ ثابت ہوتی ہے۔

ہمارا چیلنج ہے!

جہاں تک تمہاری ان عدالتوں سے مجاہدین کو مجرم ثابت کرنے اور انہیں پھانسی دلانے کا معاملہ ہے۔ سو یہ تو شرف اور سعادت ہے۔ فخر کی اس سے بڑھ کر کیا بات ہو سکتی ہے کہ الحمدللہ ان 'عدالتوں' سے عزت و اکرام کے سرٹیفکیٹ نہیں مل رہے ہیں۔ فرعونی 'انصاف' کے ان کٹہروں میں موسیٰؑ کو عزت و اکرام سے تھوڑی نوازا جاتا! فرعون کے کٹہرے میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کا اعلان کرنے والے کی سزا موت رہی ہے! فرعون کے جھوٹ کو جھوٹ کہنے اور موسیٰؑ کے سچ کی تصدیق کرنے والے ساحروں کو 'باعزت' بری نہیں کیا گیا بلکہ انہیں 'نشانِ عبرت' بنانے کا شوق پورا کیا گیا!

دنیا وہی ہے، دربار اور کردار بھی مختلف نہیں، بس چہرے مختلف ہیں! فرعون بھی اللہ سے باغی تھا اور آج کے حکمران اور جرنیل بھی فرعونِ وقت امریکہ کے غلام ہیں جو اللہ کی رٹ کو چیلنج کیے جا رہے ہیں! ایسے میں موسیٰؑ کی سنت پر عامل ان جوانوں کے خلاف آپریشن در آپریشن ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ گرفتاریاں اور شہادتیں تو انبیاء علیہم السلام کے اس راستے کے نشاں ہیں!

ہمارا چیلنج ہے، خوفِ خدا رکھنے والے علمائے دین ہمارے قیدیوں پر بھی کیس چلائیں اور ان جرنیلوں اور حکمرانوں کو بھی قرآنی انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کر دیں۔ مگر 'آئین پاکستان' نامی ڈھکوسلے کے تحت نہیں اور ان کافر اور امریکہ کے غلام حکمرانوں کی رٹ تلے بھی نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی شریعت کی روشنی اور اللہ تعالیٰ کی عملی حاکمیت کے زندہ احساس تلے مقدمہ چلایا جائے، بند کمروں میں بھی نامنظور ہے، کھلے میدان میں پوری قوم کے سامنے شرعی عدالت کی یہ کارروائی ہو.....

سو فی صد یقین اور ذمہ داری سے کہتے ہیں کہ جرنیلوں کو سولی پر لٹکانے کا فیصلہ ہو گا، حکمرانوں کے سر قلم ہونے کا حکم صادر ہو گا اور جیلوں میں بند سسکیاں لینے والی ان مظلوم بہنوں اور مقہور مجاہدین کو امت کے ہیروز اور ابطال کی سند فراہم ہو گی!!!

آخری بات.... انتظار کرو!

بہنوں کی گرفتاریاں، مجاہدین کی پکڑ دھکڑ اور اللہ کے اولیا کی یہ شہادتیں راہ جہاد کے ہر راہی کو مزید اس راستے پر جماتی ہیں، اس کے دل میں انتقام کا غیظ و غضب بھرتی ہیں اور شہادت کی طرف لپکنے کی تحریض دلاتی ہیں۔ کوئی ایک بہن بھی قید میں ہو یا ایک مومن بھی پابند سلاسل ہو، تو اس ایک مظلوم کی خاطر بھی تمہارے خلاف اٹھان اور تمہارے جبر کے ساتھ ٹکرانا فرض عین ہو جاتا ہے۔ پس یہ مظالم مجاہدین کو مزید حدت اور ولولہ دیتے ہیں اور تمہارے خلاف نئے عزم کے ساتھ انہیں میدان میں اترنے پر اکساتے ہیں، تمہارا ظلم روکنے اور ظالم ہاتھوں کو مروڑنے کے لیے ہر دین دار اور ہر مجاہد ترستا ہے۔ پھر یہ بھی سن لینا! ہماری ماؤں، بہنوں اور بچوں پر ہاتھ اٹھا کر الٹا ہمیں خواتین اور بچوں پر ظلم ڈھانے کی تہمت کسی کام ہیں آئے گی....! ہم اللہ تعالیٰ کے اذن سے ظلم کے سامنے اگر کھڑے ہو سکتے ہیں، تو ظالم کو پہچاننا اور اس کا ہاتھ توڑنا بھی خوب جانتے ہیں، ان ماؤں، بہنوں اور بھائیوں کا انتقام لینا ہماری ذمہ داری ہے، یہ فرض ہے، ہمارے اوپر قرض ہے مگر ہمارا یہ انتقام مظلوم اور ظالم میں تمیز کرتا ہے اور خواتین و بچوں اور تم جیسے مجرمین میں فرق بھی جانتا ہے۔ پس تمہارے اس ظلم کے نتیجے میں ہماری تلواریں تمہیں ہی ڈھونڈیں گی، نہ ادارہ تمہیں بچا سکے گا اور نہ فرار ہی تمہیں کوئی فائدہ دے گا، ان شاء اللہ! جو افسر اور جو اہل کار بھی ان مظالم میں شریک ہے، اس کو ڈھونڈنا، اسے اس کے لیے کی کڑی سزا دینا اور دوسروں کے لیے نشانِ عبرت بنانا ہم مجاہدین' اللہ کے اذن سے اپنی اولین ترجیح سمجھتے ہیں۔ تمہاری حکومت اور سیکورٹی رہے یا نہ رہے، مجاہدین رہیں گے، ان شاء اللہ! اور ہر آنے والا دن اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کے موقف کی فتح اور قوت میں اضافے کا دن ثابت ہو رہا ہے.... پس انتظار کرو ہم بھی انتظار میں ہیں....!

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و آله و صحبه اجمعین

☆☆☆☆☆

جعلی مقابلوں میں اسلام پسند نوجوانوں کا قتلِ عام... سماجی ذرائع ابلاغ میں اہلِ دل کا درد

عابد محمود عزام نے لکھا:

بیس دن سے کراچی میں خواتین پر صرف چاقو سے حملہ کرنے والے ایک شخص کو تو پکڑ نہیں سکتے اور بے گناہ شہریوں کو جعلی مقابلوں میں قتل کرتے ہو۔ شرم کرو! ڈوب مرو! تم شہریوں کے محافظ نہیں، بلکہ حملہ کرنے والوں کے محافظ ہو۔ عوام کو اتنا خوف چور، ڈاکوؤں، لٹیروں اور غنڈوں سے نہیں ہے، جتنا خوف ان نام نہاد "محافظوں" سے ہے۔ ڈاکو اور چور تو صرف مال چھینتے ہیں، لیکن یہ جھوٹے مقدمے میں اٹھائے گئے شخص کی فیملی سے قیدی کو چھوڑنے کے نام پر دس بیس لاکھ روپے بھی لیتے ہیں اور پھر سپر ہائی وے پر لے جا کر جعلی مقابلے میں اسے قتل کر دیتے ہیں۔

قانون کی وردی میں ہر ظلم روا ہے، کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کراچی کے ڈان نے اپنی پروموشن کے لیے ایک بار پھر کئی بے گناہ نوجوانوں کو دہشت گرد قرار دے کر موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ کراچی کے لوگ جانتے ہیں کہ راؤ انوار کا محبوب مشغلہ بے گناہوں کو جعلی مقابلے میں قتل کرنا ہے۔ برسوں سے وہ اس طرح کرتا آرہا ہے۔ بولتا شاید کوئی اس لیے نہیں کہ مارے جانے والے شخص نے کچھ کیا ہو گا تو مارا گیا، لیکن کوئی ڈان سے نہیں پوچھتا کہ اگر کوئی مجرم ہے تو اسے عدالت میں کیوں پیش نہیں کیا جاتا؟ جعلی مقابلے میں قتل کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ کالی وردی کے نشے میں اس نے کراچی کے کتنے ہی گھرانے اجاڑ دیے، گھر والوں کو بولنے پر دھمکیاں دی جاتی ہیں، لیکن تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں گنگ ہیں۔ انسانی حقوق کی تنظیمیں اور میڈیا اس لیے خاموش کہ قتل ہونے والوں کو دہشت گرد قرار دے کر قتل کیا جاتا ہے۔

ایک مسلک کا فرد قتل ہوتا ہے تو دوسرے مسلک والے خاموش رہتے ہیں، دوسرے مسلک کے لوگ قتل ہوتے ہیں تو پہلے والے چپ رہتے ہیں۔ سب الگ الگ اپنی لاشوں کا رونا روتے ہیں۔ متحد ہو کر ظلم کے خلاف آواز کوئی نہیں اٹھاتا۔ اس کے خلاف سب کو ایک ہو کر آواز اٹھانی چاہیے۔ کسی بھی بے گناہ کو دہشت گرد قرار دے کر جعلی مقابلے میں قتل کیا جاسکتا ہے۔ سب مل کر احتجاج کریں، ظالم کے خلاف کیس کیا جائے، عدالت میں اس کے جعلی مقابلوں کے ثبوت پیش کیے جائیں۔ ظالم قاتل کو سولی پر ہی لٹکنا چاہیے۔ سپریم کورٹ کو ازخود نوٹس لینا چاہیے۔ جو مجرم ہو، اس پر کیس چلایا جائے۔ کراچی سمیت ملک بھر میں جعلی مقابلوں کا سلسلہ روکا جائے۔ آواز اٹھایئے! قبل اس کے، کہ آواز بھی چھین لی جائے!

ارباز احمد شاہ نے لکھا:

پاکستان کو اپنی ساری فورسز وزیرستان اور بارڈر سے لا کر ہائی وے پر الرٹ کر دینی چاہیے.. سارے دہشت گرد تو یہاں ہیں، پھر فوج بارڈر پر بند کیا باب بیچ رہی ہے کیا؟؟

مہتاب عزیز نے لکھا:

بولتے کیوں نہیں میرے حق میں، آبلے پڑ گئے زبان میں کیا؟

یہی پاکستان ہوتا ہے، یہی فوج اور یہی ایجنسیاں، یہاں جب وقاص گورایا، سلیمان حیدر یا ان جیسے دیگر کسی کو اٹھایا جاتا ہے۔ تو پورے ملک کے میڈیا اور سوشل میڈیا پر ایک طوفان آجاتا ہے۔ عاصمہ جہانگیر اور جبران ناصر کھل کر سامنے آتے ہیں۔ قومی اسمبلی اور سینٹ کے فلور اس ماورائے عدالت اقدام کی مذمت سے گونج اُٹھتے ہیں۔ جواب طلبی کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔

پارا چنار میں دہشت گردوں کے تربیتی مراکز کے خلاف کاروائی ہوتی ہے۔ لوگ فوجی کی چوکیوں کے پر حملہ کر دیتے ہیں تو مجبوراً گولی چلی۔ تو وہاں کچھ لوگ دھرنا دے کر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر پارا چنار کے اُس دھرنے سے یکجہتی کے لیے پورے ملک میں دھرنے شروع ہو جاتے ہیں۔ علامہ راجہ ناصر عباس جیسے کئی لوگ کھل سامنے آکر برملا فوج کو للکارتے ہیں۔ سوشل میڈیا اور مین سٹریم میڈیا پر شور مچ جاتا ہے۔ نیشنل اسمبلی اور سینٹ میں آوازیں بلند ہوتی ہیں۔

ہماری آنکھوں نے یہ منظر دیکھا کہ ایک جانب اٹھائے جانے والوں افراد باعزت رہائی پا کر ملک سے باہر روانہ ہو جاتے ہیں۔ دوسری جانب آرمی چیف خود جا کر دھرنے والوں سے ملاقات کرتے ہیں۔ فائرنگ کا حکم دینے والے فوجی آفیسر کا تبادلہ ہوتا ہے۔ دھرنے والوں کے تمام مطالبات منظور ہو جاتے ہیں۔

لیکن ایک جانب اور بھی ہے، جہاں ایک مسلک اور ایک جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد اور کارکنان کو مسلسل اٹھایا جا رہا ہے۔ کہیں مسخ شدہ لاشیں پھینکی جاتی ہیں۔ اور کہیں ہتھکڑیوں میں جکڑ کر پولیس مقابلے میں مار دیا جاتا۔ کبھی چوہدری اسلم ان کو قتل کر کے نمبر بناتا ہے تو کبھی راو انوار کریڈٹ لیتا ہے۔ نوبت یہاں آ پہنچی ہے، کہ اگر کوئی باریش اور مذہب پر عمل کرنے والے فرد کے ساتھ کسی کا جھگڑا ہو تو اُسے دہشت گرد کہہ پولیس مقابلے میں مروادو کا آسان طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ کبھی زمین پر کا جھگڑا تو کہیں بھتہ نہ دینے کا معاملہ، نتیجہ دین پسندوں کی لاشوں کی صورت میں نکلتا ہے۔ کبھی کوئی سرکاری بدمعاش اٹھا کر لاکھوں روپے طلب کرتا ہے، ادا کر سکنے پر دہشت گرد قرار دے کر مار دیتا ہے۔

ہاں یاد رہے کہ اس جماعت اور مسلک کی سیاسی نمائندگی سینٹ اور قومی اسمبلی میں نمائندگی موجود ہے۔ سوشل میڈیا کے متحرک سیل بھی ہیں اور روزانہ شام کو سج دھج کر چینلز کی زینت بننے والے قائدین بھی۔ لیکن انہیں یاد بھی نہیں ہوتا کہ آخری بار کب ماورائے عدالت ہلاکتوں یا جبری گمشدگیوں پر کچھ کہا تھا۔ بلکہ یہ تو ظلم کا شکار ہونے والے

کارکنان سے اظہار لاتعلقی کر دیتے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ اس جماعت اور مسلک کی نمائندگی کے دعوے دار بزرجمہر اپنے قائدین کی سادگی اور بصرت کے گُن گا کر چاہتے ہیں کہ انہیں ووٹ سپورٹ اور نوٹ سب ملتے رہیں۔ تف ہے!!!

یوسف ابو الخیر نے لکھا:

یہ اس نوجوان کا جسدِ خاکی ہے جو اپنے خدا کے لیے سارے جہاں سے اجنبی ٹھہرا... سورہ کہف کے غار والے نوجوانوں کی مانند... فاسٹ یونیورسٹی کے ہونہار اسٹوڈنٹ عمار کا جرم یہ تھا کہ یہ اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کے نفاذ کے خواب دیکھتا تھا، یہ مملکتِ خداداد کو اس کی اساس کی سمت گامزن کرنا چاہتا تھا، یہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر کے لیے جدوجہد کرتا تھا... یہ اٹھائیس ستمبر کو راؤ انوار کے خون کے پیاس کی بھینٹ چڑھ گیا اور شہادت کے سات روز بعد اس کے گھر والوں نے سرد خانے سے اس کی "لاوارث" لاش وصول کی۔

یہ کوئی پہلا نوجوان نہیں ہے جو سندھ پولیس کے بہادر سپوت ایس پی راؤ انوار یا اس کے اگلے پچھلوں کے جعلی مقابلے میں موت کے گھاٹ اتارا گیا ہو، اس جیسے کئی انجینئرز، ڈاکٹرز، آئی ٹی ایکسپرٹس، علما، حفاظ اور طلبا ہیں جو ان وحشی درندوں کے ہاتھوں اندھیری راہوں میں بے قصور مارے گئے۔ وہ اپنے اپنے شعبے کے پروفیشنلز تھے جنہیں ان معمولی پولیس آفیسرز نے دہشت گرد ڈکلئیرڈ کر کے بنا کسی ٹرائل اور عدالتی کارروائی کے موت کے گھاٹ اتارا اور ہم نے ان کی بات پر یقین نہ بھی کیا تو کم از کم چیلنج بھی نہیں کیا، سہمے ہوئے کبوتر کی طرح چپ سادھے رہے۔۔ اور ہماری خاموشی ان "پروفیشنل کلرز" کو خونی کھیل جاری رکھنے کا جواز بخشتی رہی۔

یہ صرف سید عمار ہاشمی کا قتل نہیں بلکہ اس پورے نظام اور معاشرے کی موت ہے۔ آج عمار اس درندگی کا نشانہ بنا، کل کو ہم یا ہمارے گھرانوں سے کوئی اور اس اندھے قانون کی بھینٹ چڑھ سکتا ہے۔ آج عمار کی والدہ کا کلیجہ کرب سے پھٹ رہا ہے، کل کو ہماری مائیں اس اذیت سے دوچار ہو سکتی ہیں۔

خدارا اٹھیے، آگے بڑھیے، راؤ انوار اور اس جیسوں کے ہاتھ روکیے۔ یہ عدلیہ اور ریاست سمیت پوری سوسائٹی کا قرض ہے۔ ورنہ عمار اور اس جیسے درجنوں معصوم نوجوانوں کے خون کے چھینٹے ہمارے دامنوں پر بھی آئیں گے۔

محمد عرفان لکھتے ہیں:

اگر سندھ میں راو انور جعلی مقابلوں کا ذمہ دار ہے تو پنجاب، بلوچستان، کے پی کے میں ہونے والے جعلی مقابلوں کا ذمہ دار کون ہے... دراصل پورے ملک میں جعلی پولیس، رینجرز، ایف سی، آرمی مقابلوں کی ذمہ دار آئی ایس آئی ہے جس نے اسلام پسند، شریعت پسند عوام و مجاہدین کو جعلی مقابلوں میں ٹھکانے لگانے کی پالیسی بنا رکھی ہے۔ موقع محل کے حساب سے قیدی عوام و مجاہدین کو اسی پالیسی کے تحت کبھی ایف سی، کبھی آرمی، کبھی رینجرز اور کبھی سی ٹی ڈی کے کتوں کے ہاتھوں جعلی مقابلوں میں شہید کیا جاتا ہے۔ اس لیے صرف راؤ انوار کو لتاڑنا حل نہیں ہے۔ چور کی ماں کو پکڑو اور چور کی ماں ہے آئی ایس آئی! آدھا نہیں پورا سچ بولیں!

مصعب بن عمیر نے لکھا:

میں ایک لبرل خاندان سے تعلق رکھتا ہوں، ساری زندگی گناہوں میں گزری. سکول کالج کو پار کر کر جب یونیورسٹی میں پہنچا تو دوست بھی ایک نمبر کے نوسرباز ملے. بس پھر صبح شام گناہوں میں گزرتی رہی. ایک دن اچانک رات کو سونے سے پہلے میرے دل میں ایک ڈر پیدا ہوا کہ میں کدھر جا رہا ہوں، بس پھر کیا تھا میں نے وعدہ کیا کہ اپنے آپ کو بدلوں گا۔ اگلے روز سے نمازوں کی پابندی شروع کر دی، الحمدللہ اللہ نے توفیق دی اور داڑھی مبارک بھی چہرے پر سجالی، بس ماضی کے گناہوں کو یاد کر کے ہر وقت پچھتاتا رہتا تھا تب اللہ نے میرے لیے ایک آسانی کر دی اور راؤ انوار نے مجھے ایک جھوٹے مقدمے میں پہلے گھر سے اٹھایا پھر نادرن بائی پاس پر جا کر انکاونٹر کیا اور مجھے ایک ہی لمحے میں رب کے پاس اس حالت میں پہنچایا کہ اللہ مجھے دیکھ کر مسکرا رہے تھے ... میرا نامہ اعمال کھلا تو میرے ساری زندگی کے گناہ بالکل ہی غائب تھے۔

میں نے حیرانگی سے اس کی وجہ پوچھی تو بتانے والے نے پوچھا کہ مظلوم مارے جانے والے بھی بھلا حساب کتاب دیتے ہیں؟؟؟

عبد الرزاق لکھتے ہیں:

کراچی کے تیس مار خان راؤ انوار نے گزشتہ روز جو ۴ بندے دہشت گرد قرار دے کر مارے ہیں، اس حوالے سے اس کا دعویٰ ہے کہ وہ چاروں ۴ گھنٹے جاری رہنے والے مقابلے مین مارے گئے لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ ملزمان کے قبضے سے صرف ۳۰ ٹی ٹی پستول اور ایک ساخوردہ سی رائفل ملی جس سے وہ ۴ گھنٹے تک جدید الات سے لیس فورس کا مقابلہ کرتے رہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان کے پاس کوئی خودکار ہتھیار نہیں تھا۔

یہاں اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اتنے کم ہتھیاروں سے ۴ گھنٹے تک یہ مقابلہ کیسے ہوا؟ اس کے علاوہ اچھنبے کی بات یہ بھی ہے کہ چاروں کی لاشیں کمروں کے اندر پائی گئیں اور انہیں پشت پر گولیاں لگیں تھیں۔

اب کون پوچھے کہ مکان کے اندر سے مقابلہ کرنے والوں کو سینے کے بجائے پشت پر گولی کیسے لگ گئی؟ سوال تو اور بھی بہت ہیں جیسے کہ یہ سارے دہشت گرد بڑی بڑی دہشت گردی کی کارروائیوں کی منصوبہ بندی کرنے کے لیے گنجان آباد شہر کو چھوڑ کر ہمیشہ کسی ویرانے کا ہی رخ کیوں کرتے ہیں؟ جہاں نظروں میں آنے کے امکانات کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

اتنے خطرناک اور انتہائی تربیت یافتہ دہشت گردوں سے گھنٹوں جاری رہنے والے مقابلوں میں کسی اہل کار کو گزند تک کیوں نہیں پہنچتی؟

سوال تو اور بھی ہیں لیکن یہاں سوال اٹھائے کون، سارا میڈیا، سارے صحافی اندھے، گونگے اور بہرے ہیں، کرائم رپورٹنگ صرف پولیس کے پریس ریلیز اور واٹس ایپ میسجز کی محتاج ہو کر رہ گئی ہے ورنہ اتنے بنیادی سے سوالات اٹھائے جا سکتے ہیں کہ ان میں راؤ انوار جیسے تیس مار خانوں کا حقیقی چہرہ واضح دیکھائی دینے لگے۔

انس اعوان لکھتے ہیں:

بلا اجازت کسی کے گھر میں داخل ہونے والے کو ڈاکو کہتے ہیں... بلا اجازت کسی کی چیز کو اپنی تحویل میں لینے والے کو چور کہتے ہیں... کسی پہ زور و زبردستی کرنے والے کو غنڈہ اور بدمعاش کہتے ہیں... کسی کو اغوا کرنے والے کو اغوا کار کہتے ہیں... فارم ہاؤسز اور دھندوں کے مراکز کو تحفظ فراہم کرنے والوں کو دلال کہتے ہیں...

اور یہ کالی وردی میں ملبوس گلیوں میں دندانے والو! ماؤں کے دودھ سے پلی پاکیزہ جوانیاں لہو میں نہلانے والے اژدہو، درندو! بتاؤ تمہیں کیا نام دوں؟ کس نام سے پکاروں؟

شاہ منصور یوسفزئی نے لکھا:

ماورائے عدالت قتلِ عام کا جو سلسلہ طالبان سے شروع ہو کر تحریک نفاذ شریعت محمدی اور پھر سپاہ صحابہ سے مدارس اور مدارس سے علمائے اشاعت التوحید والسنہ سے حزب التحریر سے ہوتے ہوئے اب جماعت اسلامی تک پہنچ گیا ہے۔ اس کے بعد جمعیت علمائے اسلام اور تبلیغی جماعت کا نمبر بھی آنے والا ہے! اور اگر اس پر مجرمانہ خاموشی اختیار کی گئی تو سیکورٹی اداروں میں موجود روافض اور قادیانی ایک ایک کر کے سب کا یہی حشر کریں گے۔

اس لیے اس ظلم کے خلاف بغیر کسی جماعتی وابستگی کے آواز اٹھایئے اور کھل کر لوگوں کو حقیقی صورت حال سے آگاہ کیجیے اور اپنے قائدین کو بھی کچھ شرم دلائیں کہ وہ میڈیا اور دیگر پلیٹ فارم سے موثر آواز اٹھا کر اس ظلم کو روکنے میں مددگار ثابت ہوں۔

طیب حقانی نے لکھا:

اتنے کم عقل تو ہم ہیں نہیں کہ اچھے برے کی پہچان نہ رکھ سکیں۔ البتہ بے حس ضرور ہیں کہ نااہل اور اسلام دشمن حکمرانوں کو ووٹ دے کر منتخب کرتے ہیں اور بعد میں ان سے بےزار ہو کر بے بسی کی تصویر بن کر گالیاں دیتے ہیں۔ ہم اپنی بے حسی کا مظاہرہ اس وقت خوب زور و شور سے کرتے ہیں جب کسی دوسری تنظیم یا جماعت پر برا وقت آئے یا اس جماعت کے کارکنان کو ماورائے عدالت قتل کیا جا رہا ہو تو ہم چپکے بیٹھے رہتے ہیں کہ پرائے پھڈے میں ہم کیوں گھسیں!

کراچی میں ماورائے عدالت قتلِ عام ناسور بن گیا ہے، بڑا افسر ہوتا ہے، شراب کے جام غٹاغٹ چڑھا کر اپنی جنونیت کا مظاہرہ کر کے چند نوجوانوں کو مار کر ان کے گھرانوں پر قیامت ڈھا دیتا ہے۔

بولو گے نہیں تو یہ جعلی مقابلے مثلِ جذام کے تم سب تک متعدی ہوں گے۔ سنا تو ہوگا کہ سوکھے کے ساتھ پھر گیلا بھی جلتا ہے!

سید عدنان گیلانی نے لکھا:

ظلم و جبر کی اندوہ ناک تاریخ رقم کرنے والے فرعون ایک بات ضرور یاد رکھیں کہ اللہ کا انصاف جب حرکت میں آیا تو کوئی طاقت ور اس کی پکڑ سے تمہیں نہ بچا سکے گا! یہ عہدے، پروٹوکول، سطوت و شوکت سب خس و خاشاک کی مانند بہہ جائیں گے!

گزارش ہے کہ جعلی ان کاؤنٹرز پر گنگ زبانیں کھولیے، خاموش قلم حرکت میں لایئے اور ببانگ دہل لکھیے! ریاست میں یوں انصاف کا سرعام قتل اور مذہبی لیڈران کی مجرمانہ خاموشی دیکھ کر نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مفہوم خوب سمجھ میں آتا ہے کہ کیوں جابر سلطان کے بالمقابل حق گوئی کو افضل جہاد سے تعبیر کیا گیا کہ یہ گُر تو ایمان و ایقان کے بعد ہی پیدا ہوتا ہے!

بولیے اس اندھیر نگری کے خلاف... صدائے احتجاج بلند کیجیے... ورنہ... یہ آگ تیرے گھر کی جانب بھی لپک رہی ہے... گر اب بھی خاموش رہے تو... بس پھر اپنی باری کا انتظار کیجیے!

محمد کاشف نے لکھا:

فرعون بھی بچوں کو اٹھواتا تھا پھر انہیں قتل کروا دیتا، کیوں؟ اسے ڈر تھا کہ یہ میرے خلاف اٹھ کھڑے نہ ہوں۔ اسے یہ پتہ تھا کہ انہی میں سے کسی نے میری بساط لپیٹنی ہے، وہ جانتا تھا کہ یہی ہیں جو میری جھوٹی خدائی کو چیلنج کرنے والے ہیں، یہی ہیں جو ایک خدا کی وحدانیت کا علم لیے ہوئے مجھ پر چڑھ دوڑیں گے، یہی تمام غلامیوں اور زنجیروں کو توڑ کر میرا گریبان پکڑیں گے، انہیں میں سے ہی کوئی میرے دربار میں کھڑے ہو کر مجھے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جانے کا کہے گا!

وہ یونہی بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر تا رہا، ایک ایک کر کے، چُن چُن کر، پھر کیا ہوا؟ کیا اس کی جھوٹی خدائی قائم رہی؟ کیا اس کو نشانِ عبرت نہیں بنا دیا گیا؟ کیا وہی کمزور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کی خدائی کا انکار نہیں کر رہے تھے؟ کیا اسی کے گھر سے پلنے والے بچے نے اس کی بساط نہیں لپیٹی تھی؟!

بس جان لو یہ وہی ہیں! تمہیں مارا جائے گا، اٹھایا جائے گا، اذیتیں دی جائیں گی، غائب کیا جائے گا... مگر تم نے جھکنا نہیں، رکنا نہیں، ان کی خدائی قبول نہیں کرنی، الٹے قدموں پھر نہیں جانا، قائم رہنا ہے اسی خدا کے وعدے پر جس نے موسیٰ اور اس کی قوم کو چھٹکارا دیا!

دیکھو! تم ہی حق پر ہو! ڈٹے رہو کہ تم نے ہی ان فرعونوں کے تمام مظالم چکانے ہیں، تم نے ہی ان کی بادشاہی کے تختے الٹنے ہیں، بے شک اللہ کے دشمنوں کی ناک خاک آلودہ ہی ہو گی! گھبرانا نہیں! جھکنا نہیں! ڈرنا نہیں! پھرنا نہیں!!!

اسریٰ غوری لکھتی ہیں:

"لاپتاؤں کا پتہ... سرد خانے"

سفید آنکھیں، صبر کا پیکر، کمزور لاغر سا وجود کرسی پر گرا ہوا ہو جیسے... تین برسوں سے بیٹے کی جدائی کے غم سے چُور مگر... ہاتھ تھامتے ہی بولیں :

"وہ جنت میں ملے گا"

الفاظ جیسے اندر ہی کہیں گم ہو گیے کیا تسلی دوں کیا کہوں... ساتھ ہی ایک اور خاتون اپنے ننھے سے روتے ہوئے بچے کو سنبھالتے ہوئے ہلکان ہوئی جا رہی تھیں... سامنے ہی کھلے گیٹ سے باہر بھاگتا تین چار سالہ بچہ ماں اسکو پکڑنے باہر بھاگی کہیں گیٹ سے باہر نا نکل جائے...

آہ...

اس غم سے چور ماں کی پھیلی ہوئی پتلیوں کو دیکھ کر سوچتی جا رہی تھی یہ ماں بھی تو ایسے بھاگی ہو گی نا عمار کے پیچھے ایسے ہی ہلکان ہوئی ہو گی...

اک ماں کیسے کیسے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر کیسے رات رات بھر ایک پیر پر کھڑے ہو کر اتنی ننھی سی جانوں کو پال پوس کر کڑیل جوان بناتی...

کیا یہ لعل ایسے ہی جوان ہو جاتے ؟؟؟

ارے ماں کی ہڈی ہڈی گل جاتی ہے ان کو جوان کرتے...

باپ کی کمر جھک جاتی ہے بیٹوں کے چوڑے شانے ہوتے ہوتے...

اور جب یہ کڑیل جوان اس کی بوڑھی ہڈیوں میں اپنے جوان بازوں کا سہارا دینے کے قابل ہوتے ہیں تو

ریاست کے درندے 'راؤ انور جیسے بھیڑیوں کو ان کے پیچھے لگا دیتے...

سالوں لاپتہ رکھنے کے بعد ان کا پتہ ملتا بھی ہے تو کسی سرد خانے میں خون میں لتھڑی لاش کی صورت...

کیونکہ تمہارا کالا قانون اپنی آنکھوں پر کہیں دین دشمنی کی پٹی، تو کہیں تعصب کی پٹی باندھ کر ان کے جوان چوڑے سینوں کو گولیوں سے بھون دیتا...

ارے بتاؤ تو سہی کوئی قصور...

کوئی جرم تو لاؤ تمہاری عدالتیں بانجھ ہو گئیں کیا؟؟؟؟

بس دین کا نام لینا تمہاری نظروں میں جرم ٹھہرا...

خدا کی زمین پر خدا کے نظام کی خواہش نے مجرم بنا دیا...

تب بھی... تب بھی تم عدالت میں مقدمہ چلاتے جرم ثابت کرتے...

ماں کے جگر گوشوں کو جعلی پولیس مقابلوں میں بھون کر تمغہ حاصل کرنے والوں اپنے انجام سے غافل نا رہو کہ جن کے مقدمے دنیا کی عدالتیں چلانے سے قاصر ہوا کرتی ہیں ان کے مقدمے اللہ کی عدالتوں میں چلا کرتے ہیں جہاں وکیل بھی وہ رب اعلیٰ خود ہوتا اور جج بھی وہی...

ڈرو اس وقت سے کہ جب اسکا قہر تم پر ٹوٹ پڑے گا...

ڈرو!!!

حسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولا ونعم النصیر

ربنا انّا مغلوب فانتصر

اے ہمارے رب ہم مغلوب کر لیے گیے ہماری مدد فرما

ثمریاب ثمر "غرباء" کا دکھ منظوم انداز میں لکھتے ہیں:

وہ نہتے غریب کچھ قیدی

اب عدالت کو مار دو تالا.... اب ضرورت نہیں اصولوں کی

اب تو قانون بھی پولس کا ہے.... اب ضرورت نہیں وکیلوں کی

کہہ دو منصف سے گھر چلا جائے.... یاں تو جنگل کا راج چلتا ہے

جا کے سارے سند جلا ڈالے.... یاں تو قاتل کا کاج چلتا ہے

آج سرحد کے پار سے یارو.... مجھ کو چیخیں سنائی دیتی ہیں

جن سے چھینے گئے ہیں لعل ان کے.... زندہ لاشیں دکھائی دیتی ہیں

تو نے بندوق جب اٹھائی تھی... اپنے بچوں کو یاد کر لیتا

وہ بھی بچے تھے اپنی ماؤں کے.... کچھ تو ظالم خدا سے ڈر لیتا

بوڑھی ماؤں کی آنکھ کے آنسو.... تیری کشتی یہیں ڈبوئیں گے

حرف ایسے ہیں بد عاؤں کے.... تجھ کو اک دن جہاں سے کھوئیں گے

ایسے جمہوریت پہ لعنت ہو.... جس میں ظالم کا زور چلتا ہو

جسم جلتے ہوں بے گناہوں.... جس میں ظالم ہی بس پنپتا ہو

آج انصاف یہ بھی کر ڈالو.... جو بھی مجرم ہے مار دو گولی

جو ملوث ہیں ایسی سازش میں.... ان کے سینوں میں تار دو گولی

وہ نہتے غریب کچھ قیدی.... کس کی آئی میں مار ڈالے ہیں

جرم اتنا تھا وہ مسلماں تھے.... بے گناہی میں مار ڈالے ہیں

طاہر راؤ بھی منظوم طور پر بتاتے ہیں کہ

جعلی مقابلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

امت کے قاتلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

امت کے بہترین جواں مارنے والوں

پتھر نُما دلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

لختِ جگر کی لاش پہ رو رو کے تڑ ہوئے

اُن بھیگی آنچلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

بیواؤں کی فریاد یتیموں کی صدائیں

ٹوٹے ہوئے دلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

مخفی ہیں تشدد کے مراکز تو کیا ہوا

گمنام گھائلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

زنداں میں پڑے دینِ مُحمد کے اسیرو!

سرکاری فیصلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

پابندیوں کی زَد میں ہے توحید کی دعوت

بوجہل کی نسلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

دھنس جائے گا اک روز تُو نمرود کی طرح

تجھ جیسے جاہلوں کو خدا دیکھ رہا ہے

اک روز بدل جائے گا اس دیس کا منظر

اسلام پہ حملوں کو خدا دیکھ رہا ہے

تیرے عمل کا ردِ عمل ہو گا ایک دن

خاموش ولولوں کو خدا دیکھ رہا ہے

حسیب احمد حسیب، آزاد نظم کے ذریعے اصلیت سے پردہ اٹھا رہے ہیں:

الگ الگ ریٹ!...

سب کے ریٹ الگ الگ ہیں

سولہ سے بیس کا لڑکا

بیس سے پچیس کا نوجوان

پچیس سے پینتیس کا جوان

پینتیس سے پینتالیس کا مرد

نہیں بوڑھے نہیں

ان کا کوئی فائدہ نہیں

الگ الگ ریٹ

اسلام پسند پٹھان ٹھیلے والا

لیاری بستی قصبہ منگھو پیر

سب کے دام الگ

مدرسے کا نوجوان

حافظ قاری

پورا عالم

سابقہ جہادی

تنظیمی اسلامی سیاسی جماعت کا رکن

یونیورسٹی کالج کا طالب علم

لیکچرار پروفیسر

ڈاکٹر انجینیر

الگ الگ ریٹ

کوئی عدالت نہیں

کوئی ایف آئی آر نہیں

کوئی مقدمہ نہیں

بس انکاؤنٹر

منگھو پیر کے ویرانے میں

ہاکس بے کے ساحل پر

کٹی پہاڑی پر

سہراب گوٹھ کے پل پر

لیاری کی گلیوں میں

تھانے کے پیچھے جھاڑیوں میں

الگ الگ ریٹ

دیکھو کچھ لے دے کر معاملہ کر لو

تین سے پانچ

سات سے ایک کم نہیں

اس کے دس

یہ بیس کا ہے

الگ الگ ریٹ

دیکھو کچھ لے دے کر معاملہ کر لو

ورنہ

تم بھی مار دیے جاؤ گے

☆☆☆☆☆

ہم اہلِ انتظار کہ ہر آہٹ پہ کان رکھتے ہیں

قدسیہ ممتاز

مصنفہ معاصر صحافتی حلقوں میں اسلام پسندوں کی حامی اور دین سے وابستہ موضوعات کے حوالے سے لبرل و سیکولر لابی کے مچائے غُل کے مقابلے میں اسلام پسندوں کا موقف بغیر کسی خوف وڈر کے پیش کرتی ہیں...بے لگام خفیہ اداروں اور اُنہی کے راستوں میں چلنے والی پولیس اور سی ٹی ڈی کی جانب سے بڑھتے ہوئے جعلی مقابلوں میں اہل سنت نوجوانوں کے قتلِ عام پر بھی ایک ویب سائٹ پر اِنہوں نے مضمون لکھا جو شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔ تاہم یہ بات ذہن میں رہے کہ مصنفہ چونکہ مروجہ صحافت ہی سے وابستہ مختلف اخبارات ورسائل میں صحافتی ذمہ داریاں ادا کررہی ہیں، اس لیے اِن کی تمام آرا، افکار اور خیالات سے ادارے کا متفق ہونا قطعی ضروری نہیں[ادارہ]

پاکستان میں لاپتہ افراد کا مسئلہ سنگین اور الجھا ہوا ہے... اس پہ لکھنا بھی جوئے شیر لانے کے مترادف ہے... کچھ دیوانے مگر تیشۂ فرہاد میسر کر ہی لیتے ہیں... مجھے سوشل میڈیا پہ نوجوانوں نے پرو اسٹیبلشمنٹ ہونے کے طعنے دیئے کیونکہ میں اس مسئلے پہ لکھ نہیں پا رہی تھی... دراصل کالم لکھنے کا ارادہ تھا... مدیر صاحب بڑے بھائیوں جیسی شفقت رکھتے ہیں... سوچا ان سے مشورہ کرلوں... انہوں نے موضوع سنتے ہی قلم کان پہ رکھ لیا... اس کا صاف مطلب تھا کوئی اور بات کرو... میں اتنی عقل مند تو ہوں کہ اشارہ سمجھ جاؤں کہ ادارہ اس بار کالم نگار سے متفق نہ ہونے کا رسک نہیں لے گا... میں نے یہ رسک ویب سائٹ پہ لیا...

میں نے کافی عرصہ پہلے لاطینی امریکہ کے پس منظر میں لاپتہ افراد کے المیے پہ لکھا تھا... گول مول الفاظ میں لکھا گیا کالم: وہ کیا کریں کہ جنہیں انتظار کرنا ہے، شکر لپٹی گولی کی طرح نگل لیا گیا... ہضم ہوگئی... لیکن میں ایسے کیوں کہہ رہی ہوں جیسے اس پہ بات کرنا کوئی بہت دل گردے کا کام ہو؟ آخر ہمیں خوف کس کا ہے؟ آخر کیوں ہم اس پہ لکھ نہیں پا رہے؟ اور یہی وہ سوال ہے جس میں اس مسئلے کا جواب پوشیدہ ہے...

کیا ہم اس لیے نہیں لکھ پا رہے کہ کچھ لوگوں کو اس موضوع پہ بات کرنا پسند نہیں؟ کیا کچھ لوگوں کو اس پہ بات کرنا اس لیے پسند نہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور اس میں کسی کی مداخلت پسند نہیں کرتے؟ یا یہ کہ وہ مطلق العنان ہیں اور انہیں پسند نہیں کہ ان کے معاملات میں ہم جیسے کمی کمین دخل دیں؟

ریاست کی ایک رِٹ ہوتی ہے... جو آپ نے اس وقت قائم کی جب لاکھوں عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبات کی پروا کیے بغیر آپ نے ممتاز قادری کو پھانسی دی... آپ کسی دباؤ اور مصلحت کا شکار نہیں ہوئے... آپ نے یہ رِٹ اس وقت قائم کی جب صولت مرزا کو ٹی وی پہ اعترافی بیان دلوائے اور بیرونی دباؤ کی پروا کیے بغیر اسے انجام سے دوچار کیا... اس کا مطلب ہے آپ عدالت کے کٹہرے میں اپنی رٹ قائم کرسکتے ہیں تو پھر راؤ انوار، چوہدری اسلم، ایس ایچ او بہادر علی اور ذیشان کاظمی کی کیا ضرورت پڑگئی تھی؟

اگر لاپتہ یا جعلی پولیس مقابلوں میں ہلاک نوجوان ملک و قوم کی سلامتی کو خطرہ ہیں تو لے آیئے ان کو اس عدالت کے کٹہرے میں جو آج بھی کلبھوشن یادیو کا منتظر ہے لیکن نہ کسی اصلی پولیس مقابلے میں مارا جاتا ہے نہ جعلی میں... آخر اسی عدالت سے ایک حاضر سروس وزیراعظم کو فارغ کیا گیا ہے جو ابھی تک بلبلاتا پھر رہا ہے کہ مجھے کیوں نکالا؟

یاد آیا... ایک رِٹ آپ نے ڈمہ ڈولہ میں بھی قائم کی تھی جب مدرسے کے وضو میں مشغول معصوم بچے چیتھڑوں میں بدل گئے تھے... ایک رِٹ اس وقت قائم کی تھی جب چوکی پہ حاملہ چیچن عورت کو گولی ماری تھی اور اس کی انگلی آسمان کی طرف اٹھی رہ گئی تھی... پھر ایک رِٹ کسی اور نے آپ کی رِٹ پہ نہلے پہ دہلا کی طرح ایبٹ آباد میں مار دی تھی اور آپ آج تک کھمبا نوچ رہے ہیں... ان تمام رِٹوں کا انجام کیا ہوا؟ دہشت گردی، خون ریزی، خودکش دھماکے اور لاتعداد لاشیں... کیا آپ ایک اور جنگ کی تیاری میں ہیں؟

ہمیں طعنہ دیا گیا کہ آپ عاصمہ جہانگیر اور فرزانہ باری سے گئے گزرے ہیں... کم سے کم وہ اپنے لاپتہ افراد کی گم شدگی پہ آواز تو اٹھاتے ہیں... ہم اسلامسٹوں کی یہی مجبوریاں ہیں... ہم داڑھی اور تسبیح والے دہشت گرد ریاست پاکستان کے وفادار ہیں... ہم اپنے لاپتہ بچوں کی گم شدگی پہ چپ چاپ رو لیتے ہیں... کچھ قانونی کارروائیاں کرلیتے ہیں... کچھ اپنی سی کوشش کرلیتے ہیں، احتجاج اور مظاہرے بھی کرلیتے ہیں پھر صبر کرکے بیٹھ رہتے ہیں لیکن ریاست پاکستان کی عالمی سطح پہ بدنامی کا کوئی سامان نہیں کرتے کہ ہمیں نہ وہاں سے ٹکڑے ڈالے جاتے ہیں نہ اس مٹی کے سوا ہمارا ٹھکانہ کہیں اور ہے... ایسے میں ہم فرزانہ باری اور عاصمہ جہانگیر سے بدتر ہی بہتر ہیں...

مجھے آنسوؤں میں بھیگی ای میلز اور پیغامات وصول ہوتے ہیں... لاپتہ افراد اپنے پیچھے آنسوؤں کی ایک لکیر چھوڑ جاتے ہیں... دروازے سے اس روز کی اُتری زنجیر کبھی دوبارہ نہیں چڑھائی جاتی... کان آنکھیں بن کر گلی تک آہٹوں کا پیچھا کرتے ہیں، پھر لوٹ کر وہیں پہرہ دینے لگ جاتے ہیں... اشفاق احمد مرحوم کہا کرتے تھے انتظار کرنے والا وہیں رہ جاتا ہے جہاں اسے انتظار کرنے کو کہا جاتا ہے... واپس تو بس اس کا جسم آتا ہے... خالی خولی، گونجتی آوازوں والا جسم!!!...

☆☆☆☆☆

صحابہؓ والی آزادی

ابو دجانہ ثانی

کہیں پھر گزر نہ جائے یہ شہادتوں کا موسم

تیری راہ میں سر کٹانے کی سعادتوں کا موسم

وادیٔ کشمیر میں جب سے شریعت کا عَلم بلند کیا گیا ہے...سعادتوں اور شہادتوں کا حسین موسم بہار اپنے جوبن پر ہے... کیسے ہی عظیم اور کتنے ہی قیمتی جوان خود کو پروانوں کی مانند نفاذِ شریعت کی شمع پر نچھاور کیے جاتے ہیں...جنت کی جانب رخت سفر باندھنے والے اس مبارک و منور قافلے میں ایک اضافہ شہید کمان دان عبد القیوم نجار رحمہ اللہ نے کیا...یقیناً آپ کسی خاص تعارف کے محتاج نہیں... آپ کی شہادت کشمیر کی تحریکِ شریعت کے مجاہدین لیے یقیناً کسی عظیم سانحے سے کم نہیں...اللہ امت کو آپ کا نعم البدل عطا فرمائے... اسی طرح بھائی ابو القاسم کی شہادت بھی آنکھوں کو نم کر گئی... آپ نے آخری صوتی پیغام میں نفاذِ شریعت کے علم بردار مجاہدین کے لیے دعاؤں اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور پاکستان کے ایجنٹ حکمرانوں کی بابت مجاہدین کے موقف کی تائید کی...اور بالآخر جنت سدھار گئے (نحسبه كذالك)... آپ کو بھارتی اداروں نے مشرک ہندوؤں کی یاترا کے ایک قافلے پر حملے کا مجرم نامزد کیا تھا...اس حملے میں عسکری اداروں کے افسروں اور اہل کاروں سمیت کئی حربی مشرک ہلاک و زخمی ہوئے تھے...

صرف اتنا ہی نہیں شہادتوں کا یہ سلسلہ بھائی پرویز احمد وانی اور کمان دان نعیم احمد نجار کی شہادتوں کو بھی خود میں سمیٹتا نظر آیا...نعیم احمد نجار بھی دشمن کی A++ کیٹگری سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے پیشرو عبد القیوم نجار رحمہ اللہ کی طرح نام و نمود کے جھنجٹ سے دور خالصتاً عسکری فیلڈ سے تعلق رکھتے تھے...شہادتوں کا یہ قافلہ کشمیری مسلمانوں کی نصرت کو جاتے مہاجر مجاہدین کی بھی مظلومانہ شہادتوں پر مشتمل ہے...اور انہی مہاجرین میں اُڑی میں شہید کیے گئے گم نام غازیوں کا بھی شمار ہے... جن کے بارے میں بھارتی فوج کا بذات خود یہ بیان ہے کہ ’’ہمیں پاکستانی زیر قبضہ کشمیر سے ان کی آمد کی پیشگی اطلاع دی گئی تھی‘‘... مگر باذن اللہ اب یہ سلسلہ رکنے ہی کو ہے...خراسان سے اہلِ نصرت ’شریعت کے علم بردار اپنے کشمیری بھائیوں کی تقویت کو پہنچا ہی چاہتے ہیں...

باذن اللہ یہ تحریک اب پرانی حالت میں نہیں کہ کوئی نتیجہ ہی بر آمد نہ ہو پائے... اب اس کا کنٹرول اے سی کمروں میں بیٹھے اسلام سے خیانت کے مرتکب کرنلوں اور جرنلوں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ یہ تحریک براہ راست قرآن و سنت سے رہ نمائی لیتی ہے...اس تحریک کی قیادت کو ہند و پاک کے سب طواغیت بآسانی جانتے ہیں...اور اس بات کا علم تو دنیا بھر ہی کو ہے اللہ کی چوکھٹ کے علاوہ ہر در کا انکار کرتی اس تحریک کا سامنا کرنے والے بیٹے ابھی کافرہ مائیں جن ہی نہیں سکیں...اس تحریک کی جان مٹھی بھر مجاہدین، بلکہ وہ عامۃ المسلمین ہیں کہ جو نظام مصطفیٰ ﷺ کا نعرہ مستانہ بلند کرتے ہوئے پتھروں ہی سے بکتر بند دبابوں سے ٹکرا جاتے ہیں...اس تحریک کی جان وہ مائیں ہیں جو اسلاف کی یاد تازہ کرتے ہوئے اپنے سنگ باز بیٹوں کو میدان جنگ ہی پانی پلانے چلی آتی ہیں... جو اپنے سنگ باز مجاہد بیٹے کی افطاری تیار کیے، اس کی لاش گھر آنے پر صبر و ثبات کا پہاڑ بن جاتی ہیں...صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وقت آنے پر یہ مائیں اپنے محصور مجاہد بیٹوں اور بھائیوں پر جان تک نچھاور کرنے سے دریغ نہیں کرتیں... کیا مجاہد بشیر احمد وانی کی ڈھال بن کر شہید ہونے والی باہمت خاتون اور دیگر مسلمان اس کی واضح مثال نہیں...یہاں عامۃ المسلمین کی جہاد سے محبت اور انسیت ساری امت کے لیے باعث نمونہ و فخر ہے...اس تحریک کی جان وہ بہنیں ہیں جو اپنے بھائیوں کو پتھروں ہی سے رباط پر اکساتی ہیں...جو اپنے سوئے ہوئے بھائیوں کو بیدار کر کے غاصب مشرکوں اور مرتدین پر سنگ باری کے لیے روانہ کرتیں ہیں...اور کس قدر یہ تاکید کی جائے کہ بحمد للہ اس ساری تحریک کا مرکز شریعت ہے...اور پوری ملتِ کشمیر فقط نفاذ شریعت ہی کے لیے کفار سے بر سرپیکار ہے...کلمے والے سیاہ پرچم کی تخصیص کسی بھی خاص جہادی مجموعے یا ان کے شہید کے لیے نہیں ہے الحمد اللہ... رہے ’آزادیٔ محض‘ کے نعرے تو سبحان اللہ! وہ بھی اب مسلمانانِ کشمیر کے ذہنوں سے محو ہوتے چلے جا رہے ہیں...اب کشمیر کی مسلم ملت آزادی کا مطلب اس طرح سمجھ چکی ہے جیسا کہ سمجھنے کا حق ہو... مسلمان جانتے ہیں کہ آزادی تو تب ہو گی جب دین سارے کا سارا اللہ کے لیے ہو جائے گا...جب یہاں سے ایک مرتبہ پھر مسلمانوں کی نصرت کو قافلے نکلیں گے... مسلمان جان چکے ہیں کہ آزادی تو تب ہو گی جب لاہور کے شاہی قلعے اور دہلی کے لال قلعے پر شریعت کے عَلم لہرا رہے ہوں گے...جب دلت و عیسائی حتیٰ کے تمام غیر مسلم ’شریعت مطہرہ کی چھاؤں میں ذمی بن کر پُرامن زندگی گزاریں گے...اور یہی امن و خوش حالی کی نعمت ان کے دلوں کو ایمان کا مسکن بنانے والی ہو گی...

یہاں کیا چلے گا... ... ... نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کے بعد اب کشمیری مسلمان آزادی کے نعرے کچھ اس قسم کے لگاتے ہیں

ہم کیا چاہتے ہیں... آزادی   جہاد والی... آزادی   ’’صحابہ والی... آزادی‘‘

شہید عبد القیوم نجار رحمہ اللہ کے جنازے میں ہمیں ایسے ہی نعرے سننے کو ملے... شہید القیوم نجار ہوں یا شہید نعیم احمد نجار ’ان سب کو کلمے والے سیاہ پرچم میں ہی لپیٹ کر

لے جایا جاتا ہے...پاکستان نواز ''قیادت'' کی تو سبحان اللہ ان کے گھروں سے نکلنے والی پود کشمیر کا رقص و سرود پر مبنی ''ٹیلنٹ'' ساری دنیا کو دکھانا چاہ رہی ہے ...لا حول ولاقوۃ الا باللہ...واللہ العظیم!سری نگر کی جامع مسجد میں نوجوانوں کو لگتے زخم اور ہوتی گرفتاریوں کا جواب یہ امت اس مسجد کی انتظامیہ سے بروز قیامت ضرور طلب کرے گی...وہ ماں ان وطن پرستوں کا گریبان ضرور پکڑے گی جس کالخت جگر ان کی وجہ سے جامع مسجد میں آنکھوں پر پیلٹ سے ضربایا گیا...کشمیر کا سودا تو ''لوگ'' کب ہی کا کر چکے مگر باذن اللہ وہ اللہ والے جو کشمیر کو امت کا اٹوٹ انگ سمجھتے ہیں اس ''ڈیل'' کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے...نظامِ پاکستان کا سلامتی کونسل میں کشمیر پر اس قدر آواز اٹھاتا ہے جب کہ خود کشمیری مسلمانوں سے غداری کا مرتکب ہو چکا ہے۔اس سے قبل خونی لکیر کے دونوں پار کے کٹھ پتلیوں کا لندن کانفرنس میں شامل ہو کر اعلامیے پر اتفاق، سرزمین کشمیر کے کسی ''پر امن'' حل کی طرف اشارہ کر رہا ہیں اور ابھی بھارت سے بھی ایسی ہی صدائیں بلند کی جا رہی ہیں...وہ پر امن حل صرف مجاہدین اسلام ہی کو مٹانے کی ایک سعی ہے مگر ''آپ ہی مٹ جاتے ہیں خود ہم کو مٹانے والے'' کے مصداق اب مجاہدین کی نظریں کسی صورت بھی اپنے ہدف دہلی کے بجائے کسی اور جانب نہیں ہو پائیں گی، چاہے کفار و مرتدین کسی بھی ''حل'' پر متفق ہی کیوں نہ ہو جائیں...

رہی بات اسلام اور مسلمانوں کے دشمن خارجیوں کی تو اللہ قسم وہ کشمیر کی مسلمان ملت کو کبھی اپنے بدبودار دام میں نہیں پھنسا سکیں گے...کوبانی ،رقہ،فلوجہ ،رمادی،انبار، تکریت، پیلمائرا،الحسکہ، تدمر،رمادی،تلعفر،جرابلس اور موصل کی تاریخ یہاں نہیں دہرانے دی جائے گی...کیا یہ پورے شام اور ننگرہار کی طرح کشمیر میں بھی کفار کے ظلم سے ستائے عام شہریوں کو ذبح کرنا چاہتے ہیں؟یہاں پر مسلمانوں کا خون تو مشرک ہندو ہی بہت بہا چکے ہیں...اللہ سے ڈرنا چاہیے!اور ڈرنا چاہیے اس دن سے جب اللہ کوئی عذر قبول نہیں کریں گے...عامۃ المسلمین کی تکفیر اور اہلِ اسلام کے قتلِ عام پر تو واللہ جہالت کا عذر بھی قبول نہ ہو گا...

جہاں تک تعلق ہے اس احمقانہ پروپیگنڈا کا کہ شہید عبد القیوم نجار کا تعلق کس سے تھا...تو اس بات میں بھی بحمد للہ مجاہدین کو جواب تک دینے کی ضرورت نہیں ...فقط آپؒ کے جنازے ہی کے مناظر ملاحظہ کر لیے جائیں...وہاں وہی اعلان ہزاروں مسلمانوں کے سامنے دہرایا گیا جو اعلان مشرکین کے سامنے شہید ابو دجانہ رحمہ اللہ اور عارف للہاریؒ نے کیا تھا...کشمیر، بحمد اللہ منہج سنت پر چلنے والے اور امرائے جہاد کے تابع و فرماں بردار شیروں کے مسکن ہے...جنہیں خون مسلم کی حرمت سے متعلق مسائل ازبر ہیں...جو جانتے ہیں کہ پاکستان اور ہندوستان کے طواغیت سے نجات اور پورے برصغیر میں شریعت کے عَلَم کو بلند کرنا ہی اصل آزادی ہے اور صحابہؓ والی اس آزادی کو پانے کے لیے سرزمینِ کشمیر میں موجود تمام مجموعات کے مجاہدین یکساں موقف رکھتے ہیں...یہ نام تو اللہ نے پہچان ہی کے لیے دیے ہیں...''شریعت یا شہادت'' ہی تو تمام مجاہدینِ عالیشان کا منہج و منشور ہے اور الحمدللہ اسی شریعت کے مبارک پرچم تلے مجاہدین کی پیش قدمی بڑھ رہی ہے اور مصائب کے بادل اللہ کی نصرت سے چھٹ رہے ہیں۔عمومی کارروائیوں کا تناسب بڑھنے کے ساتھ ساتھ بحمد اللہ کاروائیوں میں دشمن کا نقصان بھی زیادہ ہونے لگا ہے...اور الحمدللہ اب پٹھان کوٹ تک کا علاقہ ''عمومی'' کارروائیوں کے درجہ میں شامل کر لیا گیا ہے...مقامی جواسیس کے گرد گھیرا تنگ کرنے کی وجہ سے مجاہدین کی بھی حفاظت میں اضافہ ہوا ہے ...اللہ تعالیٰ ''فرنٹ لائنز'' کے جواسیس سے بھی مجاہدین کی جان چھڑوا ہی دیں، آمین...

الحمدللہ پٹھان کوٹ میں دشمن کے قافلے پر لگائی گئی کمین میں کرشن لال نامی گھس بیٹھیا قتل اور اس کے دیگر آٹھ ساتھی زخمی ہوگئے...اسی طرح دشمن کے فوجی مراکز اور قافلوں پر آئے روز گرنیڈ کے شدید حملے ہوتے ہیں...جس دشمن اپنا نقصان چھپانے میں کامیاب ہو جاتا ہے...اور صرف ''چند زخمیوں'' ہی کی خبر میڈیا تک پہنچ پاتی ہے مگر جواسیس کی ایک مرتبہ بحمد اللہ عقل ٹھکانے لگا ہی دی گئی ہے...مجاہدین نے اگست کے اواخر میں اشتیاق احمد واگے نامی ایک جاسوس کو نہایت کامیابی کے ساتھ گرفتار کیا اور تفتیش کی...تفتیش میں اس نے خواتین سمیت اپنے دیگر تمام ساتھیوں کے نام بتائے اور بحمد اللہ اس اللہ کے دشمن کی نشاندہی کے بعد اس کو اور اس کے ایک اور ساتھی کو گرفتار کر کے جہنم واصل کر دیا گیا، جب کہ دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے...لیکن ہندوستان کے ٹشو پیپر کی حیثیت رکھنے والوں کو کہیں جائے پناہ نہیں مل پائے گی...عنقریب وہ اور ان کے دیگر ساتھی اپنے انجام کو پہنچیں گے، ان شاء اللہ...

ان جواسیس کی اموات کے بعد اب ان کے اعترافی بیان بھی نشر کیے گئے ہیں...تاکہ عامۃ المسلمین میں کسی قسم کی بدگمانی جنم نہ لے سکے...ساتھ ہی نشان زدہ ہو چکے دیگر جواسیس کی تفصیل بھی شائع کی گئی ہے تاکہ عامۃ المسلمین بذاتِ خود بھی اس مبارک عمل میں حصہ لے سکیں اور مجاہدین تو دشمن کی تلاش میں ہمہ وقت مصروف ہیں...اب دشمن باذن اللہ ہماری مخبریوں میں ناکام ہو چکا ہے، اب مجاہدین دشمن کی خبر لیں گے ...ٹیلی کام مواد کے محتاط استعمال اور نقل حمل میں امنیت کے اضافے نے دشمن کے استخبارات کو مفلوج کر دیا ہے...

(بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

گم نام، مسافر، پردیسی... ... ... شہید کمان دان عبد القیوم نجارؒ

سعد الہندی

آج وہ کئی سالوں بعد اپنے گاؤں میں آیا ہے... آیا کیا ہے... لایا گیا ہے... اس کے گاؤں کے لوگ اسے کسی ہیرو کی مانند کاندھوں پر اٹھا کر لارہے ہیں... گاؤں کے بچے جو اس کی بہادری کے قصے سنتے سنتے جوان ہو گئے آج اسے دیکھنے کے لیے بے تاب ہیں... تکبیر کی صدائیں اور نعرے بلند کیے جارہے ہیں... کثیر مجمع ہے... لوگ "آیا آیا شیر آیا" کے نعرے بھی لگا رہے ہیں! کہہ بھی تو صحیح رہے ہیں، وہ ایک شیر ہی تھا... تھا کیوں؟ ہے! زندگی کے پہیے کا رک جانا، کارنامے اور مقام تھوڑی بدل دیتا ہے... جہادی سفر جب شروع کیا تھا تب عمر کوئی ۱۶ سال ہو گی... جہادِ کشمیر پر عروج کا زمانہ تھا... کشمیر کے چنار' مہاجرین کی قہقہے اور ترانے سن سن کر جھوم جاتے تھے... دنیا بھر سے شریعت کی بلبلیں یہاں آتیں اور اسلام کے گلدستے پر خود کو نچھاور کر دیتیں... ہر گاؤں مجاہدین کے لیے پتن گاؤں ہی تھا... پھر اچانک اس مبارک منظر کو قلب وذہن کے کالوں کی نظر لگ گئی... شہہ رگ کہنے والوں نے شہہ رگ کے گرد باڑ لگوادی... وہ بھی دس دس فٹ اونچی... باڑ لگانے والوں نے باڑ میں کرنٹ بھی چھوڑ دیا اور سینسر بھی لگا دیے... پھر بھی کچھ دیوانے اٹھتے، اس باڑ سے خود کو چھیدتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے کہ چناروں کو شریعت کی آغوش میں لایا جائے... چنار اور چناروں والے خود شریعت کے نفاذ کو ترس رہے ہیں... ایسا وقت بھی آیا کہ ایک ہی سال میں تین ہزار سے زیادہ مجاہدین شہید کر دیے گئے... ان کے مقامات و ہائیڈز کی تفصیل کسی "مدینہ ثانی" والوں کے پاس تھی... کل تک جس وادی کے جنگل اور محلے تکبیر کی صداؤں سے گونجتے تھے، غاصب بنیا وہاں اب فتح کی گھنٹیاں بجاتا پھرتا تھا... رُخ اچانک ہی پلٹا تھا... کل تک آزادی کل ہی ملتی نظر آتی تھی اور آج صدیوں دور... مگر "ابابیلیں" جنہیں دنیا سے کچھ سروکار نہ تھا، اپنے رب سے وفادار رہیں! گو کہ بڑے بڑے قائدین دامن بچاتے پھر رہے تھے مگر انہوں اپنا منہج و مشن چھوڑنا گوارا نہ کیا... کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ "ان اللہ لایخلف المیعاد... وہ وادی جہاں کبھی بیس پچیس ہزار مجاہدین ہوا کرتے تھے جب وہاں گنتی کے مجاہد رہ گئے تو بھی انہوں نے جہاد نہ چھوڑا... کیوں نہ چھوڑا؟ کیوں کہ اللہ کا حکم کسی بھی حال میں چھوڑا نہیں جاتا!!

ان سارے مناظر کو ایک شیر پیر پنجال کے اونچے برف پوش پہاڑوں پر سے ملاحظہ کیے ہوئے تھا... وہ وہاں کچھاروں سے نکلتا، "گاو ماتا" کے چیلوں پر جھپٹتا اور واپس وہیں کہیں لوٹ جاتا... اس نے یہ سب دیکھا تو سہی مگر وہ تو فرض نبھانے آیا تھا... سیاست کرنے تو نہیں... سیاست ہی کرنا ہوتی تو اسے بھی راولپنڈی، اسلام آباد یا مظفر آباد میں اچھا سا بنگلہ، گاڑی اور دسیوں گارڈز مل سکتے تھے... وہ بھی بیس پچیس لڑکوں سے "گارڈ آف آنر" لیتے ہوئے تصاویر سوشل میڈیا پر جاری کر سکتا تھا۔ مگر اس نے اپنے کام سے کام رکھا... وہ نہ خود کو مشہور کرنا چاہتا تھا نہ ہونا چاہتا تھا... عمر کم ہی تھی تو کیا ہوا... راستے کو سمجھ کر نکلا تھا... دوست بھی ویسے تھے... یاروں میں مفتی بلال اور مظفر مولوی صاحب جیسے لوگ جگری تھے... کون مفتی بلال؟ وہی جن کا نعرہ "شریعت یا شہادت" تھا... جو نفاذِ اسلام سے کم کی "آزادی" پر راضی نہیں تھے... اور مظفر مولوی! وہ تو خود اپنے دوست کی طرح سرپھرا... دنیا نظام پاکستان کی کشمیر سے "اخلاقی و سفارتی" حمایت دیکھ رہی تھی... ایسے میں فقط کفر سے برسرِ جنگ ہونے والوں کو کچھ "اپنے لوگ" دشمن کی صفوں میں نظر آئے... قریب بھی اور دور بھی... خونی لکیر کے دونوں ہی جانب... وہ دشمن کی صفوں میں ہونے پر ہی اکتفا کرلیں تو بھی بات بنے... مگر نہیں وہ بھی اپنے محبوب ممالک کی طرح "فرنٹ لائنز" پر ہی رہنا چاہتے تھے... خونی لکیر کے اُس پار سے چٹھی آئی کہ ہاتھ "ہولا" رکھا جائے اور اِس پار دیکھا تو مجاہدین کی دھڑا دھڑ شہادتیں تھیں... گو کہ معلوم تھا کہ اب اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہو گا... مگر آپ نے خود کو خائن پاکستانی نظام سے علیحدہ کر لیا اور "لشکرِ اسلام" کے نام سے ساتھیوں کو مجتمع کر کے اپنے شہید ساتھیوں کے کاز کو آگے بڑھانے کی اک سعی کی... انہی شہادتوں کے ذمہ داروں کے خلاف کام پر مرتدین اور ان کے آلہ کاروں نے بطل اسلام شیر کشمیر عبد القیوم نجارؒ کو سزا دینے کا فیصلہ کر لیا... شاید سزا دینے والوں کا خود منشور مجاہدین کی شہادتیں تھا... شاید کیوں... لشکر اسلام کے شیروں نے کئی بڑے بڑے نام دھر لیے جو فقط اللہ کی محبت میں جان ہتھیلی پر لیے گھروں سے نکلنے والے مسکینوں کو بھارتی کفار کو بیچ دیا کرتے تھے اور کیسے کوئی برداشت کر سکتا تھا کہ اس کے راستے میں کوئی سرپھر آن کھڑا ہو اور فقط اتنا ہی کہہ دے...

قائدِ محترم تجھ کو کیا ہو گیا... پیشِ سلطان جابر کہاں کھو گیا
صرف اتنا تقاضہ تھا پیشِ بتاں... معنی لاالہ کا تو اظہار کر

بس پھر کیا تھا... سری نگر و مظفر آباد سے صدائیں اٹھنے لگیں... مارو، پکڑو، دیکھو! غدار ہے! ہندوستانی ایجنٹ ہے! تحریک "آزادی" کا دشمن ہے... ذرا ایک نظر اس دیوانے پر بھی ڈال لیجیے کہ کیوں اللہ کے اس بندے پر بہتان کے عظیم پہاڑ باندھے گئے... الزامات کی یہ بارش عروج پر تھی کہ کشمیر کے مقامی اردو اخبار میں لشکر اسلام کے ترجمان کے دو مشترکہ بیانات جاری ہوئے جس میں بجائے جوابی الزام تراشی کے کہا گیا تھا...

"لشکر اسلام فقط اللہ کی راہ کے مجاہد ہیں نہ کہ ہندوستانی ایجنٹ... اور اگر ہمارے بارے میں کوئی ثبوت ہیں تو انہیں عامۃ المسلمین کے سامنے پیش کیا جائے... اور اس کا فیصلہ مسلمانوں ہی پر چھوڑ دیا جائے، ہم پر الزام لگانے سے پہلے اپنی صفوف میں تحقیقات کرلی جائیں"۔

آپ کی پاکستانی نظام سے بغاوت کی اصل وجہ تو تحریکِ شریعت ہی کو صحیح رخ دینا تھا مگر اس مبارک بغاوت میں مجاہدین کی شہادتوں کا ایک بڑا کردار تھا... جن کے ذمہ دار معتدبہ تعداد میں پاکستان اور اس کے حواری تھے... کیونکہ "بیس کیمپ" سے بھارتی جواسیس اور مجاہدین کے واضح قاتل جتھوں کے خلاف کاروائیوں سے سختی سے منع کیا جارہا تھا اور اس کا انکار کرنے والے مجاہدین پر غداری کے ٹھپے لگائے جارہے تھے... مگر یہ "دیوانہ" نجارؒ ایک ایک مجاہد کی شہادت پر چیختا اور چلاتا رہا... اپنی استطاعت کے مطابق اس راستے میں رکاوٹیں پیدا کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ نے اپنے پاس بلالیا...

چار عظیم مجاہدین پلہالن کے مفتی ہلالؒ، اننت ناگ کے جاوید سلفیؒ، پلوامہ کے عادلؒ بھائی اور زیناگیر کے راشد بھائیؒ کی شہادتوں کے متعلق پریس ریلیز میں ترجمان کا کہنا تھا کہ...

"ہمارے پاس ثبوت موجود ہیں کہ مفتی ہلالؒ کی شہادت میں کون لوگ ملوث ہیں... اسی طرح ہمارے پاس اس بات کے بھی ثبوت موجود ہیں کہ جاوید سلفی، راشد اور عادل کو کن لوگوں نے شہید کروایا۔ تو ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اپنے گردو پیش کے لوگوں کی اچھی طرح تحقیقات کر لیجیے"۔

یاد رہے دشمن ملک ہندوستان، پاکستان اور ان کے کٹھ پتلی سیاست دانوں کی آپ سے دشمنی، ٹیلی کمیونیکیشن کی تنصیبات اور دفاتر پر حملوں کے بعد واضح ہو کر سامنے آئی... آپ اس ایک ایک شہید کے خون کے لیے تڑپتے تھے جو اس خونی سسٹم کو استعمال کرنے کی وجہ سے شہید ہوا... اور اس وار سے شہید ہونے والوں کی اکثریت مہاجر پاکستانی بھائیوں پر مشتمل تھی... توجہ طلب بات یہ ہے کہ اس وقت خائن غدار ایجنسی نے مجاہدین کا مکمل دارومدار ہندوستانی ٹیلی کام پر رکھوایا تھا... جیسا کہ ترجمان کے بیان واضح ہوتا ہے... اور ساتھ ہی اس بیان سے شہید کی جانب سے مجاہدین' چاہے وہ کسی بھی مجموعے سے تعلق رکھتے ہوں' کی خبر گیری اور فکر کا بھی احاطہ کیا جاسکتا ہے... ترجمان نے کہا کہ محض اللہ ہی کی نصرت سے ہم نے اس رذیل نظام کو پہچان لیا... اور اس کے بعد اس قسم کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا... موبائل فون کمپنیوں کے تعاون وجہ سے گرفتار و شہید بھائیوں کا تذکرہ بھی کیا گیا... گرفتار مجاہدین میں پلہالن کے عاقب، بلال اور عثمان بھائی شامل ہیں جنہیں موبائل کے استعمال وجہ سے گرفتار کیا گیا...

مگر پاکستان سے آئے ہمارے مجاہد بھائی جو ہماری خاطر جانوں کے نذرانے دے رہے ہیں... ان کا مکمل انحصار اسی ناقابلِ بھروسہ نظام پر ہے اور انہیں اس کا نقصان بھی اٹھانا پڑا... جیسا کہ سعد پورہ اور رفیع آباد میں چار بھائیوں کی شہادت کا واقعہ! اسی طرح مجاہد مزمل امین ڈار، عبداللہ امین اور عبداللہ یونی کی شہادتوں میں بھی ٹیلی کمیونیکیشن کمپنیوں کا واضح کردار ہے... شہید مجاہد کمان دان عبدالقیوم نجارؒ نے ناصرف جواسیس کی متعدد بہ تعداد کو جہنم واصل کیا بلکہ ان دشمن ٹیلی کام کمپنیوں کے مراکز (فرنچائزز) اور سگنل ٹاوروں پر حملے کیے... ان حملوں کا اصل مقصد فقط کشمیر میں ان کی سروسز کو بند کرنا تھا نا کہ ان کے مقامی مسلمان ملازمین کو قتل کرنا... اس دوران میں جب ان کمپنیوں کو شدید مالی نقصان پہنچتا تو یقیناً یہ مجاہدین کو نقصان پہنچانے کی لعین سازش کو روکنے پر مجبور ہو جاتیں... مگر آئی ایس آئی کے مقامی ہرکاروں نے ناصرف شہید اور ان کے کاز کے خلاف ہڑتالیں کی بلکہ بھارتیوں کو ہلاشیری دی اور ڈنکے کی چوٹ پر کہا گیا کہ "ٹیلی کام کے ادارے اپنا معمول کا کام شروع کریں... ملت کے نوجوان ان ضمیر فروشوں کا "قلع قمع" کریں"... نام نہاد ہندوستانی پیداوار جیسے القابات کا استعمال کیا گیا... سبحان اللہ! ایک مجاہد فی سبیل اللہ' جو تنظیموں سے بالاتر ہو کر فقط جہاد کی حمایت میں بات کرتا ہے... بکاؤ قیادت نے اس مجاہد کی اس قدر کردار کشی کی... یہ ہڑتالیں، یہ مخالفانہ بیانات... مگر اس مجاہد نے ان بے وقوفوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا... وہی جو ملتِ مظلومہ کشمیر کو ان مجاہدین کے قتل کی ترغیب دیتے رہے... مگر لشکر اسلام کے ان مجاہدین نے ہر جانب جہاد ہی کا دفاع کیا... اسلام کا تحفظ کیا اور مہاجرین کی پاسداری میں خود تک کو فنا کر گئے۔

ترجمان لشکر اسلام کا اس موقع پر کہنا تھا کہ "ہم ہندوستان کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے... ٹیلی کام آپریٹرز سے ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے... کشمیر کے عامۃ المسلمین ہمارے انصار ہیں... مگر آپ نے ہم پر دہشت گرد اور ہندوستانی ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا... اور غاصب فوج و پولیس کی مدد کے ساتھ ٹیلی کام کمپنیوں کا کام دوبارہ شروع کروایا"...

حضرات! شہید عبدالقیوم نجارؒ یا ان کے ترجمان کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز کا مواد انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے... آپ کی تمام گفتگو کا محور فریق ثانی کی عزت و احترام ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کو فقط اپنی صفوف کی چھان بین کی دعوت تھی... جاسوسی نظام کو مکمل مفلوج کر دینے والی ان کارروائیوں کی عوض بھارتی مشرک فوج نے آپ کے سر کے قیمت ۱۰ لاکھ روپے کر دی... پاکستانی ایجنسی کی تو گویا یہ ناک کا مسئلہ تھا کہ کیونکر کوئی ان کی پالیسی بغیر بھی وادی میں کام کر سکتا ہے... شہید اپنے مقدور بھر ساتھیوں کے ساتھ ہندوستانی غاصبوں سے بھی مکمل پھرتی کے ساتھ برسرجنگ رہے... یہاں تک کہ ایک مرتبہ آپ اور لشکر اسلام میں آپ کے نائب شہید طارق ماور رحمہ اللہ دشمن محاصرے میں آ گئے... شہید طارق اپنے امیر کو کور فائر دیتے ہوئے خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے اور جب ان کی لاش دریا سے نکالی گئی تو کیا کہیے کہ ہندی کفار میں کیسا جشن کا سماں تھا... چونکہ شہید عبدالقیوم کو کوئی شکل سے نہیں پہچانتا تھا تو بزدل ہندی فوج نے عبدالقیوم نجار کی شہادت کا اعلان کر کے خوب انعام اور داد وصولی... پہلے ہی بدنامی کا درد سہتے نجار نے اپنے اور مجموعے کے ساتھیوں کی امنیت کی خاطر اس خبر پر کوئی ردعمل نہ دیا اور ہندوستان کے کاغذوں میں شہید ٹھہرے... مگر جہادی مجموعات اس بات سے مکمل واقف تھے... شہید اور

ان کا مٹھی بھر گروہ... فقط اللہ کی لاجسٹک سپورٹ پر کفر سے بر سرِ پیکار تھے کہ آئی ایس آئی کے غلاموں کی ایک اور گہری چال کا شکار ہو گئے... وہ مومنِ صادق تھے، جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق بھولا بھالا ہی ہوتا ہے... آپ کو غلط فہمیاں دور کرنے کے بہانے وادی سے مظفر آباد طلب کیا گیا... چونکہ سیاست دان نہیں تھے، اسلام اور جہاد سے مخلص تھے، فقط جہادِ کشمیر ہی کی خاطر اس امر پر راضی ہوئے... اپنے ایک مجاہد بھائی کے ساتھ پاکستانی زیرِ قبضہ کشمیر تشریف لائے... اور وہاں وہی ہوا جس کی توقع کوئی بھی آئی ایس آئی اور اس کے حواریوں سے کر سکتا ہے... آپ کو گرفتار کر لیا گیا، پاکستانی خفیہ ایجنسی کے سامنے پیش کر کے تشدد اور تحقیر کے ذلت آمیز عمل سے گزارا گیا... اور پھر آپ پر "احسان" کرتے ہوئے آپ کو ایک "پرفضا" مقام پر نظر بند کر دیا گیا۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل...

؂وہ میدانوں کی جب ہم جنگ ایوانوں میں ہارے تھے

عدو کی صف میں خود جس دم کھڑے محسن ہمارے تھے

آپ نے کونسل میں موجود ہر جماعت کے قائدین کو پیغامات ارسال کیے کہ ایک بار میرا موقف سن لیا جائے پھر فیصلہ آپ پر ہو گا... کشمیر میں بھائیوں کی شہادتوں پر دشمن کو چیر کر رکھ دینے والا شیر دھوکے سے دام لایا گیا تھا... ظلم پر وہ خاموش یہاں بھی نہیں رہا... مگر شاید

؂اس گلستاں میں مگر دیکھنے والے ہی نہیں

داغ جو سینے میں رکھتے ہوں وہ لالے ہی نہیں

اسی طویل قید کے دوران میں مجاہدین میں اس افواہ نے جنم لیا کہ مذاکرات کے بہانے مرتد ایجنسی نے آپ کو بلا کر شہید کر دیا ہے... مگر کشمیر میں آپ کے سرفروش فدائی دستے نے بہر صورت اپنا کام جاری رکھا... کفار اور ان کے آلہ کاروں پر آگ برسائی جاتی رہی یہاں تک کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ نوعمر کشمیری مجاہدین کی ایک بڑی تعداد نے وطنیت کے شرک تائب ہوتے ہوئے خود کو امت اور اسلام کی جھولی میں لا پھینکا... اور آج سارے کا سارا کشمیر ان کے "شریعت یا شہادت" کی نعروں سے گونج رہا ہے... الحمدللہ۔ اذیت ناک محاصرے میں یہ شیر اللہ سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا رہا... کڑے پہرے میں ڈالنے والے ظالم جانتے تھے اس شیر کی جان چناروں کی سرزمین میں ہے... جہاں توحید کا علَم لہرانا اس کا مقصدِ زندگی ہے... بالآخر ایک دن اللہ کا یہ بندہ ظلم کی اس چکی سے نکلنے میں کامیاب ہو گیا... سرحد پر موجود تنظیموں سے فقط خونی لکیر پار کرنے میں مدد طلب کی... مدد تو نہ ملی مگر ازلی و ابدی دشمن کے اشارے پر ایک راستے کی نشاندہی کر دی گئی... اور اللہ کی دشمن ناپاک فوج نے اس راستے کی مکمل خبر ہندوستان کی مشرک فوج کو دی... سخت ترین قید اور تکالیف جھیلتا، راتوں کو رو رو کر رب کو مناتا نجار تنہا ہی خستہ لباس اور مٹی سے اٹی

ایک گرم چادر اوڑھے، نہتا اپنی محبوب منزل کی طرف رواں دواں تھا... اللہ یقیناً اپنے بندے کو مزید مصائب میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے تھے... سارا کٹھن سفر طے کرنے کے بعد اُڑی کے لاچی پورہ سیکٹر میں پہنچے تو پہلے ہی سے آپ کے راستے میں گھات لگائے بزدل مشرکوں نے خالی ہاتھ حتیٰ کہ چھری چاقو تک کے بغیر ہونے کے باوجود آپ کو شہید کر دیا... اور آپ یقیناً جنت الفردوس میں اپنے سب پرانے دوستوں یاسین اٹو، مفتی ہلال، شہید ماوزے مولوی، طارق ماو اور جاوید سلفی کی محفل میں براجمان ہوں گے۔ ہم ان سب کے بارے میں اللہ سے یہی گمان کرتے ہیں اور حسیب اصلی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

ہاں تو بات ۱۶ سال کی عمر گاؤں چھوڑ کر جانے ولے ایک بطل کی ہو رہی تھی جو آج ۴۳ سال کی عمر میں واپس گاؤں لوٹا تھا... گاؤں والے اس کی آمد پر آزادی کے نعرے بلند کر رہے تھے... وہی آزادی جس کو وہ ڈھونڈ کر اپنی بہنوں آسیہ اور نیلوفر کی عزتیں بھی محفوظ کر پاتا... اور ساتھ ہی پنے لشکر کے ہمراہ دوبارہ بابری مسجد کی تعمیر کو بھی جاتا... اس کے گاؤں کے لوگ اسی آزادی کے نعرے لگاتے ہوئے کہہ رہے تھے...

ہم کیا چاہتے ہیں... ... آزادی

ذرا زور سے بولو... ... آزادی

جہاد والی... ... آزادی

صحابہ والی... ... آزادی

مگر وہ جانتے ہیں کہ بابری مسجد تک پہنچنے والا شہید نجار کا لشکر ابھی موجود ہے... وہی لشکر جو دنیا بھر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے برسرِ پیکار ہے... اس لشکر کو نہ تو اپنی مشہوری اور واہ واہ سے کوئی غرض ہے... نہ وہ لشکر زبردستی خود کو اس امت پر مسلط کرنا چاہتا ہے... اور نہ اس لشکر کے ہاتھ بے گناہ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہیں... وہ گاؤں والے کشمیر میں نفاذِ شریعت کی علَم بردار مجاہد قیادت کا نام دہرا کر نعرے بلند کر رہے تھے تو وہیں قاعدہ، قاعدہ، القاعدہ... کے نعرے لگا کر وہ شہید اور اس کے ساری دنیا میں موجود ہم مشن بھائیوں کو خراجِ تحسین پیش کر رہے تھے... سوپور میں دسیوں ہزار لوگوں نے آپ کے جنازے میں شرکت کی سعادت حاصل کی... آپ کے گاؤں ہی میں ایک سے زائد مرتبہ جنازہ ادا کیا گیا... وادی میں کئی مقامات پر غائبانہ جنازے ادا کیے گئے... اور بالآخر تکبیر کے نعروں کی گونج میں آپ کو بٹہ پورہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا... (کل من علیھا فان ویبقی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام)۔ زندگی تو کفار و منافقین کے لیے عذاب تھی ہی... بعد از شہادت بھی ظلم کے علَم برداروں کو تنگ کر گئے... آپ کی شہادت پر کئی علاقوں میں عامۃ المسلمین نے تین دن تک اپنے کاروبار اور معمول کی سرگرمیاں بند رکھیں... غاصب مشرک کفار نے کئی علاقوں میں نیم و مکمل کرفیو کے نفاذ کے ساتھ ریلوے سروس اور انٹرنیٹ سروس

بھی بند رکھی... آپ کے خلاف زندگی میں ہڑتالیں کرنے والے "لوگ" تعزیت کو گھر آئے... مگر امت کے اس عظیم بطل کا تنہائی و نہتے ہونے کے باوجود یہ سفر تو نوجوانانِ امت کے لیے بذاتِ خود دعوت عمل ہے... آپ کی زندگی حق کے متلاشیوں کے مشعلِ راہ اور نشاۃ ثانیہ کی منزل کے راہیوں کے لیے سنگ میل ہے... آپ نے برف سمیت مشکلات کی کئی فصلیں فقط اپنے رب کی نصرت سے پھاند لیں... اور طویل سفر کا یہ گم نام مسافر بالآخر اپنی منزل پا گیا! کشمیر کی تحریک شریعت کے مجاہدین کے دلوں پر آپ کا نام رقم ہو چکا... اور اب آئندہ والی تمام نسلوں کا نصاب شہید کی داستان عزیمت کے بغیر مکمل نہیں ہو گا۔

جب میری ملت کے بیٹے

گم نام، مسافر، پردیسی

ماؤں کے جگر کے یہ ٹکڑے

سب روکھی سوکھی کھاتے ہوں

بندوق سے جی بہلاتے ہوں

بارود سے بھوک مٹاتے ہوں

یوں خون کی پیاس بجھاتے ہوں

اور شام و سحر ہر محفل میں

خیبر کی مثالیں لاتے ہوں

اور سنت نبوی ﷺ کی یادیں

دل جان میں آن بساتے ہوں

ثابتؓ کے ترانے گاتے ہوں

پھر تازہ جنگ جماتے ہوں

دن دشمن سے ٹکراتے ہوں

پیاروں سے اپنے دور بہت

شب خون سے لوٹ کے آتے ہوں

پھر تھکے تھکے سے جسم لیے

بوسیدہ لحافوں کو اوڑھے

غاروں میں آگ جلاتے ہوں

پھر خیموں میں سو جاتے ہوں

اور اپنے لیے ان راہوں میں

دو گام بھی جانا مشکل ہو

جب ایسی حالت ہو جائے

احساس اخوت کھو جائے

جب بینا ٹھہریں... نابینا

شہدا نے تڑپ کر عرض کیا

تب سسک سسک کر کیا جینا؟

☆☆☆☆☆

بقیہ: صحابہ والی آزادی

اور سونے پر سہاگہ مقتول مخبروں کی جدید ویڈیوز نے کر دیا... اسی لیے دشمن اب مجاہدین کو تلاشنے کے لیے اوچھے ترین ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے لیکن ناکامی ہی ازل سے ابد تک ان کا مقدر رہے اللہ کے حکم سے... ساتھ ہی اللہ نے مجاہدین کو لیفٹیننٹ عمر فیاض کی مانند کفر کے ایک اور مقامی ہرکارے کے قتل کی توفیق بخشی... رمیز احمد پارے نامی بی ایس ایف ذمہ دار کو مجاہدین نے اس کے گھر میں آن گھیرا اور انجام تلک پہنچادیا... اس کے قتل پر پورا ہندوستانی میڈیا چلایا مگر اب چلانا بے فائدہ ہی تو ہے! یہ شخص چھ سال سے بی ایس ایف کی کی نوکری کر رہا تھا...

کشمیر میں جاری اس تحریکِ شریعت پر نظر رکھنا والا کوئی بھی شخص اس بات کی گواہی دے گا کہ مجاہدین نے جو اسپیس و مقامی خائنین کو پکڑ پکڑ کر سمجھایا... اور اس گمان پر چھوڑ دیا کہ یہ مسلمان ہیں، مسلمانوں ہی کے بچے ہیں، مجاہدین کے ہاتھوں مارے بھی نہ جائیں اور جہنم کا ایندھن بننے سے بھی بچ جائیں... ویڈیوز جاری کر سمجھایا، حتیٰ کہ ایک مکمل گاؤں کی گھر گھر تلاشی لے کر گرفتار کیے گئے افراد کو بھی سمجھا کر چھوڑ دیا گیا... ساتھ ہی یہ بات بھی بار بار بتائی جاتی رہی کہ مجاہدین دشمنوں سے ناواقف ہرگز نہیں ہیں... اور اب چونکہ تحریکِ شریعت عروج پر ہے اور حد سے بڑھنے والے بھی نہیں سمجھے تو مجاہدین اب صرف "بندوق کے بل پر آزادی" والا فارمولا استعمال کر رہے ہیں... اور یہی راستہ درست انتخاب ہے!

کیا ہم عین سری نگر کے قلب میں دشمن پر کاری ضرب لگانے والے عظیم معرکے کو نہیں دیکھ پائے... جب مجاہدین 'ایئر پورٹ کے قریب ترین بی ایس ایف کے بی این ۱۸۲ نامی کیمپ میں تہجد کے وقت داخل ہوگئے اور اشراق کے وقت تک دشمن کو ڈھول چٹاتے رہے... ہمہمہ گو گالینڈ کا یہ کیمپ تحریک شریعت کے سنہری دنوں میں کفار کے ٹارچر سینٹر کے حوالے سے مشہور تھا... آج مجاہدین نے یہاں اپنے اسیر و شہید بھائیوں کا قصاص وصولتے ہوئے جہاد کشمیر کے عروج کی نوید سنادی ہے... اللہ تعالیٰ مجاہدین کو استقامت سے نوازیں... اور ہمیں بھی نبوی منہج پر چلتے ہوئے اس قافلۂ وفا میں شمولیت کی توفیق دیں...

وما النصر الا من عند اللہ

☆☆☆☆☆

برما کے مظلومین پر شبِ ظلمت ہی چھائی ہوئی ہے

اسامہ سعید

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ۹ اکتوبر کو روہنگیائی مسلمانوں کی کشتی ناف دریا میں ڈوب گئی ،اس کشتی میں سو سے زائد افراد سوار تھے۔۔ کشتی میں سوار افراد میں سے صرف دس بچوں اور ایک مرد اور ایک عورت کی لاش ہی مل سکی۔اس سے قبل ۲۹ ستمبر کو سو سے زائد روہنگیا مسلمانوں سے بھری کشتی جن میں زیادہ تعداد بچوں کی تھی تیز ہواؤں اور بارش کے سبب بنگلہ دیش کے کاکس بازار ضلع میں عنانی ساحل سے آٹھ کلو میٹر دور ڈوب گئی۔ کشتی میں سوار افراد میں سے صرف سترہ افراد کو بچایا جاسکا۔ بچ جانے والے بائیس سالہ نور الاسلام نے بتایا کہ وہ بدھ کی رات دس بجے گوڈونضیاء کے قریب ناف دریا سے سوار ہوئے تھے۔اس کے مطابق کشتی میں سو سے زائد افراد سوار ہوئے تھے جن میں اس کی بیوی، ماں اور شیر خوار بچے کے علاوہ اس کی بہن اور تین بچے اور بھی تھے۔ کشتی ڈوبتے وقت اس کا بچہ اس کے ہاتھ میں تھا لیکن وہ اس پر کنٹرول نہیں رکھ سکا اور اس کی آنکھوں سامنے یہ بچہ اور دوسرے افراد طوفانی موجوں کی نظر ہوگئے۔ یکم ستمبر بھی بنگلہ دیشی ساحل سے چھیالیس لاشیں نکالی گئیں جن کی اموات کشتی ڈوبنے کے سبب ہوئی اور وجہ کشتی میں زیادہ افراد کا سوار ہونا تھی۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ کشتی میں کل کتنے افراد سوار تھے۔ بعض اخباری اطلاعات کے مطابق اگست سے ستمبر کے دوران کشتی ڈوبنے کے کئی واقعات پیش آئے ہیں کیونکہ زیادہ تر لوگ ماہی گیری کے لیے استعمال ہونے والی چھوٹی کشتیوں کو ہی استعمال کر رہے ہیں جو تیز طوفانی ہواؤں کا مقابلہ کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔

برما سے بنگلہ دیش نقل مکانی کرنے والے روہنگیا مسلمانوں کی تعداد پانچ لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے جو بنگلہ دیش میں موجود کیمپوں میں بغیر خوراک اور ادویات کی سہولت کے حتی کہ پینے کے صاف پانی کے بغیر گزارہ کرنے پر مجبور ہیں۔ کاکس بازار میں قائم سب سے پرانے کتوپالنگ کیمپ میں ہی سوا لاکھ سے زیادہ مہاجرین موجود ہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں حاملہ خواتین کسی بھی قسم کی طبی سہولت سے محروم ہیں۔ صرف ستمبر کے آخری دس دنوں میں دو سو بچوں کی پیدائش ہوئی ہے۔ بارش کے سبب حالات مزید خراب ہوئے ہیں اور وبائی امراض کے ساتھ ساتھ کیمپ میں بھوک کے ہاتھوں جان گنوانے والے سیکڑوں ہیں جن میں زیادہ تعداد شیر خوار بچوں کی تھی۔ کیمپ سے ملحقہ زمین ہی بھوک سے ہلاک ہونے والوں کا قبرستان بنتی جارہی ہے۔ ناقص غذا، آلودہ پانی اور ادویات کے نہ ہونے کے سبب نوے فیصد روہنگیا بچے ڈائیریا، کھانسی، آنتوں اور پھیپھڑوں کے انفکشن سمیت نمونیا اور کئی دوسری وبائی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ لاکھوں افراد پر مشتمل اس مہاجر بستی کے لیے نہ تو سر چھپانے کا بنگلہ دیشی حکومت کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے نہ ہی خوراک کی امداد دی جارہی ہے۔ آس پاس کی مقامی آبادی اپنی مدد آپ کے تحت ان افراد کی مدد کی کوشش کر رہی ہے لیکن کہاں تک کر پائے گی۔ بنگلہ دیشی حکومت ان بے کس و بے سہارا مسلمانوں کے خلاف ایسا سخت رویہ کیوں اپنائے ہوئے ہے جب یہی سوال ایک انگریز صحافی نے بنگلہ دیشی وزیر اعظم سے پوچھا تو بغیر کسی شرم لحاظ یا رسمی گفتگو کرنے کے بنگلہ دیشی وزیر اعظم نے صاف صاف جواب دیا کہ "روہنگیا مسلمانوں کو سنبھالنا ہماری ذمہ داری نہیں وہ برما کا مسئلہ ہیں اور انہیں واپس جانا ہو گا ایسی سفاکیت اور پتھر دلی دیکھ وہ انگریز صحافی بھی حیران پریشان ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ صرف یہی نہیں بلکہ بنگلہ دیشی حکومت نے برمی حکومت کے ان جھوٹے بیانات کی بھی تائید کی کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کی پر امن واپسی کے اقدامات کر رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ملکی مفادات کے نام پر ایسی ظالمانہ قومی پالیسی جس کا اظہار بنگلہ دیشی وزیر اعظم نے کھلے لفظوں کے ساتھ کیا، کم و بیش تمام ہی مسلم ممالک پر مسلط اور قابض حکمرانوں نے اپنائی ہوئی ہے۔ اصلا یہ وہ بغض ہی ہے جو ان حکمرانوں کے دلوں میں اسلام کے نام لیواؤں کے لیے ہے ورنہ بنگلہ دیش کی معیشت کوئی ایسی گئی گزری بھی نہیں کہ چند لاکھ مہاجرین کا بوجھ برداشت نہ کر سکے۔ چند سال قبل بنگلہ دیش کی جانب سے بڑے پیمانے پر صنعتکاروں کے لیے ٹیکس میں چھوٹ، سستی بجلی اور اسی قسم کی بہت سی دوسری مراعات دی گئیں جس کے باعث پاکستان سے ٹیکسٹائل اور گارمنٹ کے شعبے سے وابستہ بہت سے صنعتکار ان غیر معمولی مراعات کے سبب اپنی فیکٹریاں بنگلہ دیش منتقل کرنے کی طرف راغب ہوئے۔ یقین جانیے یہ مبالغہ آرائی نہیں ہو گی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان اور بنگلہ دیش میں صنعت و تجارت کے شعبے سے وابستہ افراد جو دیندار بھی ہیں اور جن کو اللہ تعالی نے اتنا نوازا ہے کہ اگر صرف چند صنعتکار فیصلہ کرلیں کہ انہوں نے ان بے سہارا لوگوں کی مدد کرنی ہے ان کو سنبھالنا ہے تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ بچے بوڑھے مرد اور عورتیں اتنی مصیبتیں سہنے کے بعد اب فاقے کے ہاتھوں اپنی جانیں دیں اور ہم پر اثر نہ ہو۔ ہم عورتوں بچوں کی لاشیں پانی پر تیرتے دیکھیں ہمارا ضمیر پھر بھی نہ بیدار ہو۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ واقعات اللہ۔ تبارک و تعالی کی جانب سے حجت تمام ہونے کا عمل ہو اور پھر ان ظالموں کے ساتھ بے حسوں کی رسی بھی کھینچ دی جائے۔ ارشاد باری تعالی ہے

وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْؕ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ وَ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (آل عمران:۱۸۰)

"اور ہر گز خیال نہ کریں ایسے لوگ جو ایسی چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے کہ یہ بات کچھ ان کے لیے اچھی ہو گی بلکہ یہ بات ان کے لیے بہت ہی بری ہے وہ لوگ قیامت کے روز طوق پہنا دیئے جائیں گے اس کا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا۔ اور

اخیر میں آسمانوں وزمین اللہ ہی کا رہ جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں"۔

اس آیت کی تفسیر میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ بیان القرآن میں فرماتے ہیں:

"اس طوق پہنائے جانے کی کیفیت حدیث بخاری میں آئی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جس کو خدا تعالیٰ مال دے اور وہ اس کی زکوۃ نہ دے تو اس کا وہ مال قیامت کے روز ایک زہریلے سانپ کی شکل بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس شخص کی باچھیں پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں تیرا سرمایہ ہوں پھر حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی"۔(بیان القرآن)

امام رازی رحمہ اللہ تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"اوپر کی آیات میں جہاد میں اپنی جانوں کی شرکت پر تاکید وترغیب تھی اس کے بعد اس آیت میں جہاد میں مال خرچ کرنے کی تاکید ہے اور تنبیہ ہے کہ جو لوگ جہاد میں مال خرچ نہیں کرتے تو وہ مال سانپ بن کر ان کے گلے کا ہار بن جائے گا"۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاۗءُ ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ (محمد:۳۸)

"ہاں تم لوگ ایسے ہو کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے سو بعضے تم میں سے وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں اور جو شخص بخل کرتا ہے تو وہ خود اپنے سے بخل کرتا ہے اور اللہ تو کسی کا محتاج نہیں اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم روگردانی کروگے تو خدائے تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کردے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے"۔(بیان القرآن)

اگر بیانات، جلسے جلوسوں، قراردادوں سے کچھ ہونا ہوتا تو یقین جانیے اقوام متحدہ نے بھی اچھی خاصی مذمت کردی ہے زبانی کلامی اور یہ مذمت مسلمان ممالک کی طرف سے جاری ہونے والے بیانات اور مذمتوں سے بہتر ہی ہے لیکن کیا یہ مذمتیں قراردادیں کسی ایک روہنگیا مسلمان کی جان بچا سکی ہے، یا کسی ایک بہن کی عزت محفوظ رکھ سکی ہے ہاں اتنا ضرور ہوا ہے کہ اس نام نہاد عالمی دباؤ کے سبب برمی فوجیوں نے ان عورتوں کو زیادتی کے بعد زندہ جلانا شروع کردیا ہے جو بعد میں ان کے جرائم کو دنیا کے سامنے بیان کرنے کی مرتکب ہورہی تھیں۔کیمپ میں موجود جمال الدین نامی شخص نے صحافیوں کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ وہ رخائن میں دمبی نامی گاؤں میں رہائش پذیر تھے عید سے قبل 26اگست کو برمی فوج نے گاؤں پر حملہ کرکے تمام گھروں کو آگ لگادی اس کے بوڑھے والدین فوجیوں نے ان کے سامنے زندہ جلادیئے برمی فوجی اندھا دھند فائرنگ کررہے تھے اور پٹرول چھڑک کر گھروں کو آگ لگا رہے تھے جن لوگوں نے بھاگنے کی کوشش کی ان کو گولیاں مار کر شہید کردیا گیا سو کے قریب افراد کو اپنی آنکھوں سے زندہ جلتے دیکھا جن میں جمال الدین کے والدین بھی تھے۔ اس نے مزید بتایا کہ اس کے بہت سے رشتے دار اور دوسرے لوگ جو اپنی جان بچانے میں کامیاب ہوگئے تھے لیکن یہاں تک نہیں پہنچ سکے ہیں۔کتوپالنگ کیمپ میں ایک اور ۲۰ سالہ زخمی شخص جس نے اپنا نام رحیم مصطفی بتایا اور یہ بھی بتایا کہ وہ حافظ قرآن ہے کہتا ہے کہ وہ جلی پارہ کا رہائشی تھا اس کے گاؤں پر برمی فوج نے عید کے پہلے روز حملہ کیا گاؤں میں تقریباً دو سو گھرانے تھے اور کل افراد کی تعداد ۳۸۰۰ کے لگ بھگ تھی۔پہلے برمی فوج نے گاؤں کا گھیراؤ کرکے پٹرول چھڑک کر آگ لگانا شروع کی لوگوں نے جان بچانے کے لیے بھاگنا شروع کیا تو فوجیوں نے فائرنگ شروع کردی جس سے دو سو سے زائد افراد موقع پر ہی شہید ہوگئے۔حافظ رحیم مصطفی کے مطابق اس کے ایک چھوٹے اور ایک بڑے بھائی کو اس کے سامنے کئی دوسرے افراد سمیت زندہ جلادیا گیا۔یہ بتاتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ اس نے بتایا کیمپ میں موجود خواتین تو کئی کئی روز فاقے سے رہ لیتی ہیں لیکن بھوک سے بلکتے بچوں کی حالت دیکھ کر وہ باہر نکل کر آس پاس کے علاقوں میں بھیک مانگنے پر مجبور ہوجاتی ہیں۔یونیسیف کے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق چھتیس ہزار بچے ایک سال سے کم ہیں اور بانوے ہزار بچوں کی عمر پانچ سال سے کم ہے۔کیمپ میں جو تھوڑی بہت امداد پہنچ بھی رہی ہے تو وہ بھی چند فیصد کو ہی مل پاتی ہے جس کے لیے خواتین کی بہت بڑی تعداد سارا سارا دن لائنوں میں راشن کے پیکٹ ملنے کے انتظار میں کھڑی رہتی ہیں۔اسی طرح کی ایک تقسیم کے دوران پندرہ ستمبر بھگدڑ کے واقعات میں عورتوں اور بچوں کے مارے جانے کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ کیمپ میں ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ بھی ہیں جو جب یہاں پہنچے تھے تو ان کے جسموں میں گولیاں لگی ہوئی تھیں، ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور جسموں میں تیز دھار آلوں اور چاقوؤں کے زخم تھے۔ بہت سے افراد سرحد پر برمی افواج کی بچھائی گئی مائنز کا شکار ہوکر معذور ہوچکے ہیں۔ ان کا بروقت علاج نہ ہونے کے سبب بہت سے افراد کے جسموں کا زخم ناسور بن چکا ہے اور کئی زندگی بھر کے لیے معذور ہوچکے ہیں۔ایسے بھی افراد ہیں جن کا علاج نہ ہوا تو ان کی اموات واقع ہوسکتی ہے۔باوجود اس کے کہ یہ اعداد وشمار اقوام متحدہ کے ذیلی اداروں کے ہی فراہم کردہ ہیں اور یہ ادارے کیمپ میں موجود بھوک سے بلکتے

بچوں عورتوں اور زخمیوں کی حالت سے بخوبی واقف ہیں لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ انسانیت کے علمبر دار یہ نام نہاد ادارے خوراک، ادویات اور علاج کی سہولتوں کی فراہمی کے بجائے بچوں کی ویکسینیشن پر توجہ مرکوز کیئے ہوئے ہیں۔ کیمپ کا مکمل انتظام بھی اب بنگلہ دیشی فوج کے حوالے کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے روہنگیا مہاجرین کی تکالیف میں مزید اضافہ ہوا ہے کسی بھی قسم کے احساس سے عاری یہ فوجی راشن کی تقسیم اور مہاجرین کی نقل و حرکت کے دوران بلا دریغ لاٹھی چارج کا استعمال کرتے ہیں۔ اس سختی کا مقصد روہنگیا مہاجرین کی آمد کو روکنا ہے سرحدی علاقوں میں بھی بنگلہ دیشی فورسز ہر ممکن طریقے سے روہنگیا مسلمانوں کے بنگلہ دیش میں داخلے کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں

بھارت کی کئی ریاستوں میں بھی روہنگیا پناہ گزینوں کے خلاف کریک ڈاؤن کا آغاز ہو چکا ہے اور کئی درجن کے قریب روہنگیا پناہ گزینوں کو گرفتار کرکے نامعلوم مقام پر تفتیش کی غرض سے منتقل کیا گیا ہے۔ سمیع اللہ اور شفیق الرحمن نامی روہنگیا مسلمانوں کی اس درخواست پر کہ روہنگیا مسلمانوں کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بھارت سے بے دخل نہ کیا جائے مودی حکومت نے سپریم کورٹ میں جواب داخل کرتے ہوئے بے آسرا روہنگیا مسلمانوں کو القاعدہ کا آلہ کار قرار دیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ لوگ مقامی جنگجوؤں کے ساتھ مل کر ملکی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔ روہنگیا مسلمانوں کی بے دخلی کے لیے اس بے تکے جواز پر ابھی تک بھارتی سپریم کورٹ کا ردعمل نہیں آیا اور اگلی پیشی ۱۳ اکتوبر یا اس کے بعد ہی اس بابت بھارتی سپریم کورٹ کا فیصلہ سامنے اس کے گا۔ بھارتی خفیہ ایجنسیوں کی سفارشات پر نیول اور بارڈر سیکورٹی فورسز کے ذریعے بنگلہ دیش سے ملنے والی سرحدوں کی کڑی نگرانی کی جارہی ہے کہ کہیں بنگلہ دیش سے روہنگیا مسلمان ہندوستان میں اپنے رشتہ داروں کے پاس نہ آجائیں۔ پولیس، انٹیلی جنس افسران اور سی آئی ڈی اہل کاروں کے ذریعے مقامی کونسلروں کو خبر دار کیا گیا ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی روہنگیا مسلمان کو مکان کرائے پر نہ دے ورنہ ایسا کرنے کی صورت میں اسے گرفتار کرکے اس کے خلاف انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا جائے گا۔ ایک بھارتی جریدے نے بھی انکشاف کیا ہے کہ بھارتی وزارت داخلہ نے ایک مراسلے کے ذریعے پولیس، سیکورٹی فورسز، اور خفیہ ایجنسیوں کو پابند کیا ہے کہ وہ راجستھان، دہلی، جموں و کشمیر، آندھرا پردیش اور پٹنہ سمیت ایسے تمام علاقوں میں روہنگیا مسلمانوں پر کڑی نظر رکھیں ان کا ڈیٹا مکمل کرکے ارسال کریں جس کے بعد جلد ہی تمام روہنگیا مسلمانوں کی گرفتاری کا سلسلہ شروع ہو گا اور انہیں کچھ وقت حراستی مراکز میں قید رکھنے کے بعد بتدریج ملک بدر کیا جائے گا۔

یہاں یہ بات غور طلب ہے کہ پاکستان کی دینی سیاسی جماعتیں ابھی تک اس مسئلے کے حل کے لیے اگر کچھ کرنے کی خواہشمند ہیں بھی تو اسی جمہوری کفری نظام کے اندر رہتے ہوئے یعنی وہی سفارتی احتجاج اور اقوام متحدہ کے سامنے منت زاری... اگر صرف اس معاملے کو ہی بطور ٹیسٹ کیس لیا جائے تو کیا یہ حقیقت عیاں نہیں ہو جاتی کہ ایسا نظام جہاں پچاس سے زائد اسلامی ممالک مل کر بھی برما جیسے چھوٹے اور کمزور ملک میں جاری مسلمانوں کی نسل کشی رکوانے میں ناکام ہیں وہاں اس نظام سے کیا یہ امید کی جاسکتی کہ یہ نظام شام، عراق فلسطین، افغانستان اور افریقی ممالک میں مسلمانوں کو ان عالمی استعماری طاقتوں کا تختہ مشق بننے سے بچا سکے گا جو مسلمانوں کے خون کی پیاسی بنی ہوئی ہیں... ہر گز نہیں... پھر کیا وجہ ہے کہ ہم باطل نظام کی دراڑوں کو توڑ کر راستہ بنانے کی بجائے ان کو بھرنے کی کوشش کریں اس باطل نظام میں اپنی اور نوجوان نسل کی صلاحیتوں کو کھپائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۝ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ

"کچھ پہنچی تجھ کو بات اس چھپا لینے والی کی۔ کتنے منہ اس دن ذلیل ہونے والے ہیں۔ محنت کرنے والے تھکے ہوئے۔ گریں گے دہکتی ہوئی آگ میں۔ پانی ملے گا ایک چشمے کھولتے ہوئے کا۔ نہیں ان کے پاس کھانا مگر جھاڑ کانٹوں والا۔ نہ موٹا کرے اور نہ کام آئے بھوک میں"۔

"محنت کرنے والے تھکے ہوئے" اس آیت کی تفسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی نوراللہ مرقدہ لکھتے ہیں:

"یعنی آخرت میں مصیبتیں جھیلنے والے اور مصیبت جھیلنے کی وجہ سے خستہ و درماندہ، اور بعض نے کہا کہ عاملۃ ناصبۃ سے دنیا کا حال مراد ہے۔ یعنی کتنے لوگ ہیں جو دنیا میں محنتیں کرتے کرتے تھک جاتے ہیں مگر ان کی سب محنتیں طریق حق پر نہ ہونے کی وجہ سے سب اکارت ہیں یہاں بھی تکلیفیں اٹھائیں اور وہاں بھی مصیبت میں رہے خسر الدنیا والاخرۃ اسی کو کہتے ہیں"۔ (تفسیر عثمانی)

یہ وہ دور نہیں جب یہودیوں کے تیار کردہ اس کفری جمہوری نظام کی چالبازیاں اور خباثتیں آشکار نہ ہوئی ہوں، الحمدللہ علمائے حق کی ایک بڑی تعداد اس دجالی نظام کے فریب کے پردوں کو چاک کر رہی ہے۔ آیئے اس فریب کا حصہ بننے اور اس میں اپنی محنت اور صلاحیتیں کھپانے کی بجائے اس کے خاتمے کے لیے کی جانے والی کوششوں میں اپنا حصہ ڈالیے۔

☆☆☆☆☆

شکست خوردہ امریکہ کی نئی افغان پالیسی

سید نور اللہ شاہ

انتخابی مہم میں اپنائی گئی تمام تر بھڑکوں کے باوجود ٹرمپ بھی امریکہ کی صہیونی نواز اسٹیبلشمنٹ کے سامنے بے بس ہو چکا ہے اور امریکہ کو "عظیم تر" بنانے کے خواب پر عمل در آمد کی بجائے اس کی بربادی عظمیٰ کی طرف قدم بڑھانے پر روبہ عمل ہے۔ خالد شیخ محمد فک اللہ اسرہ نے اوباما کو لکھے گئے خط میں بالکل ٹھیک فرمایا ہے کہ "امریکی صدر دنیا کا سب سے کمزور صدر ہوتا ہے"۔ اسی خود ساختہ تباہی کی طرف بڑھتے ہوئے امریکی حکومت 'افغانستان میں مزید فوجی بھیج کر اندھی کھائی میں کودنے کو تیار بیٹھی ہے۔ "عظیم امریکہ (Great America)" کے نعرے لگاتے امریکیوں کے لیے افغانستان میں دنیا کے کمزور ترین ملک کے سادہ دل لوگوں کے آگے ہار تسلیم کرنا ان کے تمام کھوکھلے دعوں کی حقیقت واضح کر دینے کی وجہ سے ناپسندیدہ تو ہے ہی مگر اس ہارتی جنگ میں مزید ایندھن کی فراہمی سے ان شاء اللہ آگے جو تباہی ان کا مقدر بننے والی ہے وہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔

نام نہاد سپر پاور کی معاشی بدحالی کا یہ عالم ہے کہ ٹرمپ جیسا منہ پھٹ شخص بھی اپنی سیاسی مخالف ہیلری کلنٹن کی سیاسی مہم سپانسر کرنے والے عرب حکمرانوں کے پاس جا کر ان کے چونچلے اٹھاتا نظر آتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ طواغیتِ عرب سے بے پناہ رقم ملنے کے بعد ٹرمپ امریکیوں کو مزید نوکریوں کی خوش خبری سناتا نظر آتا ہے جس سے معاشی طور پر امریکہ کی پتلی حالت کا مکمل اندازہ ہوتا ہے۔

نئی امریکی پالیسی:

امریکی حکومت نے جنوبی ایشیا کے حوالے سے بنائی گئی نئے پالیسی پر عمل در آمد کا آغاز کر دیا ہے۔ اس پالیسی کے تحت افغانستان میں مزید چند ہزار فوجی اہل کار بھیجنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت فوجی اہل کاروں میں زیادہ تعداد امریکی ٹرینرز کی ہو گی جو افغان فوج کو تربیت دیں گے جب کہ مزید مشیر اور مخصوص اہل کار بھی بھیجے جائیں گے۔ امریکہ کی جانب سے افغان کٹھ پتلی حکومت کو بلیک ہاک ہیلی کاپٹرز کی فراہمی کی شروعات ہوئی ہیں جس میں ۴ بلیک ہاک ہیلی کاپٹر افغان حکومت کے حوالے کیے جا چکے ہیں جب کہ آگے بتدریج ۱۵۹ ہیلی کاپٹر فراہم کیے جائیں گے۔

مزید بر آں مجاہدین کے خلاف اس جنگ میں کٹھ پتلی افواج کو امریکہ اب پہلے سے بھی زیادہ فضائی سپورٹ مہیا کرے گا۔ امریکی حکومت کی جانب سے ڈرون پروگرام بھی دوبارہ سی آئی اے کے ہاتھ میں دے دیا گیا ہے اور بی باون طیارے بھی دوبارہ اس جنگ میں حصہ لیں گے۔ امریکی حکام کے مطابق نئی پالیسی میں افغان مجاہدین کے ٹھکانے ڈھونڈ کر جنگی طیاروں سے مسلسل فضائی آپریشن کیے جائیں گے۔ غیر ملکی فوج کی تعداد بڑھا کر ۲۰ ہزار تک کرنے کی خبریں ہیں جب کہ فی الوقت ان کی تعداد ۹ ہزار کے قریب ہے۔ ماہرین کے مطابق فوجیوں کی تعداد بڑھانے پر امریکہ کا مزید ایک کھرب ڈالر کا خرچہ آئے گا۔

مقامی ملیشیات کی حوصلہ افزائی:

باوجودیکہ امریکہ 'افغانستان میں پختگی سے قدم ٹکانے میں ناکام رہا ہے اور افغان فوج اور مقامی ملیشیا کو بھی مجاہدین کے مقابلے میں تیار نہیں کر سکا مگر اب امریکہ کے پاس انہی پرانے آپشنز کے سوا کچھ باقی نہیں بچا تو اب اپنی ساری توانائیاں اپنی محفوظ واپسی اور افغانستان میں ایک مضبوط کٹھ پتلی فوج و ملیشیات کے قیام کے لیے صرف کر رہا ہے۔ بلیک واٹر کی تیار کردہ مقامی ملیشیا کو دوبارہ مجاہدین کے خلاف منظم کرنے کی کوششیں جاری ہیں اور نئے ۲۰ ہزار ملیشیا اہل کار بھرتی کرنے کی بازگشت سنائی دے رہی ہے۔ عبد اللہ عبد اللہ بھی اس حوالے سے کافی متحرک ہے اور حکومت کی جانب سے مقامی سیاست دانوں کو بھی الگ الگ اپنی چھوٹی ملیشیات قائم کرنے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ تجزیہ نگاروں کے مطابق جو حکومت پہلے سے اپنے پروفیشنل فوجیوں کو تنخواہیں اور مردار فوجیوں کی بیواؤں کو پینشن دینے سے عاجز ہے وہ نئے ہزاروں ملیشیا عناصر کو کیسے سنبھال پائے گی؟!

امت کے وسائل پر ٹپکتی امریکی رال:

اب جب کہ نیٹو ممالک بھی اس لاحاصل لڑائی میں خوامخواہ کی قربانیاں دینے کے بعد امریکی دام میں آنے کو تیار نظر نہیں آتے تو امریکہ کو اس جنگ کے بیش تر اخراجات خود ہی اٹھانے پڑ رہے ہیں گویا اب اس لڑائی کا مکمل بوجھ امریکہ بہادر پر آ ٹکا ہے۔ ٹرمپ حکومت معاشی بدحالی کی وجہ سے افغان جنگ کے خرچے کو مزید برداشت کرنے سے قاصر نظر آتی ہے اس لیے افغانستان کے معدنی ذخائر جن کی پہلے سے ہی لوٹ کھسوٹ جاری ہے اب اس کی باقاعدہ منظم لوٹ مار کا سلسلہ شروع کر رہی ہے۔ پہلے مرحلے میں امریکہ کی ایسی ۳۰ کمپنیاں جن کا تقریباً دیوالیہ نکل چکا ہے ان کو سہارا دینے کے لیے افغانستان میں معدنیات نکالنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

امریکہ اس حوالے سے افغانستان کے متعدد سروے کروا چکا ہے جس کے مطابق افغانستان کے معدنی ذخائر کی مالیت ایک کھرب ڈالر سے بھی زائد ہے۔ اعداد و شمار کے

مطابق امریکہ افغانستان سے ۵۰۰ ملین ڈالر مالیت کی معدنیات لے جاچکا ہے اور مزید ایک ٹریلین ڈالر مالیت کی معدنیات لے جانے کا منصوبہ بناچکاہے۔امریکہ کی مکروہ نظریں جزیرہ عرب کے تیل اور عراق و افغانستان کے معدنی ذخائر پر پہلے سے ہی گڑی ہوئی ہیں اور ان کا ایک بڑا حصہ پہلے ہی مقامی ایجنٹوں کی ملی بھگت سے چوری کر کے لے جاچکا ہے مگر اب شاید سرمایہ دارانہ نظام اپنی پیاس بجھانے کے لیے ان تمام ذخائر کو ہڑپ کرنے کا پروگرام بنائے بیٹھاہے۔اسی حوالے سے امارت اسلامیہ افغانستان کی رسمی ویب سائٹ پر امارت کاموقف بھی آچکاہے، جسے ہو بہو یہاں نقل کیاجارہاہے:

"مغربی جارحیت پسندوں نے اس لیے افغانستان پر حملہ کیا کہ وہ ہماری روحانی اقدار کو پامال کرے اور مادی وسائل کو لوٹ لے۔دشمن نے شروع دن سے ہر قسم کے مظالم اور جارحیت کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔مختلف طریقوں سے افغان قوم کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں ڈالی ہیں۔افغانستان کے وسائل اور دولت کو لوٹا گیااور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

مصدقہ ذرائع کے مطابق حال ہی میں حملہ آوروں نے غیر قانونی طور پر ننگرہار کے ضلع 'مومند درہ' میں معدنی ذخائز نکالنے کاکام شروع کیاہے۔ انہوں نے مومند درے میں قیمتی پتھروں کو نکالنے کے لیے متعلقہ آلات وہاں منتقل کر دیے ہیں۔جس سے امریکا افغانستان کے وسائل چوری کر رہا ہے۔یہ ڈاکہ زنی بند ہونی چاہیے۔غیر ملکی قابض قوتوں کی طرف سے افغانستان کی دولت کو لوٹنے کے خلاف بڑے شہروں میں احتجاجی مظاہرے اور ریلیاں نکالنی چاہییں۔ہر ممکن کوشش سے امریکی ڈاکوؤں کا راستہ روکنا چاہیے، تاکہ دشمن کے مذموم منصوبوں اور افغانستان کے وسائل کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے کی روک تھام کی جائے۔ بالخصوص مجاہدین کو لازمی طور پر اس کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے اور حملہ آوروں کو لوٹ مار کا موقع نہ دیاجائے۔معدنی ذخائر کاتحفظ یقینی بنایاجائے۔

چند سال قبل صوبہ ہلمند میں امریکی اور برطانوی جارحیت پسندوں نے افغانستان کے اہم ترین ریاستی اثاثے 'یورینیم' کو چوری کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔جب کہ کچھ مقامات پر دھاتیں، قیمتی پتھر اور دیگر معدنی ذخائر کی کان کنی میں مصروف تھے، جن کا راستہ مجاہدین نے روک دیا تھا۔ جس سے ناصرف کہ دشمن قومی اثاثے لوٹنے میں کامیاب نہ ہو سکا، بلکہ انہیں مجاہدین کے حملوں میں بھاری جانی اور مالی نقصان کا سامنا بھی کرناپڑاتھا۔

سامراج کی یہ عادت ہے کہ وہ قبضہ جمانے کے بعد علاقے کے وسائل اور اثاثوں کو لوٹنے کی کوشش کرتا ہے۔وہ اس علاقے پر مستقل طور پر اپنا قبضہ برقرار رکھنا چاہتاہے۔وہ مقامی آبادی کو ہمیشہ کے لیے اپنا محتاج بنانے کی کوشش میں ہے۔ قابض قوتیں آج بھی افغانستان پر اپنا قبضہ مستقل طور برقرار رکھنے کا خواب دیکھ رہی ہیں، تاکہ اپنے حریف ممالک کے خلاف افغانستان کو ایک اڈے کے طور پر استعمال کریں اور اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے افغانستان کی سرزمین اور فضا کا غلط فائدہ اٹھائیں۔امارت اسلامیہ ہرگز یہ ایسا نہیں ہونے دے گی کہ جس سے ہمارے دین اورملک کے دشمن اپنےمذموم مقاصداورمنصوبوں میں کامیاب ہوجائیں۔ جس طرح گزشتہ سولہ سال سے ان کے خلاف مقدس جدوجہد جاری ہے، اسی طرح مستقبل میں بھی ہم جہاد جاری رکھیں گے۔اسلامی اقدار اور قومی مفادات کی حفاظت یقینی بنائیں گے۔ماضی کی طرح افغانستان کوحملہ آوروں کا قبرستان بنادیاجائے گا۔ان شاءاللہ تعالیٰ"

امریکہ بھارت شراکت داری:

عسکری شکستوں کاعلاج ڈھونڈنے کے لیے امریکہ نے پہلے پہل تو نیٹو ممالک کو رام کرنے کی کوشش کی جس میں سے کچھ رکن ممالک چاروناچار مزید فوجی بھیجنے پر تیار ہوئے ہیں جن کی مکمل تعداد شاید ۳یا۴ہزار کے لگ بھگ ہوگی مگر ان کی جانب سے مزید اس طرح کی امداد کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔امریکہ نے بھارت کو بھی اس جنگ میں دھکیلنے کی کوشش کی ہے اور اس حوالے سے امریکی و بھارتی صدور و دیگر اعلیٰ حکام کے دورے و ملاقاتیں بھی اہم تھیں۔اس کے علاوہ بھارت کے ساتھ مل کر افغانستان کی معدنیات کی مشترکہ لوٹ کھسوٹ کا بھی پروگرام پر بھی عمل درآمد جاری ہے۔اس سب کے باوجود بھارت افغانستان کو مختلف شعبوں میں امداد دینے کو تو تیار ہے جیسے بھارت نے پچھلے سال ایک ارب ڈالر اور اس سال ۳ارب ڈالر امداد کا اعلان کیاہے جب کہ ۴ہزار افغان فوجی اہل کاروں کو تربیت دے چکاہے۔اس کے علاوہ بھارت کئی لڑاکا ہیلی کاپٹر بھی افغان فوج کے حوالے کرنے کے بعد مزید ہیلی کاپٹروں کی فراہمی کا اعلان بھی کرچکا ہے مگر مجاہدین کے خلاف جنگ میں براہ راست شرکت سے اس کے بھی پر جلتے ہیں۔

مذاکرات کی بھیک:

امریکہ افغانستان میں ہاری ہوئی جنگ میں مزید سبکی سے بچنے کی خاطر ہرممکنہ کوشش کررہا ہے اور اس کھیل میں اپنے آخری پتے تک استعمال کرلیے ہیں مگر نتیجہ ندارد!اس لیے

مجاہدین بخوبی جانتے ہیں کہ اس کی معاشی قوت کے مکمل زوال تک یہ متکبر قوت مسلم خطوں میں سازشوں سے باز نہیں آئے گی اس لیے عالمی دشمن نمبر ون ابھی تک اولین ہدف پر ہے اور ان شاء اللہ اس کے گرنے کے ساتھ ہی مقامی طاغوتی حکومتوں کا انہدام زیادہ دیر کا معاملہ ہر گز نہیں۔

افغانستان میں مسلسل عسکری شکستوں سے بوکھلائے امریکی حکام طالبان مجاہدین کو دھمکیاں دینے کے ساتھ ساتھ مذاکرات کا لالچ دینا بھی نہیں بھولتے۔ ان کی اس مکارانہ چال کا اندازہ لگانے کے لیے اس بیان پر غور کیجیے کہ جس میں امریکی وزیر دفاع جم میٹس سے ملاقات کرنے کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ نیٹو کے سربراہ اسٹولٹن برگ نے کہا کہ " طالبان میدان جنگ میں نہیں جیت سکتے البتہ مذاکرات سے بہت کچھ حاصل کر سکتے ہیں"۔ اسی پریس کانفرنس میں امریکی وزیر دفاع نے پرانا حربہ استعمال کرتے ہوئے مجاہدین کو خبردار کیا کہ "امریکہ بے رحم دشمن کو طاقت کے بل بوتے پر اقتدار حاصل کرنے نہیں دے گا"۔ اگرچہ امریکہ بیک وقت لالچ اور دھمکی دونوں آپشنز استعمال کر رہا ہے مگر انہیں سالہاسال سے اپنی مذاکراتی دھاچوکڑی کا نتیجہ خوب معلوم ہے اس لیے بادل نخواستہ مذاکرات کے علاوہ دوسرے حربوں پر غور کیا جارہا ہے۔ یہاں یہ واضح ہوتا ہے کہ پرانے جہادی کرداروں سمیت جب ہر کوئی مصلحت کی چادر اوڑھے مذاکرات، امن، جمہوریت اور صلح کا درس دے رہا ہے تو ایسے وقت میں یہ مجاہدینِ حق ہی ہیں جو اللہ پر توکل کرتے ہوئے مذاکرات کے شیطانی چکروں سے دور رہ کر میادینِ جنگ میں امت کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔

حکمت یار کی صورت ایک اور مہرہ:

امریکہ اور افغان حکومت کے ساتھ معاہدے کے بعد گلبدین حکمت یار نے بھی نئے امن منصوبے کا اعلان کر دیا ہے اور اب کھل کر سیاسی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ گلبدین حکمت یار سے امریکی سفارت کار نے ملاقات کی جس کے بعد امریکہ نے بھی حکمت یار کے امن منصوبے کی حمایت کر دی ہے۔ سیاست میں آنے اور مزاحمتی جدوجہد ترک کرنے کے اعلان کے بعد اس کے پرانے جہادی ساتھیوں میں سے چند مجاہدین امارت اسلامیہ کی صفوں میں شامل ہو گئے ہیں جب کہ باقی سیاسی دوڑ میں اس کے ہم رکاب ہیں۔ حکمت یار اب کھلے عام مجاہدین کو مذاکراتی کھیل کا حصہ بننے کی طرف بلانے اور عوام کو مجاہدین کی مدد سے دور رہنے کے بیانات دینے میں مصروف ہے۔ اسی نام نہاد سیاسی کردار کی وجہ سے ہرات کی مسجد میں دوران خطبہ دو غیور افغانیوں نے اٹھ کر اس پر جوتے پھینکے اور لعن طعن کی اگرچہ بعد میں اس کی سزا بھی ان کو حکمت یار کے گارڈز اور پولیس سے بھگتنی پڑی۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ شخصیت پرستی کے چنگل میں پھنسے لوگوں کے علاوہ اکثریت افغان عوام کے سامنے ایسے تمام کرداروں کی اب کوئی حیثیت نہیں رہی۔ اس سے پہلے بھی تقریباً عرصہ ۳۰ سال سے ایسے جہادی کرداروں کو افغان قوم مسترد کرتی آئی ہے اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔

پاکستانی اداروں کی گھُٹی میں پڑی خیانت:

حق و باطل کے درمیان جاری اس معرکے میں باطل چہرے بدل بدل کر سامنے آرہا ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مصداق فتنوں کی برسات ہے اور فکر انگیز بات یہ ہے کہ ان فتنوں کے خریدار بھی کم نہیں۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ کی اصطلاح میں امت پنے کو توڑنے کے لیے مختلف گروہوں میں بٹی امت کو مزید فتنوں کے پیچ و خم میں الجھایا جارہا ہے۔ حال ہی میں مولانا عبد اللہ ذاکری شہیدؒ کے بیٹے نے 'جو کہ اتحاد علمائے افغانستان کا سربراہ ہے اور اب غالباً پاکستانی حکومت کی ایما پر چلتے ہوئے مجاہدین کو بدنام کرنے اور ناپاک حکومت کے کردار کو روشن ثابت کرنے میں مصروف ہے' اتحاد علمائے افغانستان کے اعلامیے میں پاکستان کو "دارالہجرت" قرار دے کر امریکہ کے خلاف اس کا دفاع کرنے کا اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ اندازہ کیجیے کہ یہی وہ پاکستانی خائنین ہیں کہ جنھوں نے گزشتہ سولہ سالوں میں ہر اُس موقع کی تاک میں رہے کہ جس میں امارت اسلامیہ کو زک پہنچانا ممکن ہو، اب اِن کی تمام تر خیانتوں کے باوجود بھی امارت اسلامیہ 'اللہ کے فضل سے ایک فاتح قوت کے طور پر میدان میں موجود ہے، لیکن دوسری طرف ان کا آقائے امریکہ خود اِنہی کی گردن ناپنے کو تُلا بیٹھا ہے تو ان خائنین نے اپنے مُہروں کے ذریعے خود کو "دارالہجرت" قرار دلوایا... شرم وحیا نام کی کوئی چیز ان بدباطنوں کو چھُو کر بھی نہیں گزری! اسی لیے امارت اسلامیہ نے "دارالہجرت" کے اس شوشے پر دوٹوک رد عمل دیا، جس کی وجہ سے اسے مجاہدین کا موقف قرار دینے والوں کا خوب رد کرتے ہوئے ان کی حقیقت واضح ہو گئی۔

امریکی وزیر دفاع کا "استقبال":

مجاہدین کی عسکری طور پر مضبوطی کا یہ عالم ہے کہ امریکی وزیر دفاع جیمز میٹس اور نیٹو سربراہ کی افغانستان آمد کے موقع پر کابل ایئرپورٹ پر انہیں نشانہ بنانے کے لیے میزائل حملے کیے گئے۔ اس عملیہ میں مجاہدین نے دو اطراف سے ۳۰ سے ۴۰ میزائل داغے جن کی وجہ سے امریکی و افغان افواج کو کافی نقصان پہنچا۔ جیمز میٹس اگرچہ چند منٹ کے فرق کی وجہ سے بچ نکلا مگر مجاہدین کی بمباری کی وجہ سے دو امریکی فوجی طیارے، ایک افغان فوجی طیارہ اور ایک فوجی ہیلی کاپٹر تباہ ہوا جب کہ ڈپو کی تباہی سمیت مزید نقصانات علیحدہ ہیں۔

داعش چونکہ ہر ایسے موقع کی تاک میں ہوتی ہے اس لیے فوراً کارروائی کا کریڈٹ لینے آن پہنچی اور سوشل میڈیا پر اس جھوٹے دعوے کو پھیلانے میں غیر مسلم صحافیوں نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ پچھلے تین، چار سال سے جو بھی افغانستان و شام و دوسرے مسلم خطوں میں جہادی تحریک کا مطالعہ کر رہا ہے اسے اچھی طرح معلوم ہو گا کہ امریکہ و دیگر عالمی و مقامی طواغیت نے کیسے مجاہدین کے مقابلے میں داعش کے فتنے کو پھلنے پھولنے کا نا صرف موقع دیا بلکہ کئی جگہ براہ راست ان کی مدد کی گئی۔ یہ امداد ذرائع ابلاغ اور زمینی دونوں محاذوں پر مہیا کی گئی اور بعد میں اس سے کئی فائدے اٹھائے گئے اور اب بھی یہی سلسلہ جاری ہے۔ مگر داعش کے نادان اپنی بے وقوفی کی وجہ سے دانستہ و نادانستہ طور پر مجاہدین اور جہاد کے خلاف استعمال ہونے کے باوجود حقیقتِ حال کو سمجھنے سے انکاری ہیں۔

افغان مجاہدین کے ساتھ "پاکستانی تعاون" کی ایک اور جھلک:

پاکستان و افغانستان کے مابین ایک نئے معاہدے کی شنید ہے جس میں پاکستان کے زیرِ حراست پانچ افغان طالبان راہنماؤں کی افغان حکومت کو حوالگی بارے طے کیا جائے گا اور بعد ازاں دیگر مجاہد راہنماؤں کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے گا۔ قیدیوں کی حوالگی کا مقصد مجاہدین پر مذکرات کے لیے مزید دباؤ ڈالنا ہے۔ پاکستانی حکام کے مطابق وہ اس سے پہلے بھی ۳۰ سے زائد زیرِ حراست مجاہد راہنماؤں کو افغانستان کے حوالے کر چکے ہیں جن میں سے بیش تر کرزئی دورِ حکومت میں اور کچھ اشرف غنی کی حالیہ حکومت کے حوالے کیے گئے۔ الحمدللہ مجاہدین کی کوششوں سے وہ تمام رہنما رہا ہو کر اب مجاہدین کی صفوں میں دوبارہ شامل ہو چکے ہیں اور ان شاءاللہ باقی مجاہدین بھی رہا ہو جائیں گے مگر اس خبر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستانی حکومت امارتِ اسلامیہ افغانستان کے لیے کتنی مشکلات کا باعث بن رہی ہے۔ پاکستان حکومت ان رہنماؤں کی حراست کی وجہ سے افغان مجاہدین پر دباؤ ڈالنے کے متعدد حربے استعمال کر کے امریکہ سے مذاکرات پر مجبور کرتی رہی ہے۔

امریکیوں کی شعائر اسلام سے عداوت:

ابھی ایک ماہ مشکل سے ہوا ہے کہ جب شمالی افغانستان کے صوبہ پروان میں امریکی فضائیہ کی جانب سے گستاخانہ پوسٹر پھینکے گئے۔ ان پوسٹرز میں امارت اسلامیہ کے کلمہ طیبہ والے جھنڈے کو نعوذباللہ کتے پر چھاپ کر پشتو زبان میں تحریر کیا گیا تھا کہ "کتے سے اپنی آزادی لے لو، سیکورٹی فورسز کی مدد کرو اور اپنی سیکورٹی یقینی بناؤ"۔ اس واقعے کے بعد افغان عوام نے ملک بھر میں امریکی افواج کے خلاف مظاہرے کیے جب کہ افغان علما نے ملک بھر میں امریکی افواج پر حملوں کی اپیل کی۔ طالبان مجاہدین نے لبیک کہتے ہوئے اگلے روز باگرام ایئر بیس پر فدائی کاروائی ترتیب دی جسے ایک استشہادی مجاہد ادریس تقبلہ اللہ نے سر انجام دیا۔ ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ نے اس عملیہ کو گستاخی کا بدلہ قرار دیا۔

اگرچہ شدید دباؤ کے بعد افغانستان میں امریکی اور نیٹو اسپیشل افواج کے سربراہ میجر جنرل جیمز لنڈر نے اس کتابچے کے ڈیزائن پر معذرت کرتے ہوئے اسے ایک غلطی قرار دیا مگر حقیقت یہ ہے کہ ہر کچھ عرصے بعد وقوع پذیر ہونے والا ہر ایسا واقعہ مسلمانوں کی ایمانی غیرت کا امتحان ہوتا ہے۔ یہ پوسٹرز امریکی پراپیگنڈا مہم کو ترتیب دینے والے امریکی ادارے "۳۰۳ سائیکولوجیکل آپریشن کمپنی" کی سوچی سمجھی کاروائی تھی جس میں افغان مترجمین کا بھی پورا پورا حصہ تھا۔

نائن الیون کے بعد سے جاری حق و باطل کی عسکری کشمکش کے ساتھ ساتھ معرکہ قلوب و اذہان بھی اہم ترین محاذ ہے جہاں بدقسمتی سے دشمن کو بہت سے کامیابیاں ملی ہیں۔ درحقیقت عسکری میدان میں مجاہدین کی کامیابیوں کا بدلہ نظریاتی میدان میں چکانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس معرکے کے مختلف مقاصد ہیں جن میں سے اہم ترین امت کو مجاہدین سے ہی نہیں بلکہ بالآخر اسلام سے ہی دور کرنا ہے۔ اس نظریاتی جنگ کے اثرات ہمیں مختلف صورتوں میں واضح طور پر نظر آ رہے ہیں کہ شام، افغانستان و دیگر خطوں میں امریکہ یا روس نواز مقامی ملیشیات کس گستاخانہ و فخریہ طریقے سے کلمے اور مہر نبوت والے جھنڈوں کو پیروں تلے روندتی نظر آتی ہیں۔ بڑی تعداد میں مسلم نوجوانوں میں جہاد و دیگر شعائر اسلام کی طرح کلمے والوں جھنڈوں وغیرہ سے بے زاری اور نفرت پیدا کی جا چکی ہے۔ اس سب کا منظم آغاز نائن الیون کے فوری بعد افغانستان میں امریکی حملے سے شروع ہوا جب شمالی اتحاد کے دستوں کی موجودگی میں امریکی فوجی قرآن و دیگر شعائرِ اسلام کی کھلم کھلا توہین کرتے اور یہ کفر نواز مقامی اہل کار کمال بے غیرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاموش رہتے۔

مسلم معاشروں میں بے حیائی کا فروغ، کفار کا اولین ایجنڈہ:

ٹرمپ کی تمام تر خواہش کے باوجود امریکہ کی صہیونی نواز اسٹیبلشمنٹ نے اسے افغانستان میں امریکہ کی عسکری موجودگی پر راضی کر لیا ہے۔ یہ سوال آج کل بڑی شدت کے ساتھ اٹھ رہا ہے کہ اتنے سال کی لاحاصل جنگ کے بعد بھی امریکہ کے افغانستان جیسے ملک میں وہ کون سے مقاصد ہیں کہ جو اس کو مکمل انخلا سے روکے ہوئے ہیں۔ حقیقتاً افغانستان یا دوسرے تمام مسلم خطوں میں امریکی عسکری آپریشنز و دیگر سرگرمیاں امریکہ کو محفوظ بنانے کے لیے ہر گز نہیں کی جا رہیں بلکہ کسی خاص مقصد کے لیے ہیں اور وہ مقصد دنیا میں نیو ورلڈ آرڈر کا نفاذ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ امریکہ جہاں بھی گیا اپنی گندی تہذیب وہاں ٹھونسنے کی مکمل کوشش کی۔ تمام تر ذرائع ابلاغ، این جی اوز، دیگر سیکڑوں نظریاتی، تعلیمی، ابلاغی اداروں، سکالر شپ پروگرامز، مقامی اداروں اور شخصیات کی فنڈنگ، ملٹی نیشنل کمپنیوں کی اجارہ داری قائم کرنے سے لے کر جمہوریت کے تحفے تک یہ سارا پیکج دراصل دجال کی آمد سے پہلے صہیونی سرمایہ داروں کی ایما پر چلتے ہوئے دنیا کے نئے لادین عالمی نظام کے نفاذ کا پیش خیمہ ہے کہ جس کی پشت پر بھرپور عسکری قوت کھڑی ہے۔ اگرچہ کفار ممالک آپس میں سیاسی مفادات کی بنا پر ایک دوسرے سے الجھے ہوئے ہیں مگر صہیونی دماغوں کی حیرت انگیز کار فرمانیاں سمجھنے کے لائق ہیں کہ انہوں نے فحاشی، لادینیت والے اس نئے نظام پر تمام فریقوں کو متحد کر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں اس خطے میں سیکڑوں امریکی ادارے اپنی تمام تر توجہ مذکور کیے ہوئے ہیں وہاں برطانیہ کے بی بی سی جیسے لادین ادارے تو دہائیوں سے اپنی کاوشوں میں مگن ہیں۔

اسی طرح سابقہ روس نواز کیمونسٹوں کی سرگرمیاں بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں اور جن میں سے بیش تر نئے امریکی آقاؤں کے سامنے سرخم کر چکے ہیں۔ ایک خبر کے مطابق افغانستان میں دوبارہ پرانے سرخوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں اور اس کا مقصد سرمایہ دارانہ جمہوریت سے برگشتہ لوگوں کو اس کا متبادل فراہم کرنا ہے۔ لیکن اس کے باوجود دوسری طرف بھارت جو افغانستان میں کافی دلچسپی کا مظاہرہ کر رہا ہے اور نت نئے منصوبے شروع کر رہا ہے ان میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کو ماڈلنگ اور اداکاری کی تربیت دینا بھی شامل ہے۔ جب کہ کئی سالوں سے بھارت کی بدنامِ زمانہ فلم انڈسٹری بالی وڈ بھی افغانستان میں اپنے مکروہ قدم جما چکی ہے۔ اسی طرح مختلف میڈیا ادارے افغانستان میں مغربی طرز کے فیشن، ملبوسات اور طرزِ زندگی کو عام کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں جس کے اثرات چند بڑے شہروں خاص طور پر کابل میں واضح طور پر نظر آرہے ہیں۔

کئی تجزیہ کار اس جنگ کو تہذیبوں کا تصادم قرار دے چکے ہیں اور یہ اعتراف کئی بار مغربی افراد بھی کرتے آئے ہیں جیسا کہ سی آئی اے کے سابق آفیسر اور تجزیہ نگار مائیکل شویر نے بارہا امریکی حکومت کی مذکورہ بالا حکمت عملی کو امریکہ کے لیے تباہ کن قرار دیتے ہوئے اس جنگ کو امریکہ کے دفاع کی جنگ قرار دینے پر تنقید کی ہے۔

سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ حال ہی میں ڈونلڈ ٹرمپ کو بھی امریکی افواج کے سربراہوں نے افغان جنگ پر راضی کرنے کے لیے مختلف تصاویر دکھائیں کہ جن میں ۶۰ء اور ۷۰ء کی دہائی کے افغانستان بالخصوص کابل کے بازاروں اور مارکیٹوں کی وہ تصاویر بھی تھیں جس میں افغان عورتیں بے پردہ اور نیم برہنہ گھوم رہی تھیں اور تازہ تصاویر بھی دکھائی گئیں جن میں افغان عورتیں برقع میں ملبوس تھیں۔ ان تصاویر کو دیکھنے کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ افغانستان کو "ماضی کا روشن چہرہ" دینے کے لیے مزید جنگ جاری رکھنے پر راضی ہو گیا۔

اس سے چند باتیں واضح ہوتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ امریکی سربراہی میں نیٹو افواج کے مسلم خطوں اور بالخصوص افغانستان میں کیا مقاصد اور ارادے ہیں کہ جن کی تکمیل کے لیے اپنی معیشت پر حد سے تجاوز کرتا بوجھ تک برداشت کیا جارہا ہے۔ یہ وہ مقاصد ہیں جن کا تعین دجال سے منسلک صہیونی ایلیٹ کرتی ہے اور جس پر عمل درآمد کی ذمہ داری امریکی حکومت نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ دوسری بات جو اس سے بھی اہم ہے وہ یہ کہ آخر چند دہائیوں میں افغانستان میں اتنا فرق کیسے آگیا کہ وہی افغانستان جہاں الحاد و کیمونزم کی آندھیاں چل رہی تھیں، بے پردگی کی فضا عام تھی اور جہاں کی بے دینی کے حالات دیکھ کر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ جیسے عبقری عالم دین بھی رو پڑے وہی افغانستان بعد میں شرق و غرب کے مومنین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بنا اور اب جس کے باشندوں کی ایمانی غیرت کی مثالیں دنیا بھر کے مسلمان تو کیا کافروں میں بھی زبان زد عام ہیں۔

یقیناً یہ سب جہاد کی برکات ہیں کہ جس کی بدولت ایسا پاکیزہ معاشرہ اور اسلامی امارت اللہ نے عطا فرمائی کہ کم از کم آج کی دنیا میں جس کی نظیر دینا ناممکن ہے۔ اس میں تمام اہلِ ایمان کے لیے سبق ہے کہ دنیا و آخرت میں امت کی فلاح و کامرانی کا واحد طریقہ جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے۔ ان شاء اللہ یہ جہاد جاری رہا تو امریکہ اور اس کے حواریوں کی کوششیں بھی اسی طرح مکڑی کا جالا ثابت ہوں گی جس طرح روسی کیمونسٹوں کی ہوئیں۔

☆☆☆☆☆

اس امت کے بہترین لوگ قید ہیں... اس امت کے بہترین لوگ ظلم و جبر کا شکار ہیں... اس امت کے بہترین لوگ اسیر ہیں، بیمار ہیں، تنہا ہیں... ان اولیا اللہ تعالیٰ کو آپ کی دعاوں کی شدید ضرورت ہے... ان کی اس کیفیت کو محسوس کر کے اپنے دل کو نرم کر کے، آنکھوں کو نم کر کے، اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کفایت فرمائے... ان کا بدلہ وہ رب کریم خود لے... اور ان کا حزن دور فرمائے... اور ان کی تنہائیوں میں ان کا ساتھی بن جائے... ان کے دلوں میں فردوس کو جگہ عطا فرما ڈالے اور انھیں کافی ہو جائے... آمین یا رب کریم، آمین۔

حملہ آور اپنی شکست چھپانا چاہتے ہیں

مصدر: امارت اسلامیہ افغانستان کی رسمی اردو ویب سائٹ

امریکہ افغانستان میں اپنی ۱۷ سالہ تاریخی شکست اور رسوائی کو چھپانے کے لیے پاکستان پر مداخلت کے الزامات لگاکر رائے عامہ کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی جواز اور بہانہ نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ٹرمپ کی جھوٹ اور فریب پر مبنی نئی پالیسی کا اہم نکتہ یہ ہے کہ پاکستان کو امارت اسلامیہ کے معاملات میں ملوث قرار دے کر افغان عوام کی کامیاب مزاحمت کی نسبت کسی غیر کی طرف کی جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے پرویز مشرف امریکہ کی قیادت میں اہم اتحادی تھا، جسے افغانستان پر امریکی قبضے کے لیے اقتدار تک پہنچایا گیا تھا، لیکن اللہ کے فضل و کرم سے امارت اسلامیہ کی قیادت میں افغان عوام امریکی یلغار اور انسانیت سوز مظالم کے خلاف کھڑے ہوئے اور مقدس جہاد کی بدولت افغانستان کے نصف رقبے پر دوبارہ اپنا کنٹرول قائم کر لیا ہے۔

امریکہ نے جدید ہتھیاروں سے لیس ڈیڑھ لاکھ فوجیوں سمیت ۵۲ ممالک کے ہمراہ افغانستان پر حملہ کیا اور نہتے افغانوں کے خلاف اپنی قوت کا بھرپور استعمال کیا۔ دو ٹریلین ڈالر خرچ کیے گئے۔ بش اور اوباما نے یہاں ہر قسم کی پالیسی کا تجربہ کیا، لیکن وہ ہر بار ناکامی سے دوچار ہوئے۔ وہ افغانستان کے خلاف اس طویل جبر و ستم اور بھاری جانی و مالی نقصان پہنچانے کے باوجود بری طرح ناکام رہے اور ہر بار حکمت عملی تبدیل کرنے کے بعد بھی مایوس ہی ہوئے۔ اس لیے اب وہ مجبور ہوئے کہ ایک بہانہ تلاش کیا جائے۔ لیکن یہ بھی آموزدہ تجربہ ہے۔ کمیونسٹ سوویت یونین نے بھی یہی بہانہ اختیار کیا تھا۔ امریکہ نے پروپیگنڈا کیا ہے کہ پاکستان نے امارت اسلامیہ کے رہنماؤں کو اپنی سرزمین پر محفوظ پناہ گاہیں فراہم کی ہیں۔

جہاں تک پاکستان میں امارت اسلامیہ کے رہنماؤں کی محفوظ پناہ گاہوں کا سوال ہے تو اصل بات یہ ہے کہ لاکھوں افغان مہاجرین گزشتہ تین دہائیوں سے پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔ ممکن ہے کہ ان مہاجرین میں مجاہدین کے چند رہنماؤں کے خاندان بھی مقیم ہوں، لیکن اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ پاکستان نے الف سے یے تک ان کو پہچانا ہے۔ اور ایسا بھی نہیں ہے کہ سویت یونین کے خلاف افغان جہاد کی طرح امارت اسلامیہ کے بھی سیاسی اور فوجی اڈے پاکستان میں قائم ہوں اور وہاں مجاہدین کو تربیت دی جاتی ہو!

مجاہدین افغانستان کے نصف رقبے پر حکومت کر رہے ہیں۔ وہ امریکہ کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ وہ اپنے انتظامی امور کسی پڑوسی ملک کی مدد کے بغیر چلا رہے ہیں۔ امارت اسلامیہ کا افغانستان میں منظم سیٹ اپ قائم ہے۔ ہر علاقے، ضلع اور صوبے کے لیے ذمہ دار متعین ہیں، وہ سب اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہیں۔ وہ احسن طریقے سے فرائض منصبی انجام دیتے ہیں۔

ہم امریکہ اور اس کے آلہ کاروں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ان بہانوں کے ذریعے جہاد کو نقصان ہوگا اور نہ ہی افغانوں اور دنیا کی نظروں سے اپنی تاریخی اور ذلت آمیز شکست کو چھپایا جاسکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ افغانستان میں امریکہ بدترین شکست سے دوچار ہے۔ وہ امارت اسلامیہ کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت سے محروم ہے۔ امریکہ کو یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ امارت اسلامیہ آپ کی ہر قسم کی چالوں اور سازشوں سے پوری طرح آگاہ ہے۔ مجاہدین کے حوصلے منفی ہتھکنڈوں کے ذریعے پست نہیں ہوں گے۔

ایں خیال است و محال است و جنون!

☆☆☆☆☆

قوموں کی تاریخیں اُن جری جوانوں کے خون سے رقم ہوتی ہیں جو زمانے کا رخ موڑ دینے کا عزم اور حوصلہ رکھتے ہیں۔ افغانستان کے کوہساروں میں رقم ہونے والی تاریخ ایسے ہی بلند حوصلہ نوجوانوں کی داستان ہے۔ آج احیائے اسلام کے لیے تن من دھن وقف کرنے کی رِیت قائم کرنے کا سہرا اُن کے سر ہے، جنہوں نے اپنے خون، ہڈیوں اور گوشت سے اس عمارت کی از سرِ نو تعمیر کی ہے۔ امت کے دورِ زوال میں ایسے نوجوانوں کا وجود معجزے کا درجہ رکھتا ہے۔ اور یہ معجزہ امت کی نشاۃِ ثانیہ کی نوید ہے۔ قومیں اپنی تاریخ کو رقم کرنا فرض گردانتی ہیں تاکہ آنے والی نسلیں ان اقدار کی پاسبان ہوں جن کی خاطر ان کے بہادر سپوتوں نے جان کے نذرانے پیش کیے۔ نئی نسلوں کے کردار کی بہترین تعمیر ان کے رہنماؤں اور ابطال کی زندگیوں کی داستان سنائے بغیر ممکن نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے ہمیں یہی رہنمائی ملتی ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل اسی روش کی پابندی سکھاتا ہے:

أُولَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ فَبِهُدَىٰهُمُ ٱقْتَدِهْ (الانعام: ۹۰)

"یہ ایسے لوگ تھے جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی سو آپ بھی انہی کے طریق پر چلیے"۔

شیخ عبداللہ عزام شہید رحمہ اللہ

مسافرانِ نیم شب

ابو عندلیب

''یعنی تم افغانستان گئے ہوئے تھے؟''میں اپنی حیرت کا اظہار کیے بغیر رہ نہ سکا...

''بات سنیں !نہ آپ کی تفتیش رُک رہی ہے نہ آپ گاڑی کو بریک لگا رہے ہیں...کچھ رحم کریں مجھ غریب آدمی پر... آدھی رات ہو گئی ہے، صبح سے ایک تربوز اور دوپہر کے کھانے کے علاوہ کچھ نہیں کھایا ،کچھ کھلا پلا ہی دیں اور عشاء کی نماز بھی رہتی ہے''...بات بدلنا تو کوئی زبیر سے سیکھتا،ایک دفعہ پھر سوال گندم جواب چنا کا عملی مظاہرہ کر کے وہ مجھے جل دینے میں کامیاب ہو گیا جس کا احساس مجھے کافی دیر بعد ہوا جب ہم نے کھانا کھانے اور نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ سفر کا آغاز کیا...

''جی تو جناب سلسلہ کلام وہیں سے جوڑتے ہیں جہاں سے ٹوٹا تھا،یعنی آپ ہمیں یہ بتانے لگے تھے کہ کیا آپ افغانستان گئے تھے؟''میں نے پھر سے پوزیشن سنبھال لی...

''حضور والا!کیوں آپ اس بندہ ناچیز کے پیچھے پڑ گئے ہیں ہاتھ دھو کر؟یعنی کہ آپ تو باقاعدہ تفتیش پر اُتر آئے ہیں ،لیکن ہم معذرت خواہ ہیں کہ ہمارے ریکارڈ میں آپ کی مطلوبہ معلومات دستیاب نہیں ہیں''...میکانکی انداز میں آخری جملہ بول کر اس نے بات کو پھر گول کرنے کی کوشش کی...

''تم ڈرامے بند کرو اور سیدھی طرح میری بات کا جواب دو''...سیدھی انگلیوں کی ناکامی کے بعد میں نے ٹیڑھی انگلیاں آزمانے کی کوشش کی...

''بھائی!جتنی تفصیل میں آپ کو بتا چکا ہوں اس سے زیادہ معلومات آپ کے لیے مفید نہیں ہیں، آپ کا ہاضمہ بھی خراب ہو سکتا ہے''...اس نے گویا موضوع ہی لپیٹ دیا...مجھے اندازہ ہوا کہ میں دیوار سے سر ٹکرا رہا ہوں،لہٰذا میں نے بھی موضوع بدل دیا...

''لیکن تمہاری پڑھائی کا کیا بنے گا؟تمہارے ابھی آخری دو سمسٹر رہتے ہیں''...

''جتنی ضرورت تھی اتنا پڑھ لیا ہے،اس سے زیادہ ضرورت نہیں ہے''...

''کیا مطلب ہے تمہارا؟اگر بی ایس سی مکمل نہیں کرو گے تو یہ ادھوری پڑھائی کس کام کی ہے؟اس کی بنیاد پر تو تمہیں کہیں ٹیکنیشن کی نوکری بھی نہیں ملے گی''...

''تو نوکری کس نے کرنی ہے؟میں نے آپ کو بتایا تو ہے کہ جتنی زندگی باقی ہے ان شاء اللہ جہاد فی سبیل اللہ ہی میں گزرے گی اور دعا کریں کہ زیادہ لمبی آزمائش نہ ہو جلدی شہادت نصیب ہو جائے''...اس پر اِک عجب جذب کی کیفیت طاری ہو چکی تھی اور وہ گردو پیش سے بے نیاز اپنی ہی دُھن میں گویا خود کلامی کر رہا تھا...

''اپنی بیوہ ماں اور چھوٹے بھائی بہنوں کے بارے میں بھی کچھ سوچا ہے کہ ان کا کیا بنے گا؟''...میں نے اسے عالم بے خودی سے واپس لانے کی کوشش کی

''بننا کیا ہے، اگر ان کا بیٹا اور بھائی اللہ کے راستے میں قبول ہو گیا تو روزِ آخر ٗرب کے حضور اس کی اجازت سے ان کی شفاعت کرے گا...اور کیا چاہیے ان کو؟''...

''اور اس دنیا میں کیا بنے گا ان کا؟یہاں کون ان کا سہارا ہے؟''...

''وہی جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور ابا جان کی زندگی میں بھی اور ان کے بعد بھی جو ان کا حقیقی سہارا ہے...وہی ذات ان کو سنبھالے گی جو پوری کائنات کا خالق و پروردگار ہے''...

''مجھے توکل علی اللہ کا درس دینے کی ضرورت نہیں ہے،میں جانتا ہوں یہ سب ...لیکن اسباب بھی آخر کوئی چیز ہیں کہ نہیں...اتنی صبر آزما زندگی گزارنے کے بعد اب خالہ جان کو پھر نئی آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو تم؟کس لیے تمہیں پڑھایا ہے انہوں نے کہ جب ذمہ داریاں سنبھالنے کا وقت آئے تو تم بوڑھی ماں کو چھوڑ کر جہاد کرنے نکل پڑو...وہ حدیث نہیں پڑھی تم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جہاد پر جانے کی بجائے اپنے ماں باپ کی خدمت کا حکم دیا تھا......میرے خیال میں تو تم صرف اپنی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کر رہے اور کچھ نہیں ورنہ کرنے کو کیا دین کا کام یہاں نہیں ہو سکتا؟یہ جو انجینئرنگ کی تعلیم تم نے حاصل کی ہے یہ اسلام اور مسلمانوں کے کسی کام نہیں آسکتی؟تم دراصل جنت کا شارٹ کٹ راستہ اختیار کرنا چاہتے ہو کہ بس دنیاوی زندگی کی آزمائشوں سے بھی جان بچ جائے اور آخرت بھی سنور جائے...یہ محاذوں پر جا کر گولی کھا کر شہید ہونا بھی بے شک بڑی سعادت اور ہمت و حوصلے کا کام ہے لیکن یہاں شہروں میں بیٹھ کر دنیا کے فتنوں کے ہاتھوں روز مرنا اور روز جینا زیادہ مشکل ہے''...

''بھائی!کبھی ڈرون طیارہ دیکھا ہے آپ نے؟''...میری اتنی لمبی چوڑی تقریر کے جواب میں اس نے بے تکا سا سوال کر دیا...

''ہاں،جب کبھی قبائلی علاقے میں میزائل حملہ ہوتا ہے تو ٹی وی میں دکھاتے ہیں......لیکن اس کا میرے سوال سے کیا تعلق ہے؟''...

''معاذ بھائی!ڈرون کو ٹی وی میں دیکھنے اور کھلی آنکھوں سے میزائلوں سمیت اپنے سر سے چند سو فٹ کی بلندی پر اُڑتا دیکھنے میں بڑا فرق ہوتا ہے...ساری رات اگر میزائلوں سے لیس ڈرون آپ کے سر پر اُڑتا رہے اور اس کی مکروہ آواز آپ کے کان میں پڑتی رہے،

جب کہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ آپ اس کا ممکنہ ہدف ہو سکتے ہیں تو کیسا محسوس کریں گے آپ؟

اور پھر کسی ایسی ہی رات میں کمر پر من ڈیڑھ من کا وزن لاد کر فلک بوس پہاڑوں میں میلوں پیدل چل کر دشمن کے مرکز پر جانا اور اس پر حملہ کرنا...اور جوابی فائر، زمینی و فضائی بم باری کے دوران میں اپنے مورچے میں ثابت قدم رہنا...اور پھر اپنی جان سے زیادہ پیارے ساتھیوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے شہید اور زخمی ہوتے دیکھنا اور پھر یا تو انہیں اپنے کندھوں پر اٹھا کر واپس لانا یا پھر اللہ اور مقامی مسلمانوں کے سپرد کر آنا"...اس کی آواز بھرا گئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو آنسو اس کی داڑھی کو بھگو رہے تھے...

"یہ سب کام گولی، بم یا میزائل کھا کر شہید ہونے سے پہلے کرنے پڑتے ہیں بھائی! شہادت اگر ایسا ہی شارٹ کٹ ہوتا تو یہ جو شہروں میں آپ کو دعوت و تبلیغ اور ذکر و تدریس کے ذریعے جنت کے طلب گار نظر آتے ہیں، یہ سب محاذوں پر ہوتے"...اس نے اپنے آنسو پونچھ لیے لیکن مجھے لاجواب کر دیا...میرے دلائل کا ذخیرہ ختم ہو چکا تھا لہٰذا میں نے خاموشی میں ہی عافیت جانی...زبیر نے اپنے بیگ سے ایک سی ڈی نکال کر گاڑی کے پلیئر میں لگا دی...انتہائی پر سوز آواز میں جہادی ترانے کی آواز گاڑی میں گونجنے لگی

اے دین کے مجاہد تو کہاں چلا گیا ہے
یہ جہاد کی فضائیں تجھے یاد کر رہی ہیں
اپنوں کے خوں میں ڈوبی کشمیر کی وہ گلیاں
جلتا ہوا فلسطیں، روتا ہوا وہ شیشاں
کچھ ہوش کر مسلماں، حرمین کی صدا ہے
اے دین کے مجاہد تو کہاں چلا گیا ہے
یہ مصطفیٰ ﷺ کی امت کب سے سسک رہی ہے
کیا غیرت مسلماں ناپید ہو گئی ہے
ہر سمت خون مسلم یہ تجھ سے پوچھتا ہے
یہ جہاد کی فضائیں تجھے یاد کر رہی ہیں
محشر کے روز رب کو تم کیا جواب دو گے
ان بھائیوں کے خوں کا کیسے حساب دو گے
اللہ کے نبی کی قرآن کی صدا ہے
اے دین کے مجاہد تو کہاں چلا گیا ہے
یہ جہاد کی فضائیں تجھے یاد کر رہی ہیں

مجھے لگا شاید ترانہ پڑھنے والا مجھ سے ہی مخاطب ہے...چند لمحوں کے لیے تو مجھے بھی لگا کہ جہاد ہی میری پہلی اور آخری ذمہ داری ہے...لیکن میں نے خود کو فوراً ہی اس سحر سے نکالنے کی کوشش کی کیونکہ مجھے تو زبیر کو واپس لانا تھا کجا یہ کہ اُلٹا وہ میری برین واشنگ شروع کر دے...لیکن زبیر کی باتوں اور اس کے لہجے میں چھلکتی تڑپ نے مجھے مخمصے میں ڈال دیا تھا...میرا دل اس کے اخلاص اور سچائی کی گواہی دیتا تھا تو دماغ اس حقیقت کو ماننے کے لیے راضی نہیں تھا...میں نے دل ہی دل اللہ سے دعا کی وہ زبیر کو ہدایت دے اور اگر میں غلطی پر ہوں تو مجھے بھی حق کو حق سمجھنے کی توفیق دے...اسی سوچ و بچار میں فجر کا وقت ہو گیا...ایک پٹرول پمپ پر گاڑی روک کر ہم نے نمازِ فجر پڑھی...فجر پڑھنے کے تقریباً ایک گھنٹے میں ہم ساہیوال پہنچ چکے تھے...

زبیر کے گھر پہنچ کر میں نے گھنٹی بجائی جب کہ زبیر ابھی گاڑی میں ہی بیٹھا تھا...دروازہ زبیر کے چھوٹے بھائی عزیر نے کھولا...

"بھائی!........ آپ؟؟؟"... صبح صبح مجھے یوں اچانک دیکھ کر وہ خاصا حیران ہوا...

"بیٹا ساری حیرت مجھ پر ہی نہ ختم کر دینا......اصل سرپرائز اُدھر ہے"...میں نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا جہاں سے زبیر باہر آرہا تھا...

"بھائی........"عزیر تقریباً چیخ اٹھا اور دوڑ کر اس کے گلے لگ گیا...

گھر کے اندر داخل ہوتے ہی عزیر نے خالہ کو آوازیں دینی شروع کر دیں...ہم تینوں لاؤنج میں داخل ہوئے تو وہ مصلّے پر بیٹھی تھیں...شاید اشراق کے نوافل سے فارغ ہوئی تھیں...

"امی! دیکھیں کون آیا ہے؟"...عزیر نے جوش میں کہا

"چلّا کیوں رہے ہو؟ مجھے پتا ہے زبیر کے علاوہ کون ہو سکتا ہے' انہوں نے نہایت اطمینان سے پیچھے مڑے بغیر جواب دیا...اس استغنیٰ پر ہم تینوں حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے...

کہاں تو ان کی وہ بے قراری کہ بیٹے کو یاد کر کے روتی تھیں اور کہاں یہ بے نیازی کہ بیٹا موجود ہے اور وہ پورے خشوع و خضوع سے تسبیحات میں مشغول تھیں...

زبیر آگے بڑھ کے ان کے مصلے کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تو وہ بھی متوجہ ہوئیں...پہلے کچھ پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں میں پھونکا اور دونوں ہاتھ زبیر کے سر، سینے اور کمر پر پھیرنے کے بعد اس کی پیشانی پر بوسہ دیا...مجھے ڈر تھا زبیر کو چھ ماہ بعد اچانک سامنے پا کر کہیں ان کو شاک نہ لگے لیکن ان کا اطمینان حیرت انگیز ہی نہیں قابل رشک بھی تھا...

زبیر کا ہاتھ پکڑ کر وہ مصلے سے اٹھیں تو میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا، انہوں نے سلام کا

جواب دیا اور میرے اوپر بھی شاید آیۃ الکرسی پڑھ کر پھونکی اور سر پر ہاتھ رکھ کر حسب معمول خوب دعائیں دیں...

اسی دوران زبیر کی دونوں چھوٹی بہنیں آمنہ اور خدیجہ بھی آکر بھائی سے لپٹ گئیں ...

"تم دونوں نہا دھولو، میں ناشتہ بناتی ہوں"... دعا سلام سے فارغ ہونے کے بعد خالہ جان نے مشورہ دیا...

نہانے کے بعد جب ہم دونوں واپس آئے تو پراٹھوں اور آملیٹ کی خوشبو نے ہمیں فوراً کھانے کی میز پر کھینچ لیا... کھانے کی میز پر چاروں بہن بھائی اکٹھے ہوئے تو طمانیت کے بہت مختصر سے احساس کے ساتھ ہی مجھے اس بے چینی نے گھیر لیا، زبیر جس راستے کا مسافر ہے اس میں ایسے مواقع شاید ہی ملیں کہ بھائی بہنوں اور ماں کے ساتھ مل بیٹھے...

"امی! آپ نے بھائی سے پوچھا نہیں کہ یہ کہاں گم ہو گئے تھے؟"... عزیر کا تجسس اسے چین نہیں لینے دے رہا تھا لیکن خالہ جان نے گویا اس کی بات سنی ہی نہیں... لیکن یہ بات میری بھی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ آخر کس چیز نے انہیں ایسا سکون اور اطمینان بخشا ہے کہ انہوں نے اب تک زبیر سے یہ تک نہیں پوچھا کہ وہ کہاں گیا تھا؟

"بھائی! آپ پھر تو گم نہیں ہو جائیں گے؟"... سب سے چھوٹی خدیجہ سے بھی رہا نہیں گیا اور اس نے اپنے اندیشوں کے بارے آپ کے بھائی سے پوچھ لیا... اس کے سوال پر سب مسکرا پڑے...

"بیٹا! آپ کے بھائی تھکے ہوئے آئے ہیں، ان کو آرام کر لینے دو پھر ان سے باتیں کر لینا"... خالہ جان نے پیار سے خدیجہ کو سمجھایا...

ناشتے کے بعد مجھے امید تھی کہ خالہ جان زبیر کی کچھ گوشمالی کریں گی لیکن انہوں نے زبیر کے کمرے میں ہم دونوں کے بستر لگوائے اور آرام کرنے کا حکم دے دیا...

"یار ماں جی تو تم سے یوں برتاؤ کر رہی ہیں جیسے تم چھ ماہ بعد افغانستان سے نہیں بلکہ ویک اینڈ پر لاہور سے گھر آئے ہو"... لیٹتے ہوئے میں نے زبیر کو کہا...

"میں تو خود حیران ہوں کہ ماشاء اللہ امی جان کس قدر صبر و سکون میں ہیں... اللہ ان کو استقامت دے..."

"خیر ابھی تو سو جاؤ، اٹھیں گے تو بات ہو گی"...

سو کر اُٹھے تو بچے سکول کالج وغیرہ جا چکے تھے اور خالہ جان دوپہر کے کھانے کی تیاری میں تھیں... ہمیں جاگتا دیکھ کر چائے بنا لائیں...

"ماں جی! ایک بات پوچھوں؟"... چائے کے دوران میں نے موقع غنیمت جان کر بات شروع کی...

"پوچھو بیٹا"...

"ابھی کچھ دن پہلے تک تو آپ زبیر کے حوالے سے بہت پریشان تھیں یہاں تک کہ آپ کی صحت بھی متاثر ہونے لگی تھی، لیکن آج میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ بہت مطمئن ہیں اور آپ نے تو پوچھا بھی نہیں کہ یہ برآمد کہاں سے ہوا ہے"...

"بیٹا! ایک تو مجھے تم لوگوں کے سفر کی تھکاٹ کا خیال بھی تھا اس لیے میں نے کچھ پوچھ تاچھ نہیں کی... لیکن اصل بات تو بیٹا یہ ہے کہ میں اپنے رب کا جتنا شکر کروں کم ہے... میں بے صبری ہو گئی تھی، لیکن اس نے میرا دامن تھامے رکھا اور مجھے خود سے جوڑے رکھا اور پھر بالآخر مجھے صبر اور سکینت سے بھی نواز دیا"...

"وہ کیسے ماں جی؟"

"بس بیٹا کیا بتاؤں، میں گناہ گار تو نعوذ باللہ اس باری تعالیٰ سے مایوس ہو چلی تھی... لیکن کچھ دن پہلے نہ جانے کیسے مجھے یہ خیال آیا اور میں اپنی قرآن مجید کی استانی صدیقہ بی سے ملنے چلی گئی... وہ اللہ کی بڑی نیک بندی ہیں... میں نے ان سے اپنی پریشانی کا ذکر کیا اور زبیر کے لیے دعا کی درخواست کی تو انہوں مجھے صرف اتنا کہا کہ بیٹی! اگر تو نے اسے حلال کا رزق کھلایا ہے تو پھر بے فکر ہو جا، وہ جہاں بھی ہو گا اپنے اور تیرے لیے ان شاء اللہ خیر ہی لائے گا... پھر انہوں نے دعا بھی کی... بس اس دن سے اللہ نے مجھ پر اپنا کرم کر دیا ہے"...

"اللہ آپ سے بہت راضی ہو امی جان اور آپ کو بڑی استقامت دے "زبیر ماں کے قدموں میں بیٹھ گیا اور سر ان کے گھٹنوں پہ رکھ دیا...

"لیکن بیٹا اگر تم کسی خیر کے کام کے لیے گئے تو پھر یوں چُھپ کر چوروں کی طرح جانے کی کیا ضرورت تھی؟ تم مجھ سے پوچھ کر یا کم از کم بتا کر ہی چلے جاتے"...

"امی جان! اس کام کی مصلحت کچھ ایسی ہی تھی کہ بغیر بتائے جانا پڑا... اور پھر اللہ نے آپ کی آزمائش کر کے آپ کو بھی تو سرخرو کرنا تھا"...

"لیکن بیٹا کچھ کام کی نوعیت کے بارے میں بھی تو بتاؤ؟"

"کام تو وہی ہے امی جس کے لیے اللہ نے اس دنیا میں بھیجا ہے یعنی اللہ کو راضی کرنے کے لیے جہاد کرنا"...

"بیٹا جہاد سے تمہاری مراد کافروں سے لڑنا ہے نا"...

"جی امی"...

"اللہ تیرا شکر ہے، تو نے میری اولاد کو اپنے راستے میں قبول کر لیا اور مجھے بھی اس پہ صبر عطا کیا"...

”اچھا بیٹا اللہ تمہیں تمہارے مقصد میں کامیاب کرے، یہ بتاؤ کہ اب رہنے کے لیے آئے ہو یا جانے کے لیے“...

”جانا تو ہے امی جان، بس کچھ دن کے لیے ہی آیا ہوں“...

دونوں ماں بیٹا اپنے راز و نیاز میں مصروف تھے اور میں حیرانی سے یہ سوچ رہا تھا کہ یہ کس دنیا کے لوگ ہیں...ایک طرف بیٹا ہے جو اپنا کیریئر، بہن بھائی ماں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر جہاد کرنے نکل پڑا ہے اور دوسری طرف بیوہ ماں ہے جس نے ہنسی خوشی اپنا سب سے بڑا بیٹا اللہ کے راستے میں روانہ کر دیا ہے...

”ماں جی! بجائے اس کو سمجھانے کے آپ اُلٹا اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہیں“... میں نے خالہ جان کو ان کی ”غلطی“ کا احساس دلانے کی کوشش کی...

”بیٹا میں کیا سمجھاؤں اسے، جو بات سمجھانے کی تھی وہ تو الحمد للہ اس کو اللہ نے خود ہی سمجھادی ہے، یہی تو میری اور ان کے مرحوم والد کی دعا تھی کہ اللہ ہماری اولاد کو اپنا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماں بردار اور اپنے دین کا مجاہد بنائے...اللہ نے بغیر کسی کوشش کے ہماری یہ دعا خود ہی قبول کر لی، پھر اب اور کیا چاہیے...... دنیا کی زندگی تو وہی ہے جو زیادہ گزر گئی ہے اور تھوڑی رہ گئی ہے جب کہ آخرت تو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے، وہاں اگر انجام نیک ہو جائے تو کامیابی ہی کامیابی اور خدانخواستہ وہاں ناکامی ہوئی تو ابدی خسارہ“...

میں نے جان لیا کہ اب مزید بحث کا کوئی فائدہ نہیں...خالہ جان اگرچہ پڑھی لکھی تھیں لیکن مزاج انتہائی سادہ لوح پایا تھا، جب کہ خالو کے بعد زبیر کے فہم اور سمجھ پر انہیں بہت بھروسہ ہوتا تھا...اب چونکہ وہ اس بات پر ایمان لے آئی تھیں کہ ان کا بیٹا محمد بن قاسمؒ اور طارق بن زیادؒ ایسا مجاہد بنے گا، تو ان کو یہ سمجھانا بے سود تھا کہ آج کے دور میں جہاد کی صورتیں بدل گئی ہیں...

مجھے ابھی گاؤں بھی جانا تھا، میں نے خالہ جان سے اجازت چاہی تو انہوں نے زبیر کو بھی میرے ساتھ کر دیا کہ اپنی خالہ اور خالو یعنی میرے امی ابا کو مل آئے... گاؤں میں گھر پہنچے تو وہاں بھی شدید حیرت اور خوشی کے ساتھ سب نے زبیر کا استقبال کیا...وہاں بھی سب کے چہروں پر یہی سوال رقم تھا کہ زبیر اتنا عرصہ کہاں رہا؟ جواب ملا تو پھر وہی بحث چھڑ گئی جو میں اور زبیر سارا راستہ کرتے آئے تھے...اور نتیجہ بھی کم و بیش وہی نکلا یعنی دلائل زبیر کے جیت گئے اور مصلحتیں اور تاویلیں ہماری وزنی ٹھہریں...جب کسی طور بات نہ بنی تو امی جان نے آخری ہتھیار یعنی آنسوؤں کا استعمال شروع کر دیا...اپنی بہن کی جواں عمری میں بیوگی کا صدمہ یاد کر کے ان کی آنکھیں چھلک پڑیں اور انہوں نے زبیر کو اس کی امی، بھائی بہنوں، اور اپنی محبت کا حوالہ دے کر قائل کرنے کی کوشش کی لیکن جواب میں جب اس نے قرآن مجید کی یہ آیت کہ ”کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور خاندان کے آدمی اور وہ مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے گھاٹے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو' اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں عزیز ہیں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا“...پڑھی اور ترجمہ سنایا تو امی بھی لاجواب ہو گئیں...

اگلے روز میں نے اسے ساہیوال چھوڑا اور خود اسلام آباد واپس آ گیا...چند دن بعد وہ بھی لاہور سے ہوتا ہوا اسلام آباد پہنچا تو اس کے ساتھ ”مجلس شریراں“ کے تینوں ارکان یعنی ایوب، عثمان اور حافظ عمران بھی اس کے ساتھ تھے...یہ میرے لیے ایک اور حیرت تھی، پتہ چلا کہ ”مجلس شریراں“ باجماعت جہاد کے راستے پر گامزن ہے...

”یک نہ شد دو نہ شد چار شد“...میں نے اپنا ماتھا پیٹ لیا...

”بھائی! اتنی ٹینشن نہ لیں یہ صرف چار نہیں ہزار 'شد' ہوں گے بلکہ ان شاء اللہ کئی ہزار!

عثمان مسکرا کر میرے کان میں بولا جب کہ باقی تینوں معنی خیز انداز میں اس کو اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے........ گویا کہ رہے ہوں ”یہ چپ نہیں رہ سکتا“...

مجھے بتایا گیا کہ آج رات زبیر اور عثمان کی روانگی ہے اور ایوب اور حافظ عمران واپس لاہور چلے جائیں گے...ساری رات ہم پانچوں سر کھپاتے رہے وہ چاروں ایک طرف تھے اور میں اکیلا دوسری طرف...وہ مجھے ”انفروا خفافاً و ثقالا“ کا درس دیتے رہے اور میں ان کے آگے مصلحتوں، تاویلوں اور شبہات کے بند باندھتا رہا...

”دوست پھر کب آؤ گے؟“... تہجد کے وقت ان چاروں نے رخت سفر باندھ لیا تو میں نے زبیر سے پوچھا

”دعا کریں کہ اللہ واپس نہ ہی لائے“...

”نہیں یار ایسے نہ کرو، چندماہ میں میری شادی متوقع ہے، زندگی کے اس اہم موقع پر تمہاری غیر موجودگی کا تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا...اور پھر تم نے ساری عمر ہر کام میں میری نقل کی ہے، تم نے شادی کب کرنی ہے؟“...

”اپنی تو ان شاء اللہ، وہاں جنّت میں حوروں سے ہوگی، لیکن آپ کو پیشگی مبارک ہو، اللہ تعالیٰ آپ دونوں کو ایک دوسرے کے لیے باعث خیر و برکت بنائے“...

اس نے دعا دے کر معانقہ کیا اور رخصت ہو گیا...

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ ماہِ جولائی میں ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں۔ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.urdu-alemarah.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

یکم اگست:

☆صوبہ جوزجان کے ضلع آقچہ میں واقع کٹھ پتلی فوجوں کی اہم چوکی پر مجاہدین نے ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالی کی نصرت سے چوکی فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 13 ہلاک جب کہ 7 زخمی اور 5 گرفتار ہوئے۔ ایک فوجی ٹینک، 6 موٹر سائیکلیں، 3 مارٹر توپیں، 3 ہیوی مشین گنیں، ایک کلاشنکوف، ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن اور کافی مقدار میں مختلف النوع فوجی ساز وسامان مجاہدین نے غنیمت کرلی۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع سپین غر میں امریکی وکٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین کے خلاف چھاپہ مارا اور اس دوران مجاہدین نے سفاک صلیبی فوجوں کے بلیک ہاک ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا کر مار گرایا اور اس میں سوار تمام امریکی فوجی عملہ سمیت واصل جہنم ہوئے۔

☆صوبہ میدان کے ضلع سید آباد کے ملی خیل، شیر ازئی، سلطان خیل اور دیگر علاقوں میں کابل، قندہار قومی شاہراہ کو بند کر کے دشمن کے مراکز اور چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں 5 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 16 اہل کار ہلاک جب کہ 13 زخمی ہوئے۔

2 اگست:

☆صوبہ قندھار کے ضلع معروف کے آمندہ کے علاقے کے زیارت کے مقام پر واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، 3 ٹینک ایک رینجر گاڑی تباہ اور 10 اہل کار قتل، جب کہ ایک گرفتار ہوا۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن اور 3 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی ساز وسامان غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع قرہ باغ میں آبینو اور مچی کے علاقوں میں مجاہدین نے دشمن کی چوکیوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا اور ساتھ ہی تازہ دم اہل کاروں کو بھی نشانہ بنایا، جو دیر تک جاری رہا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالی کی نصرت سے دو اہم چوکیاں فتح، چار ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 17 اہل کار ہلاک جب کہ 11 زخمی اور مجاہدین نے دو کلاشنکوفیں اور دیگر فوجی ساز وسامان بھی غنیمت کرلی۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع جغتو کے ترگان درہ کے علاقے میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ پولیس چیف کمانڈر منظور حسین کو محافظ سمیت قتل کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں آپریشن کرنے والے فوجیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 16 اہل کار قتل اور 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے صدر مقام قندہار شہر میں فدائی مجاہد شہید اسد اللہ قندہاری تقبلہ اللہ نے بارود بھری گاڑی امریکی ٹینکوں کے قافلے سے ٹکرا دی، جس کے نتیجے میں 2 امریکی ٹینک تباہ مکمل طور پر ہونے کے علاوہ 15 وحشی بھی واصل جہنم ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر کے قریب غزنی روڈ پر انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کی گاڑی پر ہوا، جس سے گاڑی تباہ اور اس میں سوار ڈائریکٹر حبیب طوطاخیل سمیت 3 مخبر ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

3 اگست:

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں مجاہدین نے امریکی کاروان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 2 وحشی ہلاک جب کہ 2 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ خوست کے ضلع نادر شاہ کوٹ کے مربوطہ علاقے میں مجاہدین نے انٹیلی جنس سروس اہل کار سمیع اللہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

4 اگست:

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں امریکی سپیشل فورس اہل کار بگرام ایئربیس کے قریب چیک پوائنٹ پر روڈ کے دونوں طرف چیکنگ کر رہا تھا، جنہیں فدائی مجاہد شہید شاکر تخاری تقبلہ اللہ نے شہیدی حملے کا نشانہ بنایا۔ اس شہیدی حملے سے 11 سپیشل امریکی اہل کار ہلاک اور زخمی ہونے کے علاوہ آس پاس کھڑے 2 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں الوزئی کے علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 فوجی ٹینک اور 3 رینجر گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ 10 اہل کار ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغہ کے رہائشی 5 پولیس اہل کار اور فوجی مخالفت سے دستبردار ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں ضلعی مرکز میں واقع فوجی یونٹ پر فدائی مجاہدین نے شہیدی حملے کئے، نیز مجاہدین کٹھ پتلی فوجوں کے مورچوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے مرکز کلی طور پر منہدم اور سیکڑوں اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں اہم فوجی مرکز پر امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے بارود بھری ٹینک کے ذریعے شہیدی حملہ انجام دیا، اس کے بعد مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے مرکز پر حملہ کیا، جس سے دشمن کو نقصانات کا سامنا ہوا۔

☆صوبہ کابل کے ضلع قرہ باغ میں جارح امریکی و کٹھ پتلی افواج ضلعی مرکز کے قریب پیدل گشت کر رہی تھیں، جن پر مجاہدین کی نصب کردہ بم کا دھماکہ ہوا، جس کے نتیجے میں 7 وحشی صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہونے کے علاوہ کٹھ پتلی غلاموں کو بھی ہلاکتوں کا سامنا ہوا۔

☆صوبہ زابل کے ضلع شملزئی میں واقع 3 چوکیوں پر حملہ ہوا، جس سے 2 چوکیاں فتح، کمانڈر راسخا قزی سمیت 14 اہل کار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ٹینک، ایک رینجر گاڑی، 2 چار ڈائر والے موٹر سائکل، 4 موٹر سائکل، 10 کلاشنکوف، 2 اینٹی ایئر گرافٹ گن، ایک مارٹر توپ اور ایک ایم ایم 82 توپ سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

5 اگست:

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک کے ٹنڈان کے علاقے میں مجاہدین نے امریکی و کٹھ پتلی فوجوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 6 امریکی اور 3 کٹھ پتلی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہونے کے علاوہ 2 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں سربند اور بند برق کی درمیانی علاقے مین واقع چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، اور وہاں تعینات 6 اہل کار قتل ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں جرناموں کے علاقے میں واقع چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 13 اہل کار قتل، جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع مرغاب میں آکازوں کے علاقے میں واقع فوجی چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 7 اہل کار قتل، 5 زخمی جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک اینٹی ایئر گرافٹ گن، ایک مارٹر توپ، ایک راکٹ لانچر، ایک رائفل گن، ایک ہیوی مشن گن، 2 کار مولی اور ایک وائرلیسٹ سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

6 اگست:

☆صوبہ فاریاب کے ضلع جمعہ بازار میں تپہ قشلاق اور دشت بوز کے علاقو میں سپلائی کانوائی پر مجاہدین نے ہلکے بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 6 ٹینک تباہ، متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

7 اگست:

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں ائیر بیس پر مجاہدین نے میزائل داغے، جو اہداف پر گرے، جس سے 5 ٹینک تباہ، 2 اہل کار ہلاک، جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع غورماچ میں آبگرمک کے علاقے میں دشمن سے جھڑپیں ہوئیں، جس سے 5 ٹینک تباہ، 15 اہل کار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے ایک اینٹی ایئر گرافٹ گن اور 2 کار مولی بندوقوں سمیت مختلف النوع فوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع غورماچ میں آپریشن کرنے والے فوجیوں پر مجاہدین نے ہلکے بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے اب تک 3 ٹینک تباہ، اور 10 اہل کار ہلاک ہوئے

☆صوبہ بادغیس کے ضلع قادس میں قالئی چرخ کے علاقے میں فوجیوں پر حملے سے 2 ٹینک مزید تباہ، 8 اہل کار قتل، جب کہ 4 مزید زخمی ہوئے۔

8 اگست:

☆صوبہ فاریاب کے ضلع لولاش میں 40 پولیس اور مقامی جنگ جوؤں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالے۔ سرنڈر ہونے والوں نے 12 کلاشنکوف، ایک مارٹر توپ، ایک رات والے دوربین، ایک گاڑی، ایک رائفل گن، ایک وائیرلیس سیٹ اور 3 ہیوی مشن گنوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان مجاہدین کے حوالے کر دیا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع میانشین میں لوئی کاریز کے مقام پر واقع چوکی میں تعینات اہل کاروں پر امارت اسلامیہ کے 5 رابط مجاہدین نے اندھادھند فائرنگ کا سلسلہ کھولا، جس کے نتیجے میں 11 اہل کار موقع پر ہلاک، جب کہ ایک زخمی ہوا۔ رابط مجاہدین 4 کلاشنکوف اور 2 ہیوی مشن گنوں سمیت مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

9 اگست:

☆صوبہ پکتیا کے ضلع جانی خیل کے مرکز کے قریب فوجی چوکیوں اور تازہ دم اہل کاروں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا گیا، جس میں اب تک 12 اہل کار ہلاک جب کہ 17 زخمی ہونے کے علاوہ مجاہدین نے تین چوکیوں کا کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور کافی مقدار میں مختلف النوع اسلحہ و فوجی سازوسامان غنیمت کر لی۔

☆صوبہ غزنی کے صدر مقام غزنی شہر کے شہباز اور سپندہ کے علاقوں میں مجاہدین نے فوجی کارروان پر حملہ کیا، جس میں ایک فوجی ہلاک جب کہ تین زخمی ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع شلگر میں میری کے علاقے میں مجاہدین نے سفاک جنگجو کمانڈر ابراہیم درویش کو محافظ سمیت موت کے گھاٹ اتار دیا، جب کہ 3 جنگجو زخمی ہوئے۔

10 اگست:

☆صوبہ پکتیا کے ضلع جانی خیل میں ضلعی مرکز، پولیس ہیڈ کوارٹر، سرکاری تنصیبات اور آس پاس دفاعی چوکیوں پر ہلکے و بھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں اللہ تعالی کی نصرت سے تمام مراکز اور چوکیاں فتح ہونے کے علاوہ 18 اہل کار ہلاک جب کہ ڈسٹرکٹ پولیس چیف، فوجی کمانڈر اور نظم عامہ کمانڈر سمیت 19 اہل کار زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے پانچ فوجی ٹینک، ایک رینجر گاڑی، دو بلڈوزر، دو مارٹر توپیں، 6 کلاشنکوفیں، ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن اور کافی مقدار میں مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں جارح امریکی فوجوں کے بکتربند ٹینک پر ہونے والے دھماکہ سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 4 وحشی فوجی واصل جہنم ہوئے۔

11اگست:

☆صوبہ لوگر کے ضلع پل عالم شہر میں شکر قلعہ اور حصار کے علاقوں میں مجاہدین نے کاروان پر اسی نوعیت کا حملہ کیا اور ساتھ ہی دشمن پر شدید دھماکے ہوئے، جس کے نتیجے میں 2 فوجی ٹینک تباہ ہوئے اور 7 اہل کار ہلاک جب کہ 3 زخمی اور دیگر فرار ہوئے۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع قندوز شہر کے کٹہ خیل، مہمندان اور توس آباد کے علاقوں پر امریکی وکٹھ پتلی فوجوں پر نے چھاپہ مارا، جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، جس کے نتیجے میں 7 وحشی اور کٹھ پتلی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

12اگست:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک میں نہر سراج کے علاقے کے یخچال کے مقام پر فوجی کاروان پر حملے سے 5 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں واقع چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے چوکی فتح، 5 اہل کار ہلاک جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر اور ایک کلاشنکوف سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

13اگست:

☆صوبہ بادغیس کے ضلع غورماچ میں فوجیوں وپولیس اہل کاروں کے مراکز پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اللہ کے فضل سے ضلعی مرکز، پولیس ہیڈ کوارٹر اور 13 چوکیاں فتح ہونے کے علاوہ متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں کٹھ پتلی فوجوں کی چوکیوں پر مجاہدین نے وزبین، ناگی اور چہلگزی کے علاقوں میں ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا اور ساتھ ہی چوکیوں میں حکمت عملی کے تحت دھماکہ خیز مواد نصب کیا۔ جس کے نتیجے میں 10 پولیس اہل کار اور جنگجو ہلاک اور زخمی اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

14اگست:

☆صوبہ میدان ضلع سید آباد میں پتنگ، اوتڑیو، ہفت آسیا اور شش قلعہ کے علاقوں میں مجاہدین نے فوجی کاروان ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 6 اہل کار ہلاک جب کہ 8 زخمی اور ایک آئل بھرا ٹینکر بھی تباہ ہوا۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں واقع چوکی اور علی خان قلعہ کے مقام پر مجاہدین نے گشتی پارٹی پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3 اہل کار ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع جغتو کے مہمند کوتل کے علاقے میں پولیس ٹینک دھماکہ خیز مواد سے تباہ اور اس میں سوار ڈسٹرکٹ پولیس چیف کمانڈر لعل محمد سمیت 3 اہل کار زخمی جب کہ 2 ہلاک ہوئے۔

15اگست:

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرشک کے بند برق کے علاقے میں واقع چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے چوکی فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 12 اہل کار موقع پر ہلاک، جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے 6 ہیوی مشن گن، 4 کار مولی بندوق، ایک راکٹ لانچر اور ایک رائفل گن سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں شاہ جوئی میں جنگجوؤں کی چوکی پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے کمانڈر سید محمد سمیت 5 ہلاک اور 4 گرفتار ہوئے۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر، 3 کلاشنکوف اور ایک بندوق سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع محمد آغہ میں 16 پولیس اہل کار اور افغان مجاہدین سے آملے۔

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر اور ضلع علیشنگ کے مربوطہ علاقے میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک اور ایک گاڑی تباہ ہونے کے علاوہ 2 اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی ہوئے اور مجاہدین نے تین عدد ایم 16 امریکی گنیں، ایک کلاشنکوف اور دیگر فوجی سازوسامان غنیمت کر لی۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع چاردرہ میں اکبریان کے علاقے میں کابل انتظامیہ کے کمانڈوز، فوجی، پولیس اور انٹیلی جنس سروس اہل کار آس پاس کھڑے تھے، جن پر **فدائی مجاہد شہید شفیق اللہ تقبلہ اللہ** باشندہ نے بارود بھری گاڑی کے ذریعے شہیدی حملہ انجام دی۔ اس مبارک شہیدی حملے میں درجنوں، کمانڈوز، فوجی، انٹیلی جنس سروس اور پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی ہونے کے علاوہ متعدد ٹینک، فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

16اگست:

☆صوبہ میدان کے ضلع سید آباد کے، ہفت آسیا، پتنگ اور سلطان خیل کے علاقوں میں مجاہدین کے حملوں میں کمانڈر سمیت 5 اہل کار ہلاک جب کہ 2 زخمی اور ایک ٹینک، ایک سپلائی اور دو فوجی رینجر گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع علیشنگ میں مجاہدین نے فوجی کاروان پر شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 3 اہل کار ہلاک جب کہ 4 زخمی اور دیگر فرار ہوئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع معروف میں مجاہدین نے کوتکئی کے علاقے میں چوکیوں پر حملہ کیا، جس سے چوکی فتح، 15 اہل کار ہلاک، 2 گرفتار اور 3 رینجر گاڑیاں تباہ ہوئی۔ مجاہدین نے 2 ٹینک، ایک ایم ایم 82 توپ، 2 اینٹی ائیر گرافٹ گن، 10 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ فراہ کے صدر مقام فراہ شہر میں ائیر بیس پر میزائل داغے، جو اہداف پر گرے، جس سے ایک امریکن ٹینک تباہ، 5 امریکی فوجی ہلاک، جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔

17اگست:

☆صوبہ خاکریز کے ضلع ارغستان میں واقع دفاعی چوکیوں پر حملے سے اہم اور ظالم کمانڈر سردار سمیت 13 اہل کار ہلاک، جب کہ 9 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ اورزگان کے ضلع ترین کوٹ شہر میں پولیس چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے چوکی فتح، 4 اہل کار ہلاک اور 2 ٹینک تباہ ہوئے۔ مجاہدین نے ایک رینجر گاڑی ایک لوکسل کار، ایک موٹر سائیکل، 2 ہیوی مشن گن، 2 رائفل گن، 3 کلاشنکوف اور 4 پستول سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندوز کے ضلع چاردرہ میں امریکی فوج اکبریان کے علاقے میں کابل انتظامیہ کے کمانڈوز، فوجیوں، پولیس اور انٹیلی جنس سروس اہل کاروں کو مجاہدین کے خلاف آپریشن کرنے کا مشورہ اور حکم دے رہا تھا، اس دوران فدائی شہید شفیق اللہ تقبلہ اللہ نے بارود بھری کے ذریعے دشمن کے وسط میں شہیدی حملہ سرانجام دیا، جس کے نتیجے میں 5 فوجی ٹینک اور ایک رینجر گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوئی۔ اس شہیدی حملے کے دوران 3 امریکی، 16 کٹھ پتلی انتظامیہ کے کمانڈوز، 20 انٹیلی جنس سروس اور پولیس اہل کار ڈسٹرکٹ انٹیلی جنس چیف کے ہمراہ ہلاک جب کہ 20 اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ سرپل کے ضلع صیاد میں مجاہدین نے افغان کٹھ پتلی فوج کے ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنا کر مار گرایا۔ جس کے نتیجے میں عملہ سمیت ہیلی کاپٹر میں سوار تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ خاکریز کے ضلع خاکریز کے چرغہ دوراہی اور تریگاؤ کے علاقوں میں واقع چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے 2 چوکیاں فتح، 24 اہل کار ہلاک، جب کہ ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔ مجاہدین نے 2 رینجر گاڑیاں، 3 راکٹ لانچر، ایک ہیوی مشن گن، 17 کلاشنکوف اور 2 وائیر لیس سیٹوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

19 اگست:

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع گومل میں فوجی کارروان کو بارودی سرنگوں کا نشانہ بنایا اور ساتھ ہی دشمن پر حملہ کیا، 3 فوجی ٹینک اور 2 رینجر گاڑیاں تباہ ہوئیں اور سپیشل فورس کمانڈر غلام سمیت 11 اہل کار ہلاک جب کہ کمانڈر راز محمد کے ہمراہ 13 اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ روزگان کے صدر مقام ترینکوٹ شہر میں فوجی مراکز پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے وسیع حملہ کیا، جس سے 2 اہم مراکز فتح، 17 اہل کار ہلاک، 12 زخمی اور 2 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔ ایک ٹینک، پانچ ہیوی مشن گن، پانچ کار مولی، ایک مارٹر توپ، ایک راکٹ لانچر اور ایک کلاشنکوف سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا گیا۔

20 اگست:

☆صوبہ قندھار کے ضلع نادعلی میں قاری چوکی کے دفاعی چوکی پر حملہ ہوا، جس سے چوکی فتح، ٹینک تباہ، 8 اہل کار ہلاک، جب کہ 3 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ بلخ کے ضلع چمتال میں صوبائی گورنر عطاء نور کی قیادت میں کٹھ پتلی فوجوں نے پشم قلعہ اور بابڑان کے علاقوں میں آپریشن کا آغاز کیا، دشمن نے دن بھر تین مرتبہ شدید حملے کیے، جو اللہ تعالی کی نصرت سے پسپا کر دیے گئے اور 17 اہل کار ہلاک جب کہ 12 زخمی اور 2 فوجی ٹینک اور ایک لینڈ کروزر گاڑی بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع مرغاب میں جوئی گنج کے علاقے میں پولیس اہل کاروں اور نام نہاد کمانڈوز نے مجاہدین کے مورچوں پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں 16 اہل کار ہلاک، جب کہ پانچ مزید زخمی ہوئے۔

21 اگست:

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں بادخواب کے علاقے میں مجاہدین نے امریکی وکٹھ پتلی فوجوں پر ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے شدید حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 امریکی فوجی ہلاک جب کہ ایک زخمی ہوا۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں مجاہدین نے فوجی کارروان پر حملہ کیا، ایک ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 4 اہل کار بھی ہلاک ہوئے اور دشمن نے فرار کی راہ اپنالی۔

22 اگست:

☆صوبہ غزنہ کے ضلع قرہ باغ کے مربوطہ علاقے میں مجاہدین نے جنگجوؤں کی دو چوکیوں اور تازہ دم اہل کاروں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک چوکی فتح ہونے کے علاوہ 7 جنگجو ہلاک جب کہ کمانڈر حبیب الرحمن سمیت 4 زخمی ہوئے۔

23 اگست:

☆صوبہ روزگان کے ضلع دہراود میں ضلعی مرکز کے قریب واقع 2 دفاعی چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 2 چوکیاں فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے کمانڈر (باوری) سمیت 16 ہلاک، جب کہ 11 مزید زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں دوراہی کے علاقے میں واقع کمانڈوز، پولیس اور فوجیوں کے مراکز پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 4 ٹینک تباہ، 27 اہل کار ہلاک، جب کہ 8 مزید زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے 2 اینٹی ایئر کرافٹ گن، 2 کلاشنکوف اور ایک پستول سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے دوسری نمبر گیٹ پر کٹھ پتلی فوجیوں اور پولیس اہل کارون کے ٹولی پر مجاہد نظام الدین حنظلہ نے پلڈر کار کے ذریعے حملہ کیا، جس سے 9 ٹینک اور 3 گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ اہم کمانڈروں اور افسروں سمیت 39 اہل کار ہلاک، جب کہ 13 زخمی ہوئے۔

25 اگست:

☆صوبہ قندھار کے ضلع شاولیکوٹ میں ویاں کے علاقے میں واقع فوجی مرکز اور چوکیوں پر مجاہدین نے ہلکے وبھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا، جس سے اہم مرکز اور 2 چوکیاں فتح، رینجر گاڑی تباہ، 23 اہل کار ہلاک، جب کہ 10 گرفتار ہوئے۔ مجاہدین نے ایک اینٹی ایئر کرافٹ گن، ایک مارٹر توپ، 3 ہیوی مشن گن، 2 راکٹ لانچر، 10 کار مولی بندوق اور 4 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

26 اگست:

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں چوپان کے علاقے میں واقع پولیس اہل کاروں کی چوکیوں پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے 2 چوکیاں فتح اور وہاں تعینات اہل کاروں میں سے 9 اہل کار ہلاک، جب کہ دیگر نے فرار کی راہ اپنالی۔ مجاہدین نے ایک ہیوی مشن گن، ایک راکٹ لانچر، 3 کلاشنکوف اور ایک رات والے دوربین سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

27 اگست:

☆صوبہ پکتیا کے ضلع جانی خیل میں بل زئی کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جس کے نتیجے میں 16 اہل کار ہلاک جب کہ 27 زخمی اور دیگر فرار ہونے میں کامیاب ہوئے۔

28 اگست:

☆صوبہ پکتیا کے ضلع جانی خیل میں کٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین پر کئی مرتبہ حملے کرنے کی کوشش کی، جنہیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور دشمن نے اللہ تعالیٰ کی نصرت ہر بار پسپائی اپنالی اور اس دوران 24 اہل کار ہلاک جب کہ 35 زخمی اور دیگر پسپا ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر میں مجاہدین نے فوجی کاررواں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 3 اہل کار ہلاک جب کہ 5 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام شہر میں عمرزئی کے علاقے میں کٹھ پتلی فوجوں نے مجاہدین کے مراکز پر حملے کی کوشش کی، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور لڑائی چھڑ گئی، جس میں 8 اہل کار ہلاک جب کہ 13 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں تبیلیئی کے علاقے میں فوجیوں، پولیس اہل کاروں اور جنگجوؤں پر فدائی مجاہد نقیب اللہ مصطفی قندہاری تقبلہ اللہ نے فلڈر کار کے ذریعے شہیدی حملہ انجام دیا، جس کے نتیجے میں 58 اہل کار موقع پر ہلاک، 18 زخمی، 5 ٹینک اور 2 رینجر گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع ناوہ میں جرناموں کے علاقے میں ہونے والے بم دھماکہ سے ٹینک تباہ اور 7 اہل کار ہلاک، جب کہ 4 زخمی ہوئے۔

29 اگست:

☆صوبہ کابل میں کابل شہر کے حلقہ نمبر 9 میں واقع کابل بینک میں اعلی فوجی، پولیس اور انٹیلی جنس سروس اہل کار تنخواہیں وصول کر رہے تھے کہ اس دوران دروازے میں کھڑے پہرہ دار کو امارت اسلامیہ کے **فدائی مجاہد شہید ملا حبیب اللہ بغلان تقبلہ اللہ** نے پہلے اُنہیں نشانہ بنایا اور بعد میں بارودی جیکٹ سے شہیدی حملہ انجام دیا، جس کے نتیجے میں اعلیٰ افسروں سمیت 15 اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں چشمہ کے علاقے میں فوجیوں اور جنگجوؤں کے مراکز پر مجاہدین نے ہلکے بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے 2 ٹینک ایک رینجر گاڑی تباہ اور 14 اہل کار ہلاک ہوئے۔ مجاہدین نے 2 امریکن 2 روسی ہیوی مشن گن، ایک رائفل گن، 2 کامولی اور 2 کلاشنکوفوں سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

30 اگست:

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں جارح امریکی فوج نے دشت بری کے علاقے میں مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، جسے شدید مزاحمت کا سامنا ہوا اور اس دوران مجاہدین نے جارح فوجوں کے ہیلی کاپٹر کو نشانہ مار گرایا اور اس سوار 20 سے زائد امریکی فوجی واصل جہنم ہوئے۔ اسی دوران میں جارح فوجوں کا ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر تباہ اور اس میں سوار تمام غاصب لقمہ اجل بن گئے۔

☆صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں چشمہ کے علاقے میں واقع فوجی مراکز پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس سے 3 مراکز فتح، 3 ٹینک ایک رینجر گاڑی تباہ، 30 اہل کار ہلاک، جب کہ دیگر فرار ہو گئے۔ مجاہدین نے 10 عدد ہلکے وبھاری ہتھیار غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ بادغیس کے ضلع مرغاب میں آکازں کے علاقے میں نام نہاد کمانڈوز، کٹھ پتلی فوجیوں اور پولیس اہل کاروں نے مجاہدین کے مورچوں پر حملہ کیا، جنہیں شدید مزاحمت کا سامنا ہوا، اور لڑائی چھڑ گئی، جس سے 19 کمانڈوز اور پولیس اہل کار ہلاک، 11 زخمی، ہوئے جب کہ دیگر فرار ہو گئے۔ مجاہدین نے 4 ہیوی مشن گن، 3 کار مولی بندوق اور ایک پستول سمیت مختلف النوع فوجی سازوسامان غنیمت کر لیا۔

31 اگست:

☆صوبہ پکتیا کے ضلع جانی خیل کے تڑوسر کے علاقے میں کمانڈوز پر تین شدید دھماکے ہوئے، جس کے نتیجے میں 6 اہل کار ہلاک جب کہ 8 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں پنج پائے کے علاقے میں امریکی فوجوں کا بکتر بند ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر تباہ اور اس میں سوار ایک امریکی فوجی موقع پر ہلاک جب کہ 3 زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالا کنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

یکم اگست: ضلع لوئر دیر کے علاقے میدان میں امن کمیٹی کے سربراہ طوطی رحمن 'مجاہدین کی مائن کارروائی کے نتیجے میں اپنے ۴ ساتھیوں سمیت شدید زخمی ہو گیا۔

۳ اگست: شمالی وزیرستان کے علاقے شوال میں مختلف چیک پوسٹوں پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں متعدد فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۷ اگست: مہمند ایجنسی میں سلالہ چیک پوسٹ پر مجاہدین کے وسیع حملے میں متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۹ اگست: تیمرگرہ کے علاقے شیر کوٹ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ اور فدائی حملے میں میجر علی سلمان سمیت ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۰ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل کے علاقے زیڑی میں خاصہ دار فورس کی چیک پوسٹ کو ریموٹ کنٹرول بم حملے میں اُڑا دیا گیا، جس کے نتیجے میں خاصہ دار فورسز کے متعدد اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۱۱ اگست: ڈیرہ اسماعیل خان میں تھانہ کینٹ کی حدود میں کوٹلی امام حسین کے قریب فائرنگ سے ۲ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۱ اگست: مہمند ایجنسی کی تحصیل خویزئی بائزئی کے علاقے اتم کلے میں واقع پوسٹ کے لیے پانی لے جانے والے فوجی اہل کاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں ۱۳ اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۱۲ اگست: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی میں واقع بتانو سر پوسٹ پر ایک سیکورٹی اہل کار کو سنائپر سے ہدف بنا کر ہلاک کر دیا گیا۔

۱۴ اگست: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے نیاگ میں مائن حملہ کے نتیجے میں متعدد فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۱۴ اگست: شمالی وزیرستان کے علاقوں زائی اور گرویک میں فوجی مورچوں پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں ۵ فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۱۴ اگست: بلوچستان کے ضلع ہرنائی میں ریموٹ کنٹرول بم حملے کے نتیجے میں ۶ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل کے علاقے شین پوخ میں آج صبح جماعت الاحرار کے جوانوں نے ناپاک آرمی کے پوسٹوں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے ذریعے ایک زبردست حملہ کیا، عینی شاہدین کے مطابق راکٹ لانچر کے کچھ گولے ناپاک آرمی کے خیموں کے اندر جا لگے جس سے سیکورٹی فورسز کو شدید جانی ومالی نقصان پہنچا۔

۱۴ اگست: مہمند ایجنسی کے تحصیل بائزئی میں اتم کلی کے قریب سیکورٹی فورسز کے سامان رسد کے قافلے پر مجاہدین کے حملے میں متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۱۴ اگست: مہمند ایجنسی کے تحصیل بائزئی میں آرمی کے یعقوبی کیمپ پر میزائل اور دیگر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں کئی فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۱۵ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل میں واقع لواڑگی کیمپ اور خرغلئی پوسٹ پر میزائل داغے گئے جو سیدھے کیمپ کے اندر گرے، دونوں جگہوں پر ۶ اہل کار ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

۱۶ اگست: ضلع بنوں کے تھانہ منڈان کے قریب ایک پولیس اہل کار کو ہدفی کارروائی میں قتل کر دیا گیا۔

۲۳ اگست: صوبہ بلوچستان کے شہر تربت میں دشت کے علاقہ میں فائرنگ سے ایک فوجی اہل کار ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔

۲۴ اگست: مہمند ایجنسی کی تحصیل خویزئی بائزئی میں واقع جڑئی پوسٹ پر ۸۲ ایم ایم کے گولے فائر کیے گئے، اس حملے میں ایک فوجی اہل کار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۴ اگست: جنوبی وزیرستان کے علاقے باروند میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ایک فوجی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۶ اگست: مہمند ایجنسی کی تحصیل امبار میں کیے گئے حملے میں امن کمیٹی کے سربراہ کشتر خان کو اُس کے ساتھ ملک تاجمیر سمیت شدید زخمی کر دیا گیا۔

۲۷ اگست: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں باروسی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

یکم ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل امبار میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں امن کمیٹی کے ۳ اہل کار ہلاک اور امن کمیٹی سربراہ امیر رحمن شدید زخمی ہو گیا۔

۲ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل کے علاقے شلمان میں سیکورٹی فورسز کی چار مختلف پوسٹوں پر میزائل، ۸۲ ایم ایم مارٹروں سمیت چھوٹے ہتھیاروں سے وسیع حملے کیے گئے۔ جن کے نتیجے میں ۷ فوجی اہل کار ہلاک اور ۱۰ سے زائد زخمی ہوئے۔

۴ ستمبر: بلوچستان میں پنجگور اور واشک کے درمیانی علاقے شنگر میں ایف قافلہ پر حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے لیفٹیننٹ کرنل عامر وقار سمیت ۱۳ اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کرنل سمیت ۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۶ ستمبر: بلوچستان کے ضلع کیچ کے علاقے ہوشاپ میں فائرنگ سے لیوی فورس کا تھانہ ریڈر ہلاک ہو گیا۔

۸ ستمبر: اورکزئی ایجنسی میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر بارودی سرنگ حملے میں ۶ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۲ ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل خوئزئی کے سب ڈویژن بائزئی کے علاقے کوڈا خیل میں ایف سی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں ۵ سیکورٹی اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

۱۴ ستمبر: مہمند ایجنسی کے علاقے سلالہ میں سنائپر گن سے نشانہ لے کر ایک فوجی اہل کار کو جہنم واصل کر دیا گیا۔

۱۵ ستمبر: خیبر ایجنسی میں طورخم گیٹ کے نزدیک ہونے والے دستی بم حملوں میں ۶ ایف سی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری میڈیا نے خبر جاری کی۔

۱۷ ستمبر: باجوڑ ایجنسی کے علاقے گڑیگال میں لیویز اہل کاروں کی گاڑی پر بارودی سرنگ حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں ماموند کا پولیٹیکل تحصیل دار فواد علی شاہ سمیت ۷ لیویز اہل کار ہلاک ہوئے۔

۱۸ ستمبر: بلوچستان کے شہر چمن میں ایف سی اور خفیہ اداروں کے اہل کاروں پر فدائی کارروائی میں ۳۰ ایف سی اور خفیہ اداروں کے اہل کار ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

۲۰ ستمبر: پشاور کے علاقے یکہ توت میں پولیس اہل کاروں پر حملے میں ایک پولیس اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

۲۰ ستمبر: وسطی کرم ایجنسی کے علاقے خوائداد خیل ترئی کلے میں فوجی گاڑی کو بارودی سرنگ بم حملے کا نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں ایک اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

۲۱ ستمبر: خیبر ایجنسی کے علاقے محمد کنڈو میں سنائپر حملہ میں ۲ پاکستانی فوجی ہلاک ہو گئے۔

۲۱ ستمبر: وسطی کرم ایجنسی کے علاقے خوئیداد خیل ترکئی کلے میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

۲۲ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں فوجی قافلے پر مائن حملے میں متعدد فوجی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۲۲ ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی میں فوج کی پوسٹوں کو ھاون اور ۸۲ ایم ایم سمیت دیگر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے نشانہ بنایا گیا۔ جس کے نتیجے میں متعدد فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

۲۲ ستمبر: ایف آر بنوں جانی خیل میں مجاہدین نے مطلوب جاسوس اہل کار کو ہدفی کارروائی میں واصل جہنم کر دیا۔

۲۳ ستمبر: خیبر ایجنسی کے علاقے بر یخ محمد کنڈو میں مجاہدین کے سنائپر شوٹر نے پاکستانی فوج کے لیفٹیننٹ ارسلان عالم کو نشانہ بنا کر واصل جہنم کر دیا۔

۲۴ ستمبر: کرم ایجنسی کی تحصیل علی زئی کے علاقے پاتالی میں فوجی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں ۳ فوجی اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

۲۴ ستمبر: ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے درابن میں پولیس چیک پوسٹ حملے میں ۲ پولیس اہل کار زخمی ہوئے۔

۲۷ ستمبر: کرم ایجنسی کے علاقے شور کو میں ایف سی کی ویگو گاڑی پر مائن حملے میں ۳ اہل کار ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

۲۸ ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی میں میٹئی کے مقام پر فوجی اہل کاروں پر حملے میں ۲ فوجی ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

۲۹ ستمبر: پشاور کے علاقے رنگ روڈ میں چیک پوائنٹ کے قریب پولیس اہل کاروں پر گرنیڈ حملے میں ایک اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

۲۹ ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی میں واقع یعقوبی پوسٹوں پر مارٹر حملے کے نتیجے میں ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

۲۹ ستمبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائزئی میں مجاہدین کے حملے میں ۲ فوجی اہل کار ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆

"میرے مسلمان بھائیو اور محبوب مجاہدین! یہ ہے راہِ حق، انبیاء و رسل علیہم السلام اور ان کے ساتھیوں کا راستہ اور جو کوئی قیامت تک ان کی اتباع کرے اس کا راستہ: ابتلا و مصائب اور ان پر بغیر کسی غم کے ثبات اور دعا و استغفار، پھر اس کے بدلے میں اللہ کے فضل و کرم سے دنیا کی عزت اور آخرت کا اجر عظیم... یہ مسلسل دعوت اور پیہم جہاد کا راستہ ہے، جس کی ابتدا تخلیقِ ارض کے ساتھ ہوئی اور جو قیامت کی گھڑی تک جاری رہے گا۔ اس پر چلنے والے' قائدین کی شہادت یا رہ نماؤں کے چھن جانے پر رکا نہیں کرتے اور مصیبت یا آزمائش کے آجانے پر پیٹھ نہیں پھیرتے، قلت یا ہزیمت کی وجہ سے عہد شکنی نہیں کرتے، بلکہ بلند ہمت اور عزیمت کے ساتھ اس راہ کی تمام رکاوٹوں کو پار کر جاتے ہیں۔ جس کی روشن مثال یوم حمراء الاسد (یوم اُحد) کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اسوہ ہے"۔

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

زاہد مصطفیٰ

جمعہ کے خطبات کا نصاب بنا رہے ہیں: وزیر داخلہ

وزیر داخلہ احسن اقبال نے اعلیٰ تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات میں اسلامی شدت پسندی کو روکنے کے لیے جن اقدامات پر زور دیا ہے ان میں سے ایک یہ ہو گا کہ جمعہ کا خطبہ سرکار کی جانب سے دیا جانے کا امکان ہے۔

یہ اک ایسی درفطنی ہے کہ جس پر جتنا بھی ہنسا جائے کم ہی لگے۔ویسے بھی ہماری مساجد و مدارس میں کونسا ایسا خطبہ جمعہ دیا جاتا ہے کہ جو سرکار کےلیے باعث پریشانی ہو؟ایسے وقت میں کہ دنیا سکڑ کر مٹھیوں میں آگئی ہے اور اکناف عالم میں ہوتی ایک بھی سرگرمی سے شاید ہی کوئی لاعلم رہ پاتا ہو،پاکستانی عوام کے سروں پر مسلط طواغیت کو یہ سوچ االلّٰہ ہی جانے کیسے آئی کہ شرق تا غرب عالم اسلام کے خلاف چھِڑی موجودہ صلیبی جنگ سے ایک اعلٰی تعلیم یافتہ نوجوان کو محض ایک خطبہ جمعہ سے'کہ جس میں سرکاری بیانیہ ہو'ٹرخا دیا جائےاور اس خطبہ جمعہ سے اس نوجوان کو واقعی قرار آجائے اور اس کو وہ نظر آنے لگے جو کہ یہ شیطانی ٹولہ چاہتا ہے۔یہ سب ایک خواہشِ بد و کار عبث کے سوا کچھ بھی نہیں کہ الحمدللّٰہ امت کا ہر ایک فرد جان گیا ہے کہ اصل میں امت کو لایعنی مسائل میں دھکیل کر اس کے ایمان،وسائل اور عقائد پر ڈاکہ ڈالنے کا یہ ایک بہانہ ہے۔

۸ منزلہ امریکی سفارت خانہ جاسوسی کے لیے خطرہ قرار

آڈیٹر جنرل نے اسلام آباد میں ۸ منزلہ امریکی سفارتخانے کو جاسوسی قرار دے دیا ہے۔

دیر آید تو تبھی درست ہو کہ اس شیطان خانے کے خلاف کوئی کارروائی ہو مگر یہ ملک ستر سال سےجن ہاتھوں میں یرغمال ہے،صاف ظاہر ہے انکی مرضی و منشاکے بغیر تو یہ اتنی اونچی بلڈنگ انتہائی حساس علاقے میں بنانے سے رہے۔اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ وہ آٹھ منزلہ عمارت جہاز پر لاد کر لائے اور ادھر لا کھڑی کی۔مکھیوں کی طرح بھنبھناتی خفیہ ایجنسیاں اور انکے مائی باپ ہی اس سارے گھن چکر کے گرو ہیں۔ یقینا کہیں لے دے میں کمی بیشی آنے پر ہی اس خبر کو اچھالا گیا ہے اور معاملہ سیدھا ہوتے ہی یہ ناجائزعمارت جائز ہوکر اس معاملے پرخواہ مخواہ کا شورکرنے والوں کا منہ چڑا رہی ہوگی اور بزبان حال کہہ رہی ہوگی کہ

اے پتر ہٹاں تے نئیں وکدے

وچ وکدے نئیں ڈالر و ریال کڑے۔

جہاد صرف ریاست کا حق۔جنرل باجوہ

بھٹکے ہوئے لوگ جہاد نہیں فساد کر رہے ہیں۔پاکستان نے بہت کر لیا،اب دنیا ڈومور کرے۔

جی ہاں جہاد ریاست کا حق ہے اور وہ بھی پاکستانی ریاست کا جس کی ساری توانائیاں،وسائل اور دستیاب استعدادیں جہاد و مجاہدین و محبان جہاد کی جاسوسی و ان پر ایک نہ ختم ہونے والی جنگ مسلط کرنا ہے۔ بوڑھے جرنیل نے اپنے''جہاد'' کی امریکی ایوانوں میں ناقدری کا گلہ بھی کیا کہ امریکہ ہماری قدر کرے اور ہماری قربانیوں کا اعتراف کرے۔امریکیوں کو اس بوڑھے کی قدر کرنا چاہیئے اور مشہور زمانہ امریکی جملے کہ پاکستانی ڈالر کے عوض اپنی ماں تک بیچ دیتے ہیں بیچ پر کنندہ کراکے ان کے ماتھے پر سجادے۔یہی وہ انعام ہے جو ان غداران اسلام کو سزاوار ہے۔رہی بات ڈومور کی تو بے حمیتی،بے غیرتی اور اسلام دشمنی کے عوض متاع دنیا کا جو سستا سودا اس فوج نے کیا ہے،ان کو ایسی دلدل میں گھسیٹ لایا ہے کہ یہ اہل صلیب کی جتنی چاکری کریں گے اتنا ہی ذلیل و خوار ہونگے ان شاءاللّٰہ

مشیر قومی سلامتی لیفٹیننٹ جنرل (ر) ناصر جنجوعہ نے کہا ہے امریکی صدر کے خطاب سے حکومت اور پاکستانی عوام کے جذبات کو ٹھیس پہنچی، پاکستان پر غلط الزام لگایا گیا، دھمکی دی گئی اور منفی تاثر دیا گیا، پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کو غلط طور پر دہشتگردی سے جوڑا گیا۔

امریکی صدر کے خطاب کو ایک طرف رکھیئے اور بات کیجیئے پاکستانی عوام کے جذبات کی تو جنرل جنجوعه صاحب!دہائیاں بیت گئیں عوامی احساسات و جذبات کو روندتے مگر تم لوگوں کے کان میں جیسے کسی نے سسیسه ڈال دیا ہے۔قیام پاکستان سے لے کر آج تک وہ کون سا ایسا موقع گنوایا ہے تمہاری کی بدبخت سپاہ نے که محض امریکی چاپلوسی و چند ٹکوں کی خاطر اہل ایمان پر توپیں و ٹینک چڑھائے گئے۔پاکستانی عوام کا خون انھی کے دفاع کے نام پر اس ملک کے گلی کوچوں میں بارش کےپانی کی طرح بہتا رہا اور تم لوگ عوامی احساسات و جذبات کی بات کرتے ہو؟؟؟ملک دو لخت کرنے سے لے کر آج تک اس ملک کی جو حالت ہے سب تمہارے کرتوتوں کا ہی نتیجه ہے اور جب تک اس ملک پر تم اور تمہارا قبیله قابض ہے تب تک عوامی جذبات و احساسات مٹی میں روندے جاتے رہیں گے۔

پاکستان غیروں کی جنگ میں ہر اول دستے کا کردار ادا کرتا رہا۔وزیر داخلہ

وزیرداخله آج کل کچھ زیادہ ہی ہذیانی کیفیت میں مبتلاہیں اس لیے اول فول بکتے جارہے ہیں۔کہنے والے ہوتے تو وزیر موصوف کو موقع پر ہی ٹوک کر کہتے که مابدولت کسرنفسی سے کام لیجیئے اور سچ ہی اگلیے که جسے آپ غیروں کی جنگ کہہ رہے ہیں وہ درحقیقت ہماری، آپ کی اورکرہء ارض کے باسی ہر کلمه گو کی جنگ ہے،ہاں یه بول دیجئے که آپ اس جنگ میں اسلام کے خلاف صلیبی کیمپ میں کھڑے ہیں۔اسلام کی خلاف چھیڑی گئی صلیبی جنگ کیونکر غیروں کی جنگ ہوسکتی ہے؟؟؟

پھر بھی دامے درمے سخنے سچ ابھر ابھر کر سامنے آہی جاتا ہے ان بدبختوں کے منه پر،مگر کیا کیجیئے که یه احساس اس بدبخت سپاہ ہی کو نه ہوسکا اور نه ان کے جرنیلوں کو که جو اس ملک کےحقیقی کرتا دھرتا ہیں۔پاکستانی زمین و فضائیں عالم اسلام کے خلاف صلیبی معاون بنیں رہیں اور عامته الناس کے کانوں میں جرنیلوں اور ان کی ھدی خوانوں نے یه زہر گھولے رکھا که یه پرائی جنگ ہے۔

تیراہ بمباری، 6 افراد کی ہلاکت پر لواحقین کو دیت کی ادائیگی کا حکم

پشاور ہائی کورٹ کے جسٹس قیصر رشید اور جسٹس ناصر محفوظ پر مشتمل بنچ نے تیراہ بمباری کے نتیجے میں ایک ہی خاندان کے 6 افراد شہید ہونے پر لواحقین کو ایک ماہ کے اندر دیت ادا کرنے کے احکامات جاری کر دیئے۔

واللہ اعلم که لواحقین کو دیت کی ادائیگی ہوپائے گی که نہیں مگر یه بات که جسے ریاست و ریاستی ادارے بشمول میڈیا آج تک چھپاتا آرہا ہے وہ خود انھی کی جانب سے ہی طشت از بام ہو گئی۔پاکستانی فورسز نے سوات تا قبائل جس بے دردی سے عام نہتی آبادیوں کو اپنی وحشت و بربریت کا نشانه بنایا اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔طرفه تماشا یه کو انھی مجبور و بے کس لوگوں کو دہشتگرد کے القابات سے نوازا جاتا ہے۔

یه تو ایک واقعه سامنے آیا وگرنه پاکستانی فوج نے ان علاقوں میں وہ مظالم ڈھائے ہیں که تاریخ لعنت کرے گی اس سپاہ پر...خاندانوں کے خاندان یک مشت صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے جن کا کوئی ریکارڈ تک بھی موجود نہیں۔

تربت میں ایرانی فورسز کی فائرنگ سے ایک پاکستانی شہری شہید، ایک زخمی

جب سے پاکستانی خارجه و داخله پالیسی اہل صلیب و روافض کی چاپلوسی میں ڈھلی ہے وہ دن اور آج کا دن اس ملک کی سرحدیں ہیں که آئے روز روندی ہی جا رہی ہیں۔جب گھر کا بھیدی لنکا ڈھاتا ہے تو یونہی ہوتا ہے که کم ظرف مجوس بھی اب ہمت کرکے اس ملک کی

سرحدوں پر آئے روز محاذ کھول لیتے ہیں۔جواب میں ایک گھسا پٹا جملہ ہی سننے کو ملے گا کہ اس معاملے کو سفارتی سطح پر اٹھایا جائے گا۔جب تک اسٹیبلشمنٹ اور بیوروکریسی میں اہل صلیب کے چاکر اور روافض کے پشتیبان موجود ہیں اس ملک کے بارڈرز سے لیکر اندرون گلی کوچوں تک اہل سنت کے لاشے یونہی اٹھائے جاتے رہیں گے۔الا یہ کہ ہمارے ان اہل سنت طبقات کو'جوابھی تک وحشی رافضیت و صلیبی جنگ بارے اسٹیبلشمنٹ کے دامِ فریب میں آئے ہوئے ہیں'بیداری نصیب ہو اور وہ ببانگ دہل وحشی رفض و اہل صلیب کے خلاف امت کے ابطال کی نصرت و حمایت کےلیے اٹھ کھڑے ہوں۔

یوم دفاع پرڈی ایچ اے کراچی کا نیا فیز لانچ کر دیا گیا۔

عجب مذاق ہے کہ اس ملک کے دفاع کےلیے ایک سفید ہاتھی پالا ہوا ہےاہل پاکستان نے۔ملک و قوم کادفاع تو جوئے شیر ہےجو یہ "اصحاب ڈی ایچ اے وعسکری ولاز" لانے سے رہے۔ان کا کام فقط یہی ہی ہے کہ یہ ملک لوٹیں،زرخیز ترین زمینوں پر قبضے جمائیں اور بیکریاں و بینکوں کے کاروبار کریں۔اور ہاں جب موقع ہو دشمن سے پنجہ آزمائی کا تو نوے ہزار کا ایک مسلح لشکر بغیر کسی جھجھک اور شرم کے غلیظ ہندو فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ان میں ذرہ برابر بھی شرم ہوتی تو کب کے ڈوب مر گئے ہوتے مگر یہ خبیث کاروباری ذہن ہے۔ان کا لڑنے اور لڑانے جیسے مردانہ کاموں سے دور پرے کا واسطہ بھی نہیں۔

فاٹا میں پاکستانی فوج غریب عوام کو زبردستی پکڑ کر پہاڑوں پر سامان پہنچانے کے لیے بغیر معاوضے کے کام لے رہی ہے۔

غیرت مند قبائل کے اوپر جو ظلم و ستم کیا گیا تاحال اس میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں آسکی ہے۔آپریشن در آپرریشن،گھربدری اور سب سے بڑھ کر انکی عفت مآب ماؤں ،بہنوں،بیٹیوں کو چیکنگ کے اذیت ناک مراحل سے گزارنا۔ان کے جوانوں کو دہشتگرد کہہ کر سلسلہ روزگار تک ختم کرنا اور پھر انھی جوانوں سے بیگار کا کام لینا۔

اس بدبخت فوج نے وہ کون سا جرم ہوگا جو ان معصوم لوگوں پر روا نہ رکھا ہو۔کاش کوئی ایسا کیمرہ ہوتا جو اس خبیث جیش کی ہر ایک حرکت کو ریکارڈ کرتا اور میڈیا پر دکھاتا۔

اے کاش کہ دکھاتا کہ ہماری عفت مآب بہنوں کو یہ ذلیل لوگ سڑکوں پر روک کر کس طرح محض اپنی انا کو تسکین پہنچانے کےلیے چیکنگ کے مراحل سے گزارتے ہیں۔

چین نے سنکیانگ صوبے میں مسلمانوں سے قرآن اور جائے نماز حکام کے حوالے کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

پاکستانی سرحد سے متصل مشرقی ترکستان کہ جو ایغوور نسل کے مسلمانوں کی کبھی آزاد ریاست تھی اور چینی قبضے کے بعد اس کا نام سنکیانگ رکھ دیا گیا، آج وہاں اہل اسلام پر عرصہ حیات تنگ سے تنگ تر کر دیا گیا ہے۔

چائنیز انٹیلیجنس ایجنسی، ایم ایس ایس کی ایک رپورٹ کے مُطابق چائنیز حکُومت پچھلے تین ہفتوں میں سنکیانگ میں رہنے والے مُسلمانوں سے اکتالیس لاکھ قُرآن اور ستّر لاکھ کے قریب جائے نماز ضبط کر کے تلف کر چکی ہے۔

ایم ایس ایس کے اندازے کے مُطابق سنکیانگ کے دو کروڑ سینتیس لاکھ مُسلمانوں کے گھروں میں ابھی بھی پچاس لاکھ سے زیادہ قُرآن اور ایک کروڑ کے قریب جائے نماز موجود ہیں جن کا ضبط اور تلف کیے جانا چائنا کی سیکورٹی کے لیے ضرُوری ہے۔ سنکیانگ کی مقامی حکُومتوں کو تمام مساجد اور گھروں سے باقی ماندہ قُرآن اور جائے نماز ضبط کرنے کے لیے ایک ماہ کا وقت دیا گیا ہے۔

چینی مظالم ہیں کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے۔نام

نہاد آزادی کے علمبردار تک اس چینی سفاکیت و وحشیت پر گنگ نظر آتے ہیں۔کیا میڈیا و انسانی حقوق کی تنظیمیں سب ان مظالم پر چپ سادھے ہوئے ہیں۔پاکستانی میڈیا جو گدھے کے مرنے پر آسمان سر پر اٹھا لیتا ہے،اس چینی دہشت گردی پر خاموش ہے۔میڈیا و این جی اوز سے گلہ بھی کیا کہ وہ شروع سے ہی اسلام کے مخالف کیمپ میں کھڑے ہیں،حیرت تو ان مذہبی قائدین پر ہے جو پاکستانی مسلمین کو اپنے چھوٹے چھوٹے مقاصد کےلیے دین کے نام پر استعمال کرتے نظر آتے ہیں اور آج اس کھلی چینی جارحیت پر دم سادھے نظر آتے ہیں۔یقینا یہ واقعہ ہر اس مسلمان کےلیے جو اسلام کی سربلندی چاہتا ہے فکر کا مقام ہے۔

فوج کے ایک سابق سربراہ کی اہلیہ صاحبہ کے پروٹوکول کی کتنی اہمیت ہوتی ہے؟اسے سمجھنے کے لیے آپ کو آکراچی سٹی کورٹ کے ایک فیصلے کو سننا ہوگا کراچی سٹی کورٹ نے ایک "خطرناک مجرم" کو ایک سال کے لیے یہ سزا سنائی ہے کہ وہ ہر جمعے کو مزار قائد پر پلے کارڈ لے کر کھڑا ہوگا،پلے کارڈ پر عبارت لکھی ہوگی کہ احتیاط کیجئے،غفلت اور لاپرواہی سے گاڑی چلانا جان لیوا ہے

مجرم قاسم دراصل ۲۰۱۵ء میں پرویز مشرف کی اہلیہ صاحبہ کے پروٹوکول میں گھس گیا تھا،جرم اتنی سنگین نوعیت کا تھا کہ عدالت کو دوسال مقدمے کی مسلسل سماعت کے بعد تاریخی فیصلہ دینا پڑا

یاد رکھیں!جہاں سے فوجیوں یا ان کے اہل خانہ کے قافلے گزریں،کورنش بجالائیں،اگر کورنش طبیعت پر گراں ہے تو عزت سے ایک جانب ہوجائیں ورنہ آپ بھی خطرناک مجرم قاسم کی طرح نمونہ عبرت بنادیئے جائیں گے

☆☆☆☆☆

وقتلنا فی الجنۃ وقتلاکم فی النار

سوائے مجاہدو!ہم سے اگر ہمارے پیارے بچھڑتے جارہے ہیں تو کیا غم؟شریعت کے نفاذ کے لیے اس راہ پر قدم ہی اس لیے رکھا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ دو انعاموں میں سے ایک انعام ضرور عطا کرے گا!دو کامیابیوں میں سے اللہ تعالیٰ ایک کامیابی ضرور عطا کرے گا!فمنہم من قضیٰ نحبہ،تو کوئی پہلے یہ کامیابی حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی جنتوں کا حق دار بن گیا اور کامیاب قرار پایا...ومنہم من ینتظر، اور کسی کو انتظار کروایا جاتا ہے!شرط یہ ہے کہ وما بدلوا تبدیلا، کہ شریعت یا شہادت کا جو نعرہ لگا اس میں تبدیلی نہیں آنی چاہیے!شہادت کو تو اللہ تعالیٰ بڑی کامیابی قرار دے رہا ہے!باقی رہا جنگ میں نفع اور نقصان تو یہ تو جنگ کا حصہ ہے... وتلك الایام نداولھا بین الناس...جب جنگ اُحد کے بعد ابوسفیان نے شریعت کے پاسبانوں کو چیلنج کیا اور کہا:یوم بیوم بدر... کہ آج جنگِ بدر کا حساب کتاب برابر ہوا!آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا:قم یا عمر فاجبہ،لا سواء قتلنا فی الجنۃ وقتلاکم فی النار... نہیں حساب کتاب کیسے برابر ہوگیا؟اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خاطر لڑنے والے اور دارالندوہ یا پارلیمنٹ کی رِٹ کو قائم کرنے کے لیے لڑنے والے برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے نظام کی خاطر جان دینے والے اور عالمی سودی نظام کے لیے جان ضائع کرنے والے کیوں کر ایک جیسے ہوسکتے ہیں؟قتلنا فی الجنۃ وقتلاکم فی النار...جو اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خاطر قتل کردیے گئے وہ جنت میں ہیں اور جو شریعت کے خلاف لڑتے ہوئے مردار ہوئے وہ جہنم میں ہیں!پھر حساب کتاب کیسے برابر ہوگیا؟اللہ تعالیٰ کی شریعت کی خاطر لڑنے والے ہر حال میں کامیاب رہے،ناکامی اور نامرادی تو اُن کے حصے میں آئی جنہوں نے اپنی تنخواہوں اور ترقی کی خاطر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو چھوڑدیا،آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے وفاداری کی،رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے بے وفائی کی...سو اے مجاہدو!تم بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس نعرے کو در و دیوار پر لکھ دو قتلنا فی الجنۃ و قتلاکم فی النار...چوکوں،چوراہوں،بسوں اور طیاروں میں پمفلٹ بنا کر تقسیم کرو قتلنا فی الجنۃ وقتلاکم فی النار...

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ

عذرِ افغان!

صحرائی ہوں

صحرائی ہوں

میرے رنگ نہ دیکھ مسافر

میرے روپ نہ دیکھ!

میرا الجھا سر نہ دیکھ

سر میں سمائی دھن دیکھ

تن کے کپڑوں پر نہ جانا

من کا اجالا دیکھ مسافر

میرے روپ نہ دیکھ!

میرے گرد آلود یہ پاؤں

نیند سے کوسوں دور آنکھیں

ان کی تھکن کا غم نہ لگانا

جس سرحد پر پہرہ زن ہیں

اس کی عظمت کو دیکھ مسافر

میرے روپ نہ دیکھ!

دو سوکھی روٹی کے ٹکڑے

قہوے کے چند گھونٹ

مل جل کر کچھ کھا ہی لیں گے ___

اس توفیق کو مت ٹھکرانا

جس جذبے سے پیش ہوئے یہ

(اور بدلے میں جو ملنا ہے!)

اس کی قیمت دیکھ مسافر

سایہ دھوپ نہ دیکھ !

صحرائی ہوں

صحرائی ہوں

میرے رنگ نہ دیکھ مسافر

میرے روپ نہ دیکھ!

انجنیئر احسن عزیز رحمہ اللہ

حق کے مورچوں کی حفاظت کرنے والے مجاہدین کے نام

”حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے یہ بات لازم ہے کہ آپ اپنی جہادی ذمہ داریوں کی طرف بھرپور انداز میں متوجہ ہوں، آپ لوگوں کی کوششوں کی وجہ سے ملک کے بہت سارے علاقے دشمن کے ناپاک وجود سے پاک ہوچکے ہیں، اس بات کی کوشش میں لگ جائیں کہ ملک کے دیگر علاقے بھی دشمن کے وجود سے پاک ہوجائیں، اپنے جہادی امور میں کسی بھی قسم کی غفلت نہ کریں، اپنی عسکری کارروائیوں میں عزم مصمم، اعلیٰ تدابیر اور منظم منصوبوں کو بروئے کار لائیں، ہر کام میں اپنا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا کو بنائیں۔ جہاد کے ایک اہم رکن کے طور پر اپنے امیر کی اطاعت اور ملنے والے لائحہ عمل کی اطاعت کو مکمل طور پر ملحوظ خاطر رکھیں۔ ملک کے اطراف واکناف میں ہماری جانب سے مقرر کیے گئے جہادی مسئولین آپ کے شرعی امیر ہیں، آپ لوگوں کو چاہیے کہ ان کی مکمل اطاعت کریں۔

جو احتیاطی تدابیر وقتاً فوقتاً آپ کے امراکی جانب سے آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ان پر سختی سے عمل پیرا ہوں، اور اگر آپ اس میں غفلت برتیں گے یا اپنی طاقت کے باوجود احتیاط سے کام نہیں لیں گے، تو ہو سکتا ہے دنیا میں دشمن کی جانب سے نقصان پائیں، اور اللہ کے ہاں بھی آپ کا مواخذہ ہو۔ عام شہریوں کے ساتھ معاملات میں انتہائی محتاط رہیں، اچھے اخلاق اور اچھے رویّے کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو جیت لیں، ہمارے عوام مسلمان اور مجاہد ہیں اور اسلام کی خاطر انھوں نے سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں اور سب سے زیادہ مصائب برداشت کیے ہیں، معاشرے کے ہر فرد بوڑھے، جوان، بچوں اور خواتین کا احترام ملحوظ خاطر رکھیں۔ جب کبھی کسی کے بارے میں کوئی معاملہ پیش آئے تو سب سے پہلے اس کی مکمل چھان بین کرلیا کریں۔ غلط اور جانب دارانہ اطلاعات کی بنیاد پر کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ عوام کے نیک مشوروں کا پورا احترام کریں، آپ جب عام لوگوں کے ساتھ معاملات کریں تو خود سے سوال کریں کہ اگر میرے پاس اسلحہ نہ ہوتا اور میں ایک عام فرد ہوتا تو میرا لوگوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ ہوتا؟ یا جس شخص کا میں سامنا کررہا ہوں اگر اس کی جگہ میرا باپ، بھائی یا کوئی دوسرا قریبی رشتہ دار ہوتا تو اس کے ساتھ میں کس طرح کا معاملہ کرتا؟ مجاہدین کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں عوام کے ساتھ نرمی اور رحم دلی سے بھرپور رویہ رکھیں، اور کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو لوگوں سے بالاتر اور طاقت ور نہ سمجھیں۔

جب تک امارتِ اسلامیہ کی قیادت کی جانب سے کسی کام کا حکم نہ دیا گیا ہو، یا صوبائی ذمہ داروں کی جانب سے اجازت نہ دی گئی ہو، اپنے طور پر لوگوں کو احکامات جاری نہ کریں یا ان پر پابندی مت لگائیں، یہ کام جہاد اور مجاہدین کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں اور دشمن کو منفی پروپیگنڈے کا موقع ملتا ہے، اور اس طرح عوام اور مجاہدین کے مابین بُعد پیدا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے پوری کوشش کریں کہ ملنے والے احکامات اور اوامر علاقے کے لوگوں اور علمائے کرام کے باہمی مشوروں کے ساتھ نافذ العمل کریں۔

امارت سے وابستہ کسی بھی فرد کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ لوگوں سے زبردستی پیسے طلب کرے، جو بھی مجاہد یا کسی اور نام سے قومی تاجروں، زمینداروں اور مال دار لوگوں سے بندوق کے زور پر پیسے طلب کرتے ہیں اور پیسوں کے لیے مسلمانوں کو اغوا کرتے ہیں اُن کا راستہ سختی سے روکیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہاتھ لگ جائیں تو ان کو شرعی سزا دیں، مسلمانوں کے جان ومال کی حفاظت جہاد کے اہم اہداف میں سے ہے۔

آخر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جہادی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ علمی مطالعہ اور تعلیم، دینی دعوت، ادعیہ ماثورہ، وظائف، ورزش اور جہادی مشقوں پر بھی خاص توجہ دیں۔ صورت اور سیرت کو شریعتِ مقدس کے موافق رکھیں، اور عوام کے مابین پاک باز، راست گو، خدا سے ڈرنے والے، نیک اور خیر خواہ انسانوں کی طرح زندگی بسر کریں۔

مجاہدین کا لائحہ عمل ہر محاذ اور صوبے تک پہنچ چکا ہے۔ ہر صوبے کا جہادی مسئول اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے مجاہدین لائحہ عمل کو سمجھ چکے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں“۔

عید الفطر ۱۴۳۲ھ کے موقع پر امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ کے جاری کردہ پیغام سے اقتباس